

ان من اشعر حکمتہ

اللہ اللہ کران یام فرخندہ فرجام من یوان فصاحت بیان بلاغت توانان از تصانیف یار السلطان
آفتاب لدولہ الملک خواجہ ارشد علیخان ہاشمی جسکے رفیع اجتہاد متخلص قلم فیاضہ فرشتہ شری

تتبع ۱۲۱۱ھ

مظہر عشق

Checked 1969.

کہ ارشد تلامذہ واقربا غرہ محراب سپہر خورئ شک نہاوری انوری نکتہ سج نے نظیر
جناب خواجہ محمد زید صاحب کفوی متخلص وزیر غفر اللہ القدر سے من
مطبع ہنسی نول کشور کانپور میں جگوانیال انجیٹ چھاپا اور شائع کیا

اطلاع۔ اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی ضرورت بطور ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ پیریں بعض کتب کلیات و شذوہات اردو وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۹ روپائی	کلیات صنعت۔		کلیات و دواوین اردو
۱۱ روپائی	دیوان شاہزاد۔	۷ روپائی	کلیات نظریہ جارجلہ کامل۔ دو جلدیں۔
۶ روپائی	کلیات نظیر اکبر آبادی۔	۶ روپائی	انتخاب کلیات ظفر۔
۹ روپائی	کلیات دہلی۔ کاغذ سفید چکنا۔	۱۳ روپائی	کلیات مومن۔
۳ روپائی	دیوان ذوق۔	۱۲ روپائی	دیوان ناسخ۔
۷ روپائی	دیوان فدا۔ جلد ثانی مسیہ ربیاض کفیشات۔	۸ روپائی	کلیات تفتیش۔
۶ روپائی	دیوان رند۔ مسے بگد سہ عتقی۔	۷ روپائی	کلیات تہذیب مجید۔ مصنف مولوی عبد الباقی خان۔
۶ روپائی	دیوان غالب۔ دہلی۔	۱۲ روپائی	کلیات امیر اشد تسلیم۔
۳ روپائی	دیوان خاجہ میر درد۔	۱۴ روپائی	کلیات میر تقی۔
۱۱ روپائی	دیوان بہار عرب۔	۱۴ روپائی	کلیات سوزا۔
۳ روپائی	دیوان لطف۔	۷ روپائی	کلیات انشاء اللہ خان۔
۱۱ روپائی	دیوان امیر۔ موسوم بہ مرآۃ الغیب۔	۱۵ روپائی	شہادہ عشرت۔
۱۲ روپائی	دیوان غافل۔ منور خان صاحب۔	۱۶ روپائی	سخن شعرا۔
۸ روپائی	دیوان مرغوب جوان تصنیف تاج غافل۔	۱۷ روپائی	زبان رنجتہ۔
۱۲ روپائی	دیوان نیاز۔	۱۸ روپائی	قطب منتخب۔

سازمان کانون خلاقیت

از تاسیسات ارامنه سلطان قنات سالدور و لوله‌های اجدادش در عیال خان
عزیزه و اجدادش که در قتل و دوان فصاحت بیان و دیباچه و قلمر عشق سخی



در سازه‌های و ارامنه و لوله‌های اجدادش در عیال خان
عزیزه و اجدادش که در قتل و دوان فصاحت بیان و دیباچه و قلمر عشق سخی

سازمان کانون خلاقیت

چرخ زمین پر چرخ آسمان سے چلے وہ قدم کا کھنکھار
 چرخ زمین پر چرخ آسمان سے چلے وہ قدم کا کھنکھار
 چرخ زمین پر چرخ آسمان سے چلے وہ قدم کا کھنکھار
 چرخ زمین پر چرخ آسمان سے چلے وہ قدم کا کھنکھار

یہ عند ایسے کمدے کوئی نیے موم چمن میں گر کوئی بیدیت پا کوئے لے دکھا رہی ہے مسیحا کی طرح سے اعجاز نکالے آئیکہ جو بالفرض کوئی محرم کی ہزار نکھلین پر وہاں سعی نامیہ سے کلیم یمن چمن میں اگر پہ گلکشت جو اترنی ہو گل شرنی نوزد زر گل یہ سعی نامیہ سے ہونے میں شریدا زبس ہر قوت نشو و نما عجب کیا پڑھو نہ مطلع نگین حاشا نہ بہ	سوار باد ہوئی بے گل سلیمان وار تو ماتھ بانوں میں پیارنگ شاخ چنار چمن میں قوت نشو و نما فصل بہار یقین ہر چھوہ مکمل آئے چشم رنگس وار عجب نہیں ہر جو عجب کیا ہو طیار یقین ہر پیرضیا سے نکھلے لیل نار بنی ہر رشک چمن ہر امیر کی سرکار کہ قطرے شبنم ترسے ہیں اندھا لے نار کہ گرمی اندھ سے پیدا اگر خوش چنار ہزار جس کی کرے صف لیل گلزار
---	---

مطلع ثانی

بہاں قد پرلی سکو کرے فضل بہار کوکھا رہی ہوئے حدین کثرت آج بہار	بلند ہو قد آدم اگر زمین سے غبار ریاض ہر میں ایک ایک گل بنا گلزار
---	---

بننا ہر ایک
 وہ کون ہر جو زمین کا
 چرخ زمین پر چرخ آسمان سے
 چرخ زمین پر چرخ آسمان سے

۲۰

کیا ادب سے یہ گلین خطے بھوت
 تصدق اسے یوں ہر جو چمن سے عالم کو
 بنادے صف کا کھنکھار
 کھنکھار صف کا کھنکھار

مطلع ثالث
 کھنکھار صف کا کھنکھار
 کھنکھار صف کا کھنکھار

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مهر علی

[illegible]

یہ جو باد بھاری تو فوجوں کے لیے
 ایسا ہے بانگور کا کہ قلعہ ایک دیوب
 خدا کی شان ہو کہ خوب چوٹا منہ ہو جیالت
 ادا سے شکر کر کہ کعبہ کائنات
 کہ ایہ اکامل فوجی مرتبہ طیارہ استاد
 بڑا یہ منہ بھٹکا کہ دلیان عالم عادل
 جو شاہ نصیب و غیب شاہ قہمت و خوش طالع
 اگر کوئی نہ ہی چھنے نگاہ ہر حضور
 حضور میں جو ارادہ ہو عرض حاجت کا
 تو دل میں ہی تو ایستہ نئی ستارہ رسول
 یہاں سے طالع امیرین نہ آئے گی
 اٹھاکے دست و طالع قبائلی حاجت
 رواج عشق کا جب کہ سے زمانہ میں

نامہ اعلیٰ تہذیب کی تین کوکب و ستار
 کہ ان تو اور کہ ان مع شاد و عرش و قمار
 زبان و فکر و اس حسن چمکے ترے اسعد
 یہ مجھے سپہ سالار کو دیا خدا نے وقار
 جہان کہ فخر ملک سخن بین باج گزار
 بنائیں رشتہ پاک سے فنا و ترے شعور
 کہ جو حضور کے شاگرد و نین ترا بھی شمار
 برنگ مہر چاکہ جلیں سے گئے تھے شعور
 تو اضطراب یہ جی جاندا ہوا اور بیکار
 جہان کہ ابرخاوت ہر روز گوہر بار
 کہان ملک قلع اس فیض کی بجلی
 و عا میں انگ بی لے کہ سو مرے غفار
 جہان بین گرم ہے تاکہ حسن کا بازار

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين
أما بعد فإن هذا الكتاب هو من كتب الفقه والحديث وهو من الكتب التي لا يخلو عنها طالب العلم
والدين والدار والموتى والحي والنفس الباقية في دار الآخرة والدار الدنية في دار الدنيا
والدار الآخرة هي دار القبر والدار الدنية هي دار الدنيا والآخرة هي دار العبد في داره
والدار الدنية هي دار الدنيا والآخرة هي دار العبد في داره والدار الدنية هي دار الدنيا

سن قانون مبارک کی کھون کیا تعریف
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے

<p>خیمہ پیشہ جرات ہر تیرہ ہر کلمہ ایسے شرارت ہم پائیں اگر دھوڑ دھوڑ خلق میں مضمرین ہر تیرہ ہر کلمہ باتکا پورا ہر اس جگہ کے منہ سے کرس رخصت پورا و رطبائع و مین و دانا وہ طبیعت ہر کہ اس میں مذکور کلمہ حل ہمت کا بھی موت ہر کہ کلمہ شمشاد نظم میں جبکہ جو فوراً بے مل زیور معنی نگین سے عروس مضنون روزمرہ وہ کہامان گئے اہل بان شرافت جو کوئی کی تو پورے موتی طبع و شیراز پسند آئے جو دشواری سہل اس رنگ سے لکھا کہ ہر کلمہ تر</p>	<p>شیر سے اکٹھا ملے تو جھکائے گردن چین و روم ختم مومہ پریشان زمین کہیں نیامیں عدیل ارکا نہیں شوق سن محو دلے ہے تھما مل مطلب ہمہ تن نمکتہ میں ہمہ دان قمار شانس ہر فن طفل کتب ہر رطلو تو فطاون کورن گنج تداردن آئے طبع اگر شوق من طرہ دکھلائے ہمار چمنستان سخن یون سچے میں سچی ہی ہر صبر دو کھن مصطلحات چھینے ہے ارباب سخن تریب ہر کہ کہ صبح و مضمون ہر وہن روح طفر کی بھی تھکے نہ فوراً مفر سخن چونکہ گستاخا بے شیر از میان مدفن</p>
---	--

میں غلامی میں بدایان آئے نام
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے

میں غلامی میں بدایان آئے نام
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے

میں غلامی میں بدایان آئے نام
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے
 ہر کلمہ کا جس سے ہر کلمہ کا جس سے

میں غلامی میں بدایان آئے نام

لما

ہر دوش سے چشم مست شہ غوش لگا کی
 سود افزون ہو نفلت مرگان شاہ کا
 ہر مفلح حق ہما کی سعادت ہو وہ اگر
 حاتم کی روح کی یہ صد ہر کہ کو کریم
 بادام چشم و سیب زخمندان حضور کا
 اس نور ہمال مرغ مٹانے خلق کی
 یارب ہمال میش شہنشاہ کامرے
 نیسان کی طح و اس امید خلق پر
 بھرتی ہو میرے آگے ہو خواجہ بنگام
 یوسہ اگر ملے لب لیکون کا آپ کے
 دور یاد کی رشتہ کا بڑھے روزانہ مون
 سو گئے کبھی جو نہایت لطف حضور کو
 لیں اس کل خدا سے گل درمخت پ

دل و لبون کا صوبت سرمہ لیا ہے
 لکھ کا یہ میرے گلشن دل میں لگا ہے
 محنتان کسب سایہ نعلین کا ہے
 تابش اس بخی کا و فیض و اس ہے
 عاشق کے درو دل کی ہمیشہ دوا ہے
 ہر دم یا ضل ہر مین نشو و نما ہے
 کلوارہ وزگار مین چولا لکھا ہے
 ڈر بارابر رحمت ہو و خواہ ہے
 یامین ہی اس چمن مین ہوں یا صبا ہے
 بہت عجب کو ہوش نہ باقی ذرا ہے
 جوش و خروش تلمزم جو و عطا ہے
 ہر دم و ملغ سنبل گلشن بسا ہے
 طوطی خطا سبز سدا بولتا ہے

ہر دوش سے چشم مست شہ غوش لگا کی
 سود افزون ہو نفلت مرگان شاہ کا
 ہر مفلح حق ہما کی سعادت ہو وہ اگر
 حاتم کی روح کی یہ صد ہر کہ کو کریم
 بادام چشم و سیب زخمندان حضور کا
 اس نور ہمال مرغ مٹانے خلق کی
 یارب ہمال میش شہنشاہ کامرے
 نیسان کی طح و اس امید خلق پر
 بھرتی ہو میرے آگے ہو خواجہ بنگام
 یوسہ اگر ملے لب لیکون کا آپ کے
 دور یاد کی رشتہ کا بڑھے روزانہ مون
 سو گئے کبھی جو نہایت لطف حضور کو
 لیں اس کل خدا سے گل درمخت پ

۹
 شمشاد

سخن صدقین تاکہ درتے بہا ہے
 زبیر کی طرح گزین نور ادم غلام
 نصیب ہو دیار مین نام حضور کا
 درمیں جاوید ہمارے مبارک

کہ فونٹ چھری اور شادری کی
 شلفہ دل سے عا
 کلستان کو یاد ہمارے
 ہر دوش سے چشم مست شہ غوش لگا کی

در تهنیت

به جهان شاد عالم بر باد

بهار گلستان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چونچ است چارون غلامان خاص
 که جن کاهن چار حدین نظیر
 جلوریز هر اک بودا ارتقا
 چننه جوئے سبب دوجان شهر
 ده چارون طوف آمد کی دجوم
 ٹھہرتی نہ تھی جس پہ ہرگز نگاہ
 وہ زیب بدن سوسنی پیران
 بہار گل سوسن آئی خلق
 وہ آنکھیں کہ زکس بھی جسے نخل
 وہ صولت کہ تھلنے افراسیاب
 سنانون سے فنون وہ تر بھی نگاہ
 حسین ہو گئے کہ بلایا من شہید
 انہ پہونچے قیامت ملک چشم بہ

اکاب سعادت میں کچھ خواص
 قلع اور برق و جوتل و اسیر
 سلیمان سوار ہوا و ارتقا
 اکین مجمع خور و یان شہر
 تاشائیون کا وہ ہر سو ہجوم
 نہ ہے حسن سلطان عالم پناہ
 سن بوضو برتہ و گلبدن
 نیارنگ پوشاک لائی خلق
 وہ چون کہ خات گرجان و دل
 وہ تیر کہ شیردن کا نہرہ ہو آب
 نہ عا شقان قبلہ و کج کلاہ
 جولی تیغ ابروے سلطان کی یہ
 اتنی سلامت رہیں تا اب

چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان

چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان
 چمن بهار و در جهان بهمن درستان

[illegible]

ہو اسجد و افلاک آستانہ کس کا جنبت سے
 نہان ہوئے اسکے یہ درخیزت افروغ
 لیا احمد خیاں ناحن سے وقتِ حیات بجا
 کرونگا زیتیری پٹری سے نفس کش کو
 کہیں گی دیکھ کر نقش قدم کو آپ کے حورین
 عے مغفرت کی اسلئے تازست دروگر
 میں کسی خاک پا کو طیا چشم کرنا ہون
 خطا کس پیار سے فرمایا جو خطا
 زمین دسی درگاہِ علی کا شرف دیکھو

فرشتہ کو فسد و پرہیز خواہی اجازت کا
تراسیہ بنا ہو سر شہ شہم جو رحمت کا
ہو اکوئی نبی ایسا نہ دلو اپنی امت کا
ہو نفس پائے قدس کی بازی حمایت کا
سار اچکل چمکا ہو ابو صبح جنت کا
بہت عقا پس اس آو رو پر بڑی نعمت کا
نظر آتا ہو جسم کوئی نایب تیری بہت کم
جہان نے مرتبہ ایسا کیا ہو کسی امت کا
فانک مرتبہ حسن اس فوج قدرت کا

فلق یہ آرزو ہو چشم مشتاق زیارت کو
کہ ہو مرغ نغمہ پروانہ اُس کی شمع تربت کا

ہو آغاز و انجام اس طرح سے نظم خلقت کا
ہو ابدیت الہم مشرق سے نور حلاوت کا

بنی مقطوع رسالت کا علی مطلع اہست کا
توہر مصرع اول مطلع صبح اہست کا

فصل اول در بیان جادو و جادوگر
جادوگر کسی است که با استفاده از
دست و پا و کلمات و غیره
برای ایجاد تغییرات در
دنیای مادی اقدام می کند
جادوگران در تمام ادیان و
فرهنگ ها وجود داشته اند
اما در اسلام جادوگری
که با استفاده از کلمات و
دست و پا انجام می گیرد
و بدون استعانة به غیر
خالق تعالی است
و این عمل با ایمان و
توکل منافات دارد
چون جادوگر با استفاده
از کلمات و دست و پا
برای ایجاد تغییرات در
دنیای مادی اقدام می کند
و این عمل با ایمان و
توکل منافات دارد
چون جادوگر با استفاده
از کلمات و دست و پا
برای ایجاد تغییرات در
دنیای مادی اقدام می کند

کجی کی آبرو بس نام کے باعث ہوئی
 نیک سے تافاک روشن ہو قدر و منزلت کی
 کبھی اندام سے خوشی کے عیش نہیں جاتا
 مقرر میرا شمع بزم دین قشربت لاری کا
 قلع چاکو نہیں ہو خوف تاریکی تربت کا

کجی کی آبرو بس نام کے باعث ہوئی
 نیک سے تافاک روشن ہو قدر و منزلت کی
 کبھی اندام سے خوشی کے عیش نہیں جاتا

مقرر میرا شمع بزم دین قشربت لاری کا
 قلع چاکو نہیں ہو خوف تاریکی تربت کا

ملک پروردہ ہوش بانیے حسن طاعت کا
 بنائے سے میرے گھر ایسے کس انجلی بیعت کا
 خریدی جنس حسن پر غبت لانا ہو
 سدا کے کویتو تاج نام کی چھپرے پر
 جو وقت قتل آئے اس شیریں ہڈ پر تو
 ہو یا دل نہ بچ لو پھر کیا اور کا ہوگا
 زمانے کو تو یہ آئے ان سب چھوڑا
 عجب آسودگان خاک کو خواب کرتے تو
 ملک پروردہ ہوش بانیے حسن طاعت کا
 بنائے سے میرے گھر ایسے کس انجلی بیعت کا
 خریدی جنس حسن پر غبت لانا ہو
 سدا کے کویتو تاج نام کی چھپرے پر
 جو وقت قتل آئے اس شیریں ہڈ پر تو
 ہو یا دل نہ بچ لو پھر کیا اور کا ہوگا
 زمانے کو تو یہ آئے ان سب چھوڑا
 عجب آسودگان خاک کو خواب کرتے تو

کجی کی آبرو بس نام کے باعث ہوئی
 نیک سے تافاک روشن ہو قدر و منزلت کی
 کبھی اندام سے خوشی کے عیش نہیں جاتا
 مقرر میرا شمع بزم دین قشربت لاری کا
 قلع چاکو نہیں ہو خوف تاریکی تربت کا

کجی کی آبرو بس نام کے باعث ہوئی
 نیک سے تافاک روشن ہو قدر و منزلت کی
 کبھی اندام سے خوشی کے عیش نہیں جاتا
 مقرر میرا شمع بزم دین قشربت لاری کا
 قلع چاکو نہیں ہو خوف تاریکی تربت کا

این جانین و صفی که با این
 کمال و در خون است
 این جانین و صفی که با این
 کمال و در خون است

کز طواف سب دل به جویت شکار اگر
 خورشید کان این بهشت نکان از خورشید شوق
 آتش بهشتی در تنی هر کس کون
 و در دامن سوخته آتش بهشتی
 بهشتی در تنی هر کس کون
 آتش بهشتی در تنی هر کس کون
 عرش شوق تنی هر کس کون
 غمت اگر در تنی هر کس کون
 انجبین در تنی هر کس کون
 استعدادهای هر کس کون

ہو تو اہل بیت کے دین کا بہت اللہ کا
 آئینوں سے ناز اٹھیں گے اس خاد راہ کا
 روزاوں سے روزہ عظیم ہر برگ کا وہ کا
 قاتل ہیں اور عمرہ قم باذن اللہ کا
 غن ہوا و پرچم اللہ ہستم اللہ کا
 وہ بھی نہا کا طے ہیں رخزادہ کا
 سب قاتل سائو کا عربا درشا کا
 یہ کیا محمد ایہ پیارہ کلام اللہ کا
 فتنہ محشر لیب ہو قامت کوتاہ کا
 روز ہوتا ہے تنزل اک ترقی خواہ کا

توبه خاين لاغر اسب من گم شد و مر فلق

کوہستانی ہوزیاد، پیر محمد برگ کاہ کا

خضر واپنا قاتل پچھن جائی گا

بوجود بحر رحمت ناموسینغ جہانزی کا

1/2 庄

کرم افسانہ دل پر جو بتا کر اگر
 خوش گاہ میں برستا کراں اور شربت
 آتش شوق میں نہ کرک شمع کیون ہو
 وہ دہن نہ ہو جلا کر پڑے تو پڑے
 پناہ نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 غم شوق نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 غم گرم دل میں نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 انجمن میں نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 کس قدر اندر نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو

ہو تو اب میں نگہ میں تیرا جیت اس کا
 آہوں سے نازا چھٹیکر میں خسارہ کا
 رد و لاوں سے مہر شعلہ پر برگ کاہ کا
 قتل میں نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 غم ہو اور پر جو ہر اسم اللہ اسم اللہ کا
 وہ ہو بنا کا کھیلے میں نہ ہو کہ نہ ہو
 شب قاتل نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 ہو کیا محمد ایہ پیرہ کا نام اللہ کا
 فتنہ عشرت لب ہو قیامت کوتاہ کا
 روز ہوتا ہے تیرا کس ترقی خواہ کا

جن میں نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 کو دہن نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 خوش ہو یا قاتل نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو
 دہن نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو

ہر دل و گجام کا سر پوش ہو گیا
 شمع سحر کی طرح میں خاموش ہو گیا
 ہالہ ہمارا اسلحہ آغوش ہو گیا
 ساقی کے جام چشم کا سر پوش ہو گیا
 کلمہ طرف ایک جام میں بیہوش ہو گیا
 کعبہ ہمارے دل کا سپہ پوش ہو گیا
 خورشید ہر ستارہ پا پوش ہو گیا
 گدازے گران میں بکدوش ہو گیا
 وہ پائون روح قالیٹا پوش ہو گیا
 اُسے پہنچا لاہوش میں بیہوش ہو گیا
 تجلیات گھر میں آنہ رو پوش ہو گیا
 آئینہ جو ہر دن سے زرہ پوش ہو گیا
 شبکو چرچل بزم بھی خاموش ہو گیا

ہشت عیب مٹی عیانی ہٹے گئے
 رخصت میں گنگو جو بصل اُس نے کی
 جھک کر نے جو عید کو اُس شکستہ
 کیونچو ملے آکھ کہ کیف اب حُسن
 آفت میں چشم سست خود رفتل ہوا
 نہاد جو دل بڑھ گئے سولے لفت کے
 خط شمع میں خرام آپ کی بنی
 قاتل نے اُمارا اٹا منے سے ہوئے تنگ
 کی یہ کفش فوج میں جان آئین آگئی
 جو بن نکالایا رنے دل غش ہوا مرا
 تر زمین کے وقت دیکھنے نور عذار صاف
 تیغ نگاہ قاتل خدین کی سُنکے دھاگ
 ہاندھی ہوا یہ چرب بانی نے یار کی

ہر دل و گجام کا سر پوش ہو گیا
 شمع سحر کی طرح میں خاموش ہو گیا
 ہالہ ہمارا اسلحہ آغوش ہو گیا
 ساقی کے جام چشم کا سر پوش ہو گیا
 کلمہ طرف ایک جام میں بیہوش ہو گیا
 کعبہ ہمارے دل کا سپہ پوش ہو گیا
 خورشید ہر ستارہ پا پوش ہو گیا
 گدازے گران میں بکدوش ہو گیا
 وہ پائون روح قالیٹا پوش ہو گیا
 اُسے پہنچا لاہوش میں بیہوش ہو گیا
 تجلیات گھر میں آنہ رو پوش ہو گیا
 آئینہ جو ہر دن سے زرہ پوش ہو گیا
 شبکو چرچل بزم بھی خاموش ہو گیا

نظم عشق ۱۲

ہر دل و گجام کا سر پوش ہو گیا
 شمع سحر کی طرح میں خاموش ہو گیا
 ہالہ ہمارا اسلحہ آغوش ہو گیا
 ساقی کے جام چشم کا سر پوش ہو گیا
 کلمہ طرف ایک جام میں بیہوش ہو گیا
 کعبہ ہمارے دل کا سپہ پوش ہو گیا
 خورشید ہر ستارہ پا پوش ہو گیا
 گدازے گران میں بکدوش ہو گیا
 وہ پائون روح قالیٹا پوش ہو گیا
 اُسے پہنچا لاہوش میں بیہوش ہو گیا
 تجلیات گھر میں آنہ رو پوش ہو گیا
 آئینہ جو ہر دن سے زرہ پوش ہو گیا
 شبکو چرچل بزم بھی خاموش ہو گیا

جگہ عیش خال گوشہ ابرو نے پائی ہر
 یثابت ہر مری لیس کیسا بھنی چنن مہین
 وہ عبود مہین پس گئے وہ تو رشک کے ہار
 نہ کر سن وہ ہفتہ پر غور اور ساقی ہو

سوید اینگیلہا ہر سنگا سود کعبہ دالکا
ننین ہر والپے رتین ہر طافہ سلاسل کا
غبار اٹھ کر بنے پردہ مری محل کے محل کا
جسکا جاتا ہے کہ شہب میں باغ راہ کا محل کا

فلق ہوئی ہو کر آسانی سے جانبا زو مٹی حل مشکل
حقیقت میں بہت ہر دم غنیمت تیغ قاتل کا

فوق بحر حسن عارض چمکے نہرہ و شام کا
 زمین کم ظلم سے لو اوباب بھی یہ حقائل کا
 اٹھایا جبرائی کا اتحاد عشق نے پروردہ
 شمع اس کشتہ دیدار کی تو کھینچنا اچہر
 و قمر آں مکی بجائی نے میری برو کھلی
 نہ کیو نکڑا زری طغرائے قاتل دم بھر کے
 بڑا جھک کا کھنڈ کا ایک اٹھایا

لگن خطر زخمان پر ہو دو چارو ایس کا
 جو آتا ہو جیسا اُسے گھر میں قصر بس کا
 تو عالم شہیم بخون ہو اعلیٰ کے محل کا
 مصور گر ورق پانیا ضخم بس کا
 زمین شرمندہ ہسان شمشیر قاتل کا
 ہوا لڑو یکے کیں اُس کا تار قوس بس کا
 بہشت شکل جو بچا ہن ملے اب مے دہ کا

19/10/2019

[illegible]

لاکھ روپے عیان ہو تا ہر علوان کا
میں فریاد کیا ہے کہ کب پھر میں

ہر ایک نئے انداز سے نکل آئے ہمارے
 لہجہ اتنی کامیابیوں سے کوئی
 دل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے
 انی کہتے تو کہہ بیٹھے یہ دیکھنا نہ گیا

ہر ایک نئے انداز سے نکل آئے ہمارے
 لہجہ اتنی کامیابیوں سے کوئی

فقط تو قاصد کو دیا کہ کے ولیکن بگھسے
 او قلع گھسے کا پتا اُس کے بتایا نہ گیا

جسے گلزارِ جہاں میں نالایق چھوٹا
 تھا اگر خارِ وہ ہر روز نگہبانی میں
 تیرا دل کہل گیا اپنی اہل آپس پوچی
 حشر کو ہونگا میں یا دوست جنوں دشمن
 گھر سے نکلے مری جان کہ ہم سے ہیں
 پھر کہیں میں ہرگز نہ چھنے کامل زار
 جیسے جی ساتھ نہ چھوٹا تو پس گئی شوخ
 غل چا آگ لگی آگ لگی آگ لگی
 غیت و شرم و حیا بے ہمتی سے لیے

اس لہجہ سے بھی کو چہ جانا چھوٹا
 اک مے مے ہی سوچنے سے دربان چھوٹا
 حسرت و جان کہ ہم سے درجہ مان چھوٹا
 چاک کرنے میں جو اک تار گریبان چھوٹا
 ہوا دو کوڑیا جب اس سے گلستان چھوٹا
 تیس چھینے جو لہجہ پیشان چھوٹا
 خاک بھی نہ ترا کو شہ دوان چھوٹا
 کیا کسی مرغ سے پھا بادل و زان چھوٹا
 تجھے اک لکا جانا مری جان چھوٹا

۵۰

ہر ایک نئے انداز سے نکل آئے ہمارے
 لہجہ اتنی کامیابیوں سے کوئی
 دل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے
 انی کہتے تو کہہ بیٹھے یہ دیکھنا نہ گیا

ہر صید شہنشاہ ہوا زمین خدنگ کا
 جو درہ ہر نامتین سامنہ جنگ کا
 قلعہ چاہیے مری تربت پر سنگ کا
 حارض تراہور کا آئینہ سنگ کا
 جام حباب جام بنا ہلنگ کا
 عالم ہوا سب تنہا مین ہی آب لنگ کا

پروانہ وار پھرتی تے گرد ہزمین
 اگر سین گے چاک گریبان مریج
 اٹھاپے شکار جو وہ شمسوار تاز
 لکھے ہیں ہنسنے وصف خطبہ بزرگ
 یار و بتوں کی سنگدلی کا ہونین شہید
 تیرا تین آنکھیں کسی آبی جوئے مثال
 دریا میں چھینے جب کہ دھڑلہ پسر
 پر توپے جو اس بیت قتل کے چہرے کا

دیکھا جو ساتھ قافدہ رشک کے قلع
 دھوکا ہوا ایسے ول تالان پر رنگ کا

زلف منہ کی عاشق کو فخر صحیح دشمن کیا
 اپنی ہستی مل گئی بکود و نی سے کام کیا
 نو و فوشی پر ہر طرف سے سیر لہرام کیا
 رنہ مشرب ہیں ہمارا کفر کیا اسلام کا
 ہونا المحبوب لب پہ نامہ پیغام کا
 ہوا متاع حسن کا منظور سے نیلام کا

ہر صید شہنشاہ ہوا زمین خدنگ کا
 جو درہ ہر نامتین سامنہ جنگ کا
 قلعہ چاہیے مری تربت پر سنگ کا
 حارض تراہور کا آئینہ سنگ کا
 جام حباب جام بنا ہلنگ کا
 عالم ہوا سب تنہا مین ہی آب لنگ کا
 پروانہ وار پھرتی تے گرد ہزمین
 اگر سین گے چاک گریبان مریج
 اٹھاپے شکار جو وہ شمسوار تاز
 لکھے ہیں ہنسنے وصف خطبہ بزرگ
 یار و بتوں کی سنگدلی کا ہونین شہید
 تیرا تین آنکھیں کسی آبی جوئے مثال
 دریا میں چھینے جب کہ دھڑلہ پسر
 پر توپے جو اس بیت قتل کے چہرے کا
 دیکھا جو ساتھ قافدہ رشک کے قلع
 دھوکا ہوا ایسے ول تالان پر رنگ کا
 زلف منہ کی عاشق کو فخر صحیح دشمن کیا
 اپنی ہستی مل گئی بکود و نی سے کام کیا
 نو و فوشی پر ہر طرف سے سیر لہرام کیا
 رنہ مشرب ہیں ہمارا کفر کیا اسلام کا
 ہونا المحبوب لب پہ نامہ پیغام کا
 ہوا متاع حسن کا منظور سے نیلام کا

ہر صید شہنشاہ ہوا زمین خدنگ کا
 جو درہ ہر نامتین سامنہ جنگ کا
 قلعہ چاہیے مری تربت پر سنگ کا
 حارض تراہور کا آئینہ سنگ کا
 جام حباب جام بنا ہلنگ کا
 عالم ہوا سب تنہا مین ہی آب لنگ کا

[illegible]

ہو گیا شاید کہ درخت شکستن طور کا
 کچھ سیما ہی بتا کر تھی ہو بل سے تیرگی
 چاہیے جبکہ جھاک کے مناسبت کو کور کر
 جو کہ دشمن دل پر نہیں عجب بھی تو انہیں
 وہ من نظارہ خاطر سے لہجہ ہنسنے
 تم ہے آرزو ہو سے لیکے پچا تہن
 شوق خط لے کر دیا ہو ناتون ایسا مجھے
 وشت نک جھاک کی شاخیں کنول میں چھپان
 نو کے جھرتے ہیں طے اگ جب تہا ہو وہ
 گرم قسائی تھی او شعلہ ہو ہر شعلہ خیز
 اور دون غم تو بھی چکیان کی بھیجے
 سچ مثل جو دیو دھو کے سچا رو کر
 تالہ سوان کروں تخت دل و شوق کے ساتھ

دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

۲۹
 دلا ہی میں میں اٹھتا ہو گولہ نور کا
 صبح کی آنکھوں میں ہو کا جل شب ہو کر
 ٹھوکر میں کھانا تیرے ہو سر سرور کا
 دیکھ لو دیکھا ہو کسے چور شمع طور کا
 چاہیے اور شکستہ وہ چہرہ پر نور کا
 کیا لب شیریں کا بوسہ بھی ہو لہو و نور کا
 قدخم گشتہ مرا حلقہ ہو چشم مور کا
 صاف قدیا فرشی جھاڑ ہو بلور کا
 کیا تیغے میں بھی ہو قاتل کے پتھر طور کا
 نقش پاگو یا کہ فرشی کنول بلور کا
 ایک دن ہو جاؤ گے تیرے دیوان گور کا
 بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہو منظور کا
 مستف گردنیں لگا دوں جھامیں بلور کا

کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے
 کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے

جلے درق ہو اٹھ میں پناچار کا
 نسف میں کیے چاہیے شربت انار کا
 ساکن ہو کوچہ گھر آباد کا
 بیوجہ رنگ زرد نہیں ہو غبار کا
 یارب اوٹھ کر نہ جاے زمین مزار کا
 تختہ اٹھ نہ جاے زمین مزار کا
 ہو کھا مرنے کی چین روزگار کا
 ان آہوں کو شوق بہا ہو شکار کا
 اٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا
 لکھ لکھ دیا خلش نوک خار کا
 انداز مرغ دل میں ہو زخمی شکار کا
 کیا رنگ پھوٹ نکلا ہو اندام بار کا
 تیجا ہو میکشہ قلع بادہ غار کا

لکھنا ہر وصف شعلہ زہار کا
 بیمار شمع ہوں لب و دندان یار کا
 نشے کی طرح سے دردمان کتے زار کا
 بیمار شمع ہوں لب و دندان یار کا
 نشے کی طرح سے دردمان کتے زار کا
 بیمار شمع ہوں لب و دندان یار کا
 نشے کی طرح سے دردمان کتے زار کا
 بیمار شمع ہوں لب و دندان یار کا
 نشے کی طرح سے دردمان کتے زار کا
 بیمار شمع ہوں لب و دندان یار کا
 نشے کی طرح سے دردمان کتے زار کا

کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے
 کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے

کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے
 کھانہ دہ دیاں کی بربادی کا
 کل بھر سواد ہوئی ہو دم نشہ
 دیکھو ذرا شور بہار کا
 پوچھا جیسا کہ اس کا
 کھا دیا ہو عاقبت دامن بدار کا
 نقصان خطبے کے ہونا
 کوئی سانس نہ رہے

ہوا آتش میں ربوب مسکرتے دوشی لیکر
رکھا جب تک دمان اپنے سخت سین کو
حفت لکھنا لکھ کر شکر کے رنے ناباکی
نہ گویا ہو رکھا طوطی خضر بھی تنک
جسے عقد ثریا آسمان پر لوگ کہتے ہیں
اتنی لکھنویں کوڑوں کے مول بہن مگر وہ
وہ ہر سیاہی میں تین تنگ لکھ کر فرست
قدیم کہتے ہی عشاق کے کہنے میں اقبال
ستاروں کا جو شک پر ایک لکھنے کی افشاں پر
نیلے لکھنے میں بھی خوش نمکاری
بھگا کر نہ مگر سخن میں دبا جاتا ہوں
کیا پرہیز کے خیال نے قتل ایک عالم کو
مگر ہر گھٹنے مضامین نہ کرتے ہیں

بنی موج بسم تبار بن لن ترانی کا
ہو شک مجکو سید ایں گندکی نشانی کا
سیاہی میں ہو غم دودھ چرخ آسمانی کا
اسی نغمہ پر ہو دعا اچو معجز بیانی کا
پٹانہ دستہ ہو اُسی قبیلے آسمانی کا
شون شکوہ میں حسن علی گزنی کا
شکار بکھیلے تین روز مرغان معانی کا
تسے کو چے میں کیا بچھو کہ ہر خیمہ کپانی کا
گمان لغو نہ ہو دودھ چرخ آسمانی کا
معلم سے سین پڑھتا تھا وہ شیر خجانی کا
گر بیانِ فکر کو بھنور بجر معانی کا
لوکھا باج جو ہر سنے تیغ صفحہ غانی کا
صریر کا کس کیا نالہ ہر مرغ بوستانی کا

۱۱۱

ہوا کشتہ میں رب مسکے دوشی لیکر
 رکھا جبکہ دندان آیتہ گشت سین کو
 صفت لکھنا پرک شکر کے لئے تابا بھی
 نہ گویا ہو مسکا طوطی خضر بہی جنگ
 جسے عقد ثریا آسمان پر لوگ کتہ ہیں
 اسی کھنڈوں کو ٹوٹے مول ہن کھرو
 وہ ہم سیاہ پتہ بین تنگ کھنڈ خیریت
 ہنہ کتہ ہی عشاق کے کتہ میں اقبال
 ستاروں سے مسکے ہو ایک کتہ کی ہفتا پیر
 کتہ کٹا طوطی میں بھی تھی شمع شکاری
 جھنکے کر نہ مگر سخن میں دہ جاتا ہوں
 کیا چہرے کے قبلے نے قتل ایک عالم کو
 دہم تر کھٹے مضامین نہ کرتے ہیں

بنی موج بہم بتا رہن لن ترانی کا
 ہو شک جو کوسپا رہن کا غنڈی نشانی کا
 سیاہی میں ہوضم دو دھجرا آسمانی کا
 اسی منہ پر جو دھاکو موج سیاہی کا
 پڑا نہ دستہ ہو کھنڈی قبلے آسمانی کا
 سنوں شکوہ جیسے حسن جھلکی گرائی کا
 شکار بکھیلے ہیں دہم رخاں معانی کا
 تے کوپے میں کیا چہرہ ہو خیر کھنڈی کا
 گمان لہو نہ ہو دھجرا آسمانی کا
 مسلم سے بہن پڑھتا تھا وہ شمع شکاری کا
 گریبان تغیر کھنڈر جو معانی کا
 لکھا پتہ جو ہر نے تنجہ صفائی کا
 صریح کاک کیا ناہ ہر رخ بوستانی کا

[illegible]

میں دیکھ چکا کیونکہ موصوفی قسم کا کر
 نہیں دے مانتے کہ کائنات میں ہیں کسے بنے
 کلچر و شہنشاہی میں کار و بار کرتی شہزادہ
 اکیلا کیلئے بننے والے اور کا فتنہ کہہ جاتا ہے کہ
 اس پر نیکو ہے کہ شکار و شکار افسانہ ہانی کا
 بلکہ شہزادہ کی نافرمانی میں کہ شہزادہ کی

اگر تا چون ریاض نظم میں محفل گل مضمون
 طلق میں باغبان بہار گلشن زمین میانی

مجھے ناشادہ چرخ کیلئے پروردے ستار کا
 لگاؤ پہ پہنچ کر تو پہنچ کر پہنچ کر
 نیند میں جانتے تھے وہ پہنچ کر دکھائے
 نہ نکالیں جس عزیز کی پہنچ تھی وہ نکالتے
 تمنا دکھانا ہمارا لکھو ان بھگت کے
 تو وہ گل ہو کر شکر تیری آمد عین دیوانے
 لگا کر لے گیا دل طائر رنگ فانی
 غرض حق تھی کہ جس سے حلقہ انہیں کا پائیں

Handwritten manuscript page from the *Muraqqa'at-e-Nawbah*. The text is written in Perso-Arabic script. A large, ornate calligraphic signature or seal is visible in the center-right area.

سُخ رُو ہو گئی ثابت قدمی اُس کو قلم

پانوں تک بکے جو خون میں رہا آیا

ہندی میں کروڑوں تک ستم راجا دیا گیا
 دوم میں عاشق کے وہ قہقہے ستم راجا دیا
 باغبان لایا گلستان میں کہ نصیب دیا
 واقعہ تھے وہ قصیدہ میں بھی چھٹا ستم راجا
 فتح کرتے تو کیا پر مری سے عبرت پا پر
 ہمدرد آتی مگر فریادیں صد
 گلشنِ دھرم میں ہر منہ ستم دہون
 اگلے رکھ رکھ دیے تلوار پہ جا مہا زون نے
 نصرت جانی کا مری جان حقائل نے دینا
 جو ہے جاتے ہیں تم بخود د آرائی ہو
 تھا جو قسمت میں لکھا ہو کا جو انہیں خون

خوشبختان زمین بیتا جو اسلام و کیا
 دہم میں حیدر رخسار کے حیدر و کیا
 جو کوئی آیا مرقہ جان کو عطا و کیا
 روزگار میں سے کہ تیسری بھینسا و کیا
 آٹھ آٹھ شہر و دیہات و تاج و بھڑ و کیا
 پچیس اسب میں ماحر کا تین بیاد و کیا
 اگر کسی نیند اگر خواہاں میں بیتا و کیا
 استخوانا کسی روز و روز و بھلا و کیا
 بول کر کہ ایک بہت خنجر فولاد و کیا
 خنجر کیا ہو کہ آئینہ شہر فولاد و کیا
 توڑا میں میں بھی تسلیم کو حیدر و کیا

کس کی جان میں یہ پی اونی نعمت ہو
 شبنم کی بیں اک پل جھک گئی جو آگ
 فراق مار میں سیلاب جوش کرے
 کیسی آتش فرقت میں یہ بھی جلتا ہو
 ریاض مہر میں ہفتہ بخت میں یہ
 بھوکے ادوی الفت میں کھڑے رہا
 لگا یا ساغر موجی نہ کھوئے اسو ساقی

کسی پہ لطف کوئی مورد عتاب یا
 تو غم سے بچے نفعال خول یا
 بسان مرموز تہی میان آب یا
 کبھی نہ تائے یہ کرام سے کباب یا
 ہمارے برف کا سینہ بھی مست غلاب یا
 یہ راہ وہ ہر جہان خستہ بھی خراب یا
 امید وار شرف کا یہ آفتاب یا

نجات کو اڑتے چدا اسو قلین غنا سا پنا
 یہ خاک اڑنے پہ بھی عشق بو تراب یا

صلح ٹھہری فیصلہ پاکہ کر ہونے لگا
 دوسری آمد شدنے وقت میں یہ جو کاویا
 درخت خشک ہمارا تو کھیرا جب
 میں فقیر رشتہ چایا و شاہ وقت ہون

کس کی جان میں یہ پی اونی نعمت ہو
 شبنم کی بیں اک پل جھک گئی جو آگ
 فراق مار میں سیلاب جوش کرے
 کیسی آتش فرقت میں یہ بھی جلتا ہو
 ریاض مہر میں ہفتہ بخت میں یہ
 بھوکے ادوی الفت میں کھڑے رہا
 لگا یا ساغر موجی نہ کھوئے اسو ساقی

کس کی جان میں یہ پی اونی نعمت ہو
 شبنم کی بیں اک پل جھک گئی جو آگ
 فراق مار میں سیلاب جوش کرے
 کیسی آتش فرقت میں یہ بھی جلتا ہو
 ریاض مہر میں ہفتہ بخت میں یہ
 بھوکے ادوی الفت میں کھڑے رہا
 لگا یا ساغر موجی نہ کھوئے اسو ساقی

غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ
 غنیمت کی ہر چیز کو اپنے لئے لے کر چلا جاؤ

اور قلوب میں ہوں وہ ناکوں ل کہ نور ماو سے
 جب کہ کمان پڑے اور ان کے ہر ہونے لگا

قلوب میں ل گیا میں ساغر شراب کا اس کے ہاتھ میں نہیں ساغر شراب کا ہر سال تبریر زمان پر چلا تے ہیں انصاف پر کچھ آپس میں تو باخوان شیلے چل کر نہیں سکتے ہیں شہر سے صنوبر کو جو پھوٹے ہوئے ہیں شہر سے سنج مرہ پہ دیکھتے تھے بکرا بچھ رہا وہ خوار سپاہ پر کیا ہو وہیں جو فتنے اس عمارت چاک چاک بجا نہیں ہو کر یہ شہر دم سحر پیر مٹا کر اس میں بولیں بل نہ ہر	پھینکا ہوا ہر چیز میں جوں آفتاب کا مہتاب سے مقابلہ ہو آفتاب کا شیشہ شراب کا کاؤنا کباب کا کے قبر میں لب میں تختہ گلاب کا عالم پر کیا خواب میں لوگوں کے خواب کا تصویر پر لگا یوں روغن شباب کا کیا کیا جلا جھنڈا ہو کچا کباب کا صحنے میں مے کی بیوی تپا شراب کا دھوکا عجبت ہو خضر کو مے شراب کا لہریہ ہو چکا ہو یا الا کلاب کا لگا کر کے پہلے سر پہ سہو ہو شراب کا
---	--

۲۵
 ۲۵

قلوب میں ل گیا میں ساغر شراب کا
 اس کے ہاتھ میں نہیں ساغر شراب کا
 ہر سال تبریر زمان پر چلا تے ہیں
 انصاف پر کچھ آپس میں تو باخوان
 شیلے چل کر نہیں سکتے ہیں شہر سے
 صنوبر کو جو پھوٹے ہوئے ہیں شہر سے
 سنج مرہ پہ دیکھتے تھے بکرا
 بچھ رہا وہ خوار سپاہ پر کیا ہو
 وہیں جو فتنے اس عمارت چاک چاک
 بجا نہیں ہو کر یہ شہر دم سحر
 پیر مٹا کر اس میں بولیں بل نہ ہر

قلوب میں ل گیا میں ساغر شراب کا
 اس کے ہاتھ میں نہیں ساغر شراب کا
 ہر سال تبریر زمان پر چلا تے ہیں
 انصاف پر کچھ آپس میں تو باخوان
 شیلے چل کر نہیں سکتے ہیں شہر سے
 صنوبر کو جو پھوٹے ہوئے ہیں شہر سے
 سنج مرہ پہ دیکھتے تھے بکرا
 بچھ رہا وہ خوار سپاہ پر کیا ہو
 وہیں جو فتنے اس عمارت چاک چاک
 بجا نہیں ہو کر یہ شہر دم سحر
 پیر مٹا کر اس میں بولیں بل نہ ہر

کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ

<p> چو کین منان آفرینند درین دست مکاره خلق کو پس از این چلی بریز بر منقل عشاقین برین </p>	<p> پاره تکیو چایست وینا گلاب کا پیوه کینه دلاش تبحر نقاب کا در هر چه در پیله یار کی مرغ خوش آب کا </p>
<p> اسباب خلق و ده خوش و ده پرستیان کسان پیری انمار و حتی هر نقشه مشعاب کا </p>	

<p> اگر گیل برین حاله تری لیلی در یکا آوار و کینه بر لیک برین معنون چوریک در هر چه در پیله یار کی مرغ خوش آب کا بهار شوزش ساقی زان پس از شوزیک این شیزه لعل شیزه برین چایچه چوریک لیلی چو پیوسته چایچه چوریک لعل شیزه لعل شیزه برین چایچه چوریک لیلی چو پیوسته چایچه چوریک </p>	<p> اگر غیر حان کو کا و کینا کینا کو کا بر بریکه برین نظر آفرین برین برین لیلی لیلی لیلی لیلی لیلی بهر چه چو کینا کینا کینا کینا کینا لیلی چو پیوسته چایچه چوریک لعل شیزه لعل شیزه برین چایچه چوریک لیلی چو پیوسته چایچه چوریک لعل شیزه لعل شیزه برین چایچه چوریک </p>
--	---

کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ

کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ
 کلمه اولیٰ از کتب قدسیه است که در این کتاب مذکور است و در بعضی نسخ

عشق تو بایمن بولاج تو در اوت بھکا
بیا بھد آما کوئی رضیون بیا تو بھکا
یوسف رساں جهان ادرول ناسا دیکی
دل دیوانہ نہ سما کی بیت جبرج کی

بڑھکے دانتوں سے اس کو کل تر کیا ہو گا
 موعرفانے نہ لب نہ ہو ممکن ہی نہیں
 صوٹ افی گنجینہ نہ بن حافظ مال
 مست ہر اُفت ساتی بن جو بل غم نہیں
 حاصل لیت یہی ہو کر تری اُفت ہو
 اُفت ناک طلائی نے کیا متغنی
 آنہ دو ہو گا تری تیغ کیسے دل صاف
 پیر و نفس نو تو ہو اگر سا لاک شوق
 مانتھانہ جو ہوں شاعر تو دل پر گئے چوٹ
 انہی لفت ہو گا دل پہ غمِ مہیان
 تیغ غم نشہ صہبائے کوئی رستی ہو
 یہ وہ آہیں ہیں جگر درد کے لکھے گے
 اور اک وزو کفن کا لیا کھٹکا پہلہ

موتیا ملعین ہنسک گم کیا ہوگا
 کفِ گس میں جی ساغر زر کیا ہوگا
 اپنے ہی کلم نہ کیا تو وہ زر کیا ہوگا
 کشتی محو کویم جسے خطر کیا ہوگا
 دل سے حسرت بے باغ جھوکیا ہوگا
 مجھ ویدار تراطاح زر کیا ہوگا
 قائل معجزہ عشق فر کیا ہوگا
 راہزن خنجرہ شست سفر کیا ہوگا
 دردناکوں میں تنہو کا تو اثر کیا ہوگا
 بے مگھبان درگنجینہ زر کیا ہوگا
 ساغر بادۂ کلرنگ سپر کیا ہوگا
 نازِ بلبل شیدا میں اثر کیا ہوگا
 منزلِ گورین بیخت سفر کیا ہوگا

۱۳۹۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عزیز مثنوی فلک سے بہر تربت لکھا
 تیری لہریں اور تیری ہی رنگت لکھا
 پیشہ یوسف کی نیلے جو قیمت نکلتا
 شیر و اسب سے تین بعد لاؤ نکلتا
 اسحاق دست جو غنیمت سے رویت لکھا
 پھر بولے سچے علم نانو قیمت لکھا
 ایک سحر کی مساقی جو قیمت لکھا
 کیا میں اس غنائیں میں پایہ دست لکھا
 تو یہ تو رب کی پہاڑت لکھا
 سایہ دست اجاں حمایت لکھا
 بہر غیر و سب ہی طرف دست لکھا
 شربت ید میں ہیں جلے شربت لکھا
 خوشی میرے اگر حاکم شہادت لکھا

جسے کیا جانیں کیا کر مار میں جس نے
 اپنے عالم میں اک کل کے از مرقی بان
 ماہ افال کو وہ بیجا نہیں تھے یہ دنیا
 نیکو جان چہ پڑے ہر مرقی کو باقی اگر
 پیر یکش کو جو ہو جاتی کہشت شمار
 سوئے خط و کس قناعت کا فراموش اگر
 نقد ہوش و جہان بنائیں یہ مغرور ہوت
 محاسب و علم کو بھی یکجا چین سے
 موم کل میں تکلیف و دریا و عشا
 وہ چراغ رہ نہیں جو خوف باد و حسرت
 شیطنت کر باہر مکن اگر ہو ناو میں
 تفتہ یا بقد ہوں کہ بجے وقت نزع
 شوق و لا و عیس گن گذارن یا و گوہ

[illegible]

ہوں اپا بکے افسانہ میں ٹھٹھک گیا
 نظروں میں میری قریب نگاہ کھٹک گیا
 تیرا پایا اس قدر ہیں دو فراق نے
 جلوئے نور عارضِ مشن کے اوپر
 تشبیہ دی جاہر ہے پر خم سے بار کے
 قیاس سے ایک خطِ افشانی تو دیکھنا
 آنکھ میں تھما ہے مزدوں سے تیرا ٹیلا
 تیرا دیکھتا ہوں تھما ہے چھٹکنا پر
 گرمی آتشِ رخِ وندار دیکھنا
 مجھ کو وسیع کی پہلی یہ مار کی عمل
 دین نے عروپانی نام پہ نہ ہونے جو مژ
 وحشت میں جبہ و خیار غریب ادا گیا
 دلا میں عشق میں مے یوسف جال کے

لولو ورسینے نصیر ہی سے بھٹک گیا
 سینہ جو توڑ کر جگر و دل تباہ کیا
 بستر جگہ جگہ سے ہمارا مسک گیا
 زخمی تنہا رہی تیغ نگہ کا چاک گیا
 طالع کا ماہ نوے ستارہ چمک گیا
 مضمون انہ طرب کی پڑھ کر پھر چمک گیا
 اوجھان یہ غزال رمیدہ پھر چمک گیا
 احوال نامہ کی ہلکتی تپتے سرک گیا
 مثل سپند سال کا دایہ چمک گیا
 جگنو سا آفتاب قیامت چمک گیا
 تاثیر دیکھو جامہ ہی زخموں بھلاک گیا
 کاٹاٹا کیے پائے جگر میں کشمکش گیا
 مین کیا تمام قافلہ رستہ بھٹک گیا

خطی

ارادہ فرعون کا لینگے بوسے سخی سے
 مری سخی میں بھی خاصیت کی سیہ ہو
 یہودیوں پر کہ ایسا ہوس گئے کہ ان تک
 کیا ہو قتل جلویا کے بہتہ چمانے
 بابا بن جنین کو بن بلوین عزیز انکو
 وہ زن جنگجو مجھے تراکھین اراہ کا
 کل داغ جنون کتر سے ہے پرانہ میں
 سے ہکا نیکو راہ طلب میں خوشتر کفر

فرما کھینکے ہم بھی کیند میں بخدا کا
 کہ میں کتنے دن کی ہار کا ماسٹر ہکا
 ہو ہر جگہ خطا حال ان جب دانا کا
 جبرہ وہاں ہے تربت میں ہی شاخ چٹا کا
 لہان مغیلا پیر تجھے سے مرگان کا
 کھنسنے کی تیغ ابرو کی علی گاتر ترگان کا
 مرا چاک گریبان بھی ہو دواڑہ گستا کا
 بنانا منہ چشم غول ہرزدہ سیا بانکا

عنایت گرد صحرانکا قلعہ کو گیا خلعت
جنون نے رکھ دیا پردہ ہمارے جسم و زبان کا

اگر کرتا و ده نظاره لب جان بخش جانان
 رقم کرتا و چون پخته صف برون جانان
 جو بر کا سینت پر نور دیکھا تو سین سجھا
 سکندریک نخلان بنو تا آت حیات
 و کھانا و نون عجم بر این ملک گوهر فشان
 ہو او شید طالع مشرق چاک گریبان

۱۰

کیا اب موزخا چوین ہوا چنگ
 رست قافل میں غصہ سے لال چرخ
 کیجنا تیار ایک شہاد کے لئے
 جو چہین غلب سوئے ہر رقب
 کیجنا تیار ایک شہاد کے لئے
 جو چہین غلب سوئے ہر رقب

فرغ دو وہاں ہنسی لگے نہ ایسا تھا
 گنا جاؤں تھے یو اسگان عشق گیسو میں
 کیا ہوا نام و شن اپنے اپنے اب جد کا
 ملے آزاد نامہ جب لمبی روح مقید کا

قلع کوئی نہیں اب دلمین و دارمان بجز اسکے
 خدا دکھلائے جلدی مرقہ انور محمد کا

ہم نعل جہوت ہے وہ گل تر ہو گیا جب قبل ایک کے دھونے کو ہر ہو گیا جس کو وصل اس آئینہ رو کا میر ہو گیا لئے نکھلایا اثر اپنے طلافی رنگ کا پر تو رخسار سے اک آسمان حسن کے چاہتا ہر کامین کلمہ خون پایا کر لئے ہند کی خنہ اندازی خلعت آہ نے تاکہ در باکو جو بھر کا میں اندازا تو کیا ہنسنے لکھا تھا جو خط میں اپنی بیا کج حال	پر ہر ہن کیا جامہ تن تک معطر ہو گیا اب خجلت سے تمام سکبدن تر ہو گیا بخت اسکا غیرت بخت سکندر ہو گیا نفرتی پہنا تو رب نے کا زیور ہو گیا ذرہ ذرہ روکش خورشید عشر ہو گیا تلمے کے لائے کیا قاصد پیر ہو گیا رفتہ رفتہ یار کی دیوار میں در ہو گیا دلمین اپنے خاغان مہربا کے گھر ہو گیا راستہ ہی میں تباہ اپنا کو تر ہو گیا
---	---

۴۹

صفت سزا رنگ بھی ہر کلام سے نہ دیا
 کیونکہ ایچ زلی زلف کیل سے نہ دیا
 دھیان بھی اکام کس کا ہون میں نہ دیا
 ہر زبان آپ سے ہر سانس لہجی سے نہ دیا
 لالہ دل عشق میں ہون ہر قدم تو نہ دیا
 زلف ہر ہن میں ہون ہر قدم تو نہ دیا
 لب و لہجہ میں کی دوزخ میں نہ دیا

بہن ہر ہن میں کی دوزخ میں نہ دیا
 لب و لہجہ میں کی دوزخ میں نہ دیا
 زلف ہر ہن میں کی دوزخ میں نہ دیا
 لب و لہجہ میں کی دوزخ میں نہ دیا

بعد فا جو لائے فاصد جو اب تائب کا
کرو چھوڑ دینا مانی تو ہے غنچنا تھا
میں کے لیے کتب خانہ لایا جو ضم کر دین کا
بیکر کا دل آتی ہو جو بیکر کو اس وقت
جائیے بین اُفت کے کان گانوں سے
اسے جن کا

رضوان ہیں جو روکے گا چلائیے تاک
 کیا آفتابِ حشر کی گرمی سنائے گی
 بادِ خزانِ ظلم سے ربّ غیور نے ہائے
 ہوتے نابِ خلق تو ہوتا نہ کچھ بھی خلق
 خوفِ کھوارِ پرِ قیامت کا کچھ نہیں
 دینے کے ذائقہ توں پر اسی سے نظر نہ کی
 نورِ شید آسمانِ نبوت حضور ہیں
 کس سے مثال دیجیے ایسا وہ کون ہے
 عصا سے کون بن سکر گویا نہ حشر ہے

جاسنے وہ ان کو بہن یہ غلامان مصطفیٰ
ہم بہن گے زیر سایہ دامان مصطفیٰ
تاریخ کر دیا چمنستان مصطفیٰ
دو لون جہان بین بندہ جہان مصطفیٰ
جو امتی ہیں تاج فرمان مصطفیٰ
سب نعمتوں سے سیرتھے مہمان مصطفیٰ
موج شرف ہو گوشہ ایوان مصطفیٰ
برتر تر ہو سب سے بعد خدائشان مصطفیٰ
ہو گا کما جائے تاقہ من دامان مصطفیٰ

ہو گئے رہا نصیب ہمارے بھی امر قلوب

دیکھیں گے ہم بھی مرقدِ ذیشانِ مصطفیٰ

سودا ہوا ہے جب اس نے لف پرشکن کا
بازار گرم کیونکہ ہر دم نہ ہو سخن کا

ماہرِ سیہ بنا ہر سنبلِ مے چمن کا
آتشِ زبان ہر اک کُنبِ مے چمن کا

۱۵
 چو چای بدین بنین چو آواز ده در دهن
 جانی بر جان شیرین عشق زبانه بیک

پہلے میں نے سوچا تھا کہ اگر میں اس کا جواب دیتا ہوں تو میری طرف سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ میں اس کی بات کو سنا ہے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بات کو سننے کے لیے اس کی بات کو سنانا ہی کافی ہے۔

سیکر مولک ہن لکھنم قرآن وحدیث
 بیڑی س رہنہا کی کر کرتا بھیجے نہ لداو
 دوستان انقضی پر نار دوزخ بہر حرام
 کیم جار می سرکار انس پر کیو کچھ نو
 لکھی ہر تصویر کا آئینہ غور شد فلک
 ٹپٹے بعد بچکانہ وظایف کچھ نہ ور

ملے حق ملے بنی بر عین ملے بو تراب
 مشعل اویقین ہونقش پنے بو تراب
 اک کا قیصر حبت ہو ملک بو تراب
 وقت کا اپنے سلیمان ہر گد ملے بو تراب
 کرتی تھی کس زمین بائین ملے بو تراب
 کیجیے نعمت محمد اور ثنائے بو تراب

روایف	انکس ہر یہ دعا اللہ سے ہر دم فق نخش دینا ہر روز غیر برائے ہونرا ب	یہ موصدہ
-------	--	----------

ہنگوازل سے چمک غم نصیب
صخر جو ہنگو بھرتان کا نصیب
مے کنی فاکس کی بیٹہ شہ علی کنی
ختم میں نکار یہ ہر سب انداز لبری
بھارت نے اور کرونگا سوال و حل

[illegible]

نوشانی که برپوشانید برپایه برپایه برپایه
غریب کیونکه برپایه برپایه برپایه

کمال ضعف سے یہ درد لب ہوا ٹھہر
قلوب فارے جوانی قلوب نساہ شباب

<p>مستحق دار کے پھانسی کے سزاوار ہیں تھے چار محبت کے برآئیں میں سب یہ حسیناں جہان نام کو دلا رہیں سب اپنے بیگانے مرثیہ شکل سے تیار ہیں سب ہر علم سیران قفسِ ناز گفتم کہ ہیں سب تیری حد تک مگر کافور و نیل نہیں سب یہ زبان فی ہی فقط آپ کا اقرار میں سب قابل اس آبلہ پاؤں کے میرے ظاہر میں سب کوئی خوف نہیں یہ غیب کے اسرار میں سب</p>	<p>عاشق شکر گوشت خیرے لکھنا کہ ہیں سب پاسِ طبیب کو چراو رنج ستارہ میں سب دلہ بھی کبھی نہیں طرز نے وقت اصلاً اتج صورت ہر محبت میں تجلی ای جان ظلم صیاد ہسلطانی کیا یک کیو مکھر حسن بیکٹائے دو عالم توڑا ہی ہو دوست ایک بھی نہ دل لیکے بنائیں گے مضبوط نہ زبانی سے ہیں محبوبین سن لیتے نہ پڑ و فکر دامن و ذکر یار میں تم</p>
---	--

۱۰۰

ساری دنیا غم کی آگ میں جلا رہی ہے
 بس تو ہی ہے جس کی ہر طرف سے دعا ہے
 بس تو ہی ہے جس کی ہر طرف سے دعا ہے
 بس تو ہی ہے جس کی ہر طرف سے دعا ہے

دل نہ لے کر مگر میں ہوں غمخوار دل نہ لے کر مگر میں ہوں غمخوار	دل نہ لے کر مگر میں ہوں غمخوار دل نہ لے کر مگر میں ہوں غمخوار
--	--

عزم سفر تو لگا عدم کا ہو اے قاتل کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلے زار اے آب	عزم سفر تو لگا عدم کا ہو اے قاتل کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلے زار اے آب
--	--

دشمن جان میں سے شمع پر زار اوست کہیں شیریں ساحلین تو نظر آئے کوئی سیگتا ہی نے پس قتل اثر دکھلایا دل جو دینا تو حسنین کو سمجھ کر دینا ابھی کچھ قدر شباب کو اے جان نہیں شجر ظلم نہیں چھوٹے پھلے دکھا بن میں تندی تاج معشوق بہت ہے	تشنہ خون گنگا میں جلا اوست اب بھی سونے کو درجہ میں فرما اوست فوج کے مجھے رو یا مرا جلا اوست عشق بازی کی بری ہوتی ہر اوست تو بڑے درمیں دن کیجیے گا اوست جو مجھ پر نگر اے بانی سید اوست آدمیت نہیں جنہیں دیر زار اوست
---	---

۵۵

یہاں اوست میں ہر طرف سے دعا ہے
 یہاں اوست میں ہر طرف سے دعا ہے
 یہاں اوست میں ہر طرف سے دعا ہے
 یہاں اوست میں ہر طرف سے دعا ہے

دل دریا میں بہاؤ ہے
 دل دریا میں بہاؤ ہے
 دل دریا میں بہاؤ ہے
 دل دریا میں بہاؤ ہے

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔

اس شعلہ کے دیکھو جاگ لگی رہی فرقت میں جگنو نیند نہ آئی تھے بغیر یہ تھیاریا میں تھا حال صبح تک اسد رمی نہ کی کہ نہ کھجیا یا ایک پھول وہ خفہ نجات نہ لکھی تھی صبح تک میں تہ ترسیان جو شربل وصل کو فر تم تو نام روز بس عیش میں کرو سہ کھکے سو گئے تھے کل ہر جان سپہ تم آن برفکے دھیان میں یوں نہ صبح تک بیدار نجات تھے سوا ہر جان میں کون	مانند شمع کافی ہو کر تمام رات ٹوٹا کیا میں فرش پہ دن بھر تمام رات باہر کبھی کھائیں کبھی اندر تمام رات چو کوٹکا پینے سے جو زیور تمام رات پیتا یا اس مڑ کو جگا کر تمام رات کیا کیا جلا ہو چرخ سنگر تمام رات ترہ پا کر یہ عاشق مضطر تمام رات تحمہ دھرا ہا ہوی ل پر تمام رات تین تین کھنچی رہیں گے سر پر تمام رات سوئے نسل میں یا لکے کر تمام رات
---	--

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔

۵۴

ابھی نکالیں دل کے سب بان اے قلق صحبت جو یار سے ہو یہ ستر تمام رات	میں کیا تھے بھی ہوں سوا ہر رات
--	--------------------------------

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔
 میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک اور بات ہے۔

روایت

[illegible]

دو دفعہ بخت بن بیا جو ساتھ بھی زیاد
 لہا جو صل میں سورہ ایک پیڑ پھر
 مسافرن عدم مسطح عدم کو گئے
 ایک سینے پر منہ لٹکائے منہ خد گھو
 سوال وصل کپڑا سے خاک کے حجاب
 ایک منوتے تھے اس گل لہا تھ جس ہلو
 بھی کمال ہی اٹھ ہو وہ بت کم سن

روایت یہ آرزو ہو قیق کر نصیب ہو تب میل
پٹ کے سوئے آج ایک ہی کروٹ

کرو یا دل سے بہین مورو الزام عیث
 خور و یان جفا کار سے اُلفت کر کے
 چیکے ہم سنتے ہیں جو چاہتے ہو کہتے ہو
 بندے اللہ کے پامال مجھے ملے ہیں

وہ جھلکتے نہوے ہم ٹپے بزم عیث
 بے زبانو کو دیا کرتے ہو دشنام عیث
 بے زبانو کو دیا کرتے ہو دشنام عیث
 اے تو فتنہ بجا کرتے ہو ہر کام عیث

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جوت کو چون بر کو را چنی مغرب
چنگ نگاه نازک ز غمی جو را علاج
عذاب لب بر لب و عشق کا زور را علاج
و در نه عشق کا زور را علاج

جوت کو چون بر کو را چنی مغرب
چنگ نگاه نازک ز غمی جو را علاج
عذاب لب بر لب و عشق کا زور را علاج
و در نه عشق کا زور را علاج

جوت کو چون بر کو را چنی مغرب
چنگ نگاه نازک ز غمی جو را علاج
عذاب لب بر لب و عشق کا زور را علاج
و در نه عشق کا زور را علاج

دو خفته نخستین که جنگل گنجی سب

دو کھانہ خواب عیش بھی ہنسے سوائے رنج

فرقت میں ایک فاقہ سیرم کی قلق

چورنگ دل کو کرتی ہر تنہا جھلے رنج

بیزار عشق اور تو سب کر چکا علاج
جز وصل یا راور ہو بیفائدہ علاج
آئے تھے کر نکو تیرے دیو نیکا علاج
کیا کیجیے معالجہ شرم چشم بار
بہر عیادت آئے تو ہر اہ غیر کے
کیونکہ کھو کھو امید شفا تو نہیں مجھے
اکنہ ہمارے جان ہی لیکر یہ جائیگا
اجاب میسے ہوش کی اپنے دو اکرن
خود سر کمال ہو دل دیوانہ ناصحا
جانہ مرض عشق کو ہوتے نہیں سنا

باقی فقط ہر اک ملک الموت کا علاج
درد غم خزان طیب ہو ہر لا علاج
اپنا ہر اک طیب کو کرنا پڑا علاج
کرنا ہو کون ز گس بیار کا علاج
اپنے مریض عشق کا اچھا کیا علاج
عسی کر گئے عشق کے آواز کا علاج
درد و جگر ہمارا طیب ہو ہر لا علاج
ہوگا طیب سے دل بیمار کا علاج
ایسے جنون زدہ کا کر کوئی کیا علاج
کوئی کر سکا کیا مرض الموت کا علاج

جوت کو چون بر کو را چنی مغرب
چنگ نگاه نازک ز غمی جو را علاج
عذاب لب بر لب و عشق کا زور را علاج
و در نه عشق کا زور را علاج

۶۱
نکاح عشق

نکاح عشق کا زور را علاج
و در نه عشق کا زور را علاج

چہرہ تازہ ہوا جیسے صبح عارض کا
 صفائے دل تھے حاصل ہو ہمد غافل
 ہمارے قد حیدر اس کرتے ہیں کہ ہمیں
 وہ آفتاب بدن ہر جو جو ہری دکھ
 بہانہ کر کے نہ آیا اندھیری اوقن کا
 کھلیا سنگ کا بھی آہٹ کے بہ جائے

ہمیشہ چاک گریبان ہا بھر کی طرح
 سنان غنہ چھپے جب گھر گھر کی طرح
 کمال عشق پہ ہر نازی ہنر کی طرح
 تھے پسینوں کے قطرہ کو بے گھر کی طرح
 وہ ماہ پر وہ شب میں چھپا سحر کی طرح
 اگر اٹھائے وہ صدمے جگر کی طرح

جنوں ہوا جیسے صبح عارض کا
 صفائے دل تھے حاصل ہو ہمد غافل
 ہمارے قد حیدر اس کرتے ہیں کہ ہمیں
 وہ آفتاب بدن ہر جو جو ہری دکھ
 بہانہ کر کے نہ آیا اندھیری اوقن کا
 کھلیا سنگ کا بھی آہٹ کے بہ جائے

خیال رنگ طلائی کو یار جانی کے
 جگہ دھمیل میں قلعہ بین حب کی طرح

ہر تاب شب میں گان حیدر آفتاب صبح
 پوچھو یہ حال شب نہ کچھ اضطراب صبح
 گر یار ہوئے حال چشم پر آب صبح
 وقت سو گران ہو مسافر یہ خاک صبح
 تار شعاع مہر بنے ہن نقاب صبح

چہرہ تازہ ہوا جیسے صبح
 صفائے دل تھے حاصل ہو ہمد غافل
 ہمارے قد حیدر اس کرتے ہیں کہ ہمیں
 وہ آفتاب بدن ہر جو جو ہری دکھ
 بہانہ کر کے نہ آیا اندھیری اوقن کا
 کھلیا سنگ کا بھی آہٹ کے بہ جائے

سوز و غم
 ہر تاب شب میں گان حیدر آفتاب صبح
 پوچھو یہ حال شب نہ کچھ اضطراب صبح
 گر یار ہوئے حال چشم پر آب صبح
 وقت سو گران ہو مسافر یہ خاک صبح
 تار شعاع مہر بنے ہن نقاب صبح

چہرہ تازہ ہوا جیسے صبح
 صفائے دل تھے حاصل ہو ہمد غافل
 ہمارے قد حیدر اس کرتے ہیں کہ ہمیں
 وہ آفتاب بدن ہر جو جو ہری دکھ
 بہانہ کر کے نہ آیا اندھیری اوقن کا
 کھلیا سنگ کا بھی آہٹ کے بہ جائے

کتاب الفوائد فی معرفة العبد لربہ
فصل فی بیان صفات العبد الخیر
الذی یجوز له ان یشاء ان یموت
او حیث یشاء ان یحیا

گردن شباب میں نہ گُفت بنانِ ناصح
 میں کس طرح گردن پاس مہمانِ ناصح
 ہاے سامنے کھول لگا کیا زبانِ ناصح
 کہ لعلِ عشق اگر پختہ ہو عیانِ ناصح
 بزمِ گنجِ حیرت اُڑا دو کھادھیانِ ناصح
 کچھ آج کلِ بزمِ بہت ہمہ مہربانِ ناصح

خدا یف ہو کے تجھتا انہیں تعجب ہر
کرم کیا ہو غم عشق نے کے دلیں
ہر آپ بند کیا کرتے ہیں ہزار و نگو
بتو کھا کلمہ پڑھے تو ابھی ہمارے طرح
میں وہ ہوں عاشق دیوانہ کر گئے کی بنا
کہیں ہمارے طرح یہ بھی چھن گیا شاید

اے غرض یہاں سے بھی عجیبی یاد دہانہ دم آن پڑی
 انکار نہ تازہ ہوں غرض ایسے میں رہا نہیں
 کہنے ہیں طبیعت کو میری اہل سخن ہوں
 جیسے وہاں جہتدار اس زندہ خست ہم گشت

قلع نہ حرفِ نصیحت زبان پہ لائے اور پھر
جوسُن لے میری محبت کی داستانِ واضح

روایف

کیونکہ نہ یہ علی گڑھ میں ہوں نہ ہمتی شہر
کچھ بھگت نہیں اسے غرلاں غن شہر
کچھ گھٹ ہی میں جاتی ہر معلوم میں
ان شہر میں انوکھا ہر انداز سخن
پیر میں جو ان کی طرح ہے وہ ان شہر

ان شعلہ خنکاکا ہر اک عضو بدن میں
آنکھیں تھی فتن کی ہرل وغیرہ پیش
شیشے سے عیان و خضر ز کی ہر شرا
و دھوئین کی دیتے ہیں دل لاکھ بکھے چین
در پر کہن بہت ہاتھ نہیں لگتی ہر کہن

[illegible][illegible]

از روی سینه جگر جانی و زبانی
 نه نیند آتی بهر جگر نه موت آتی ہو
 محاسن اس نال سیر حرم کو دکھا و گئی
 نری گلی مین جو عاشق کمان فسر ہو
 یہ حسن کی سیر مبارک ہو چھ سیر فیکو
 جلائیو نہ اسے اسو فرغ آتش گل
 خیال اف مین ہو کہ ملا جان فریاد
 الہی نمی نہیں عاشق کی مہربان فریاد
 پیادہ روند کانا نہ ہو پاسبان فریاد
 یہاں قفس مین پروردگار نشان فریاد
 کرے غلے مرغ چمن بہر اشیاں فریاد

[illegible]

[illegible][illegible]

Handwritten text in a cursive script, likely a signature or a list of names, written diagonally across the page.

سخت جانی میں رکھا تھا لیکن ضرور
 عشقِ رنگ پر چڑھ گئے ناز بہا آئے نہ
 نہور نہ گئے نہ ہر تہا جو صفا دیکھتے ہیں
 بیخبر ہیں کیا عمر پہ پہلے ہیں تیرے چلو گز
 ی تو کبر و تکبر سے پر خدا کو کیا
 اور نہ کیے نہیں پھر چو کہتا ہے تیرے کو گز
 (۱۰) تو کہہ دے گی خدا کی انین سے تہن

۱۰۰

<p>شہد و شہرین گھنٹی است سوا الفیض درج ابد لہ عاشق کا کیوں کر منہ غریز چو چٹ نوبان رخسرم بکایت غم کو فخر پس کی بات یا جو میں نے نشیب مال</p>	<p>بحون بلو لب شیرین بکری الفیض ہوتا ہے تیرے ہر کھیل پہل نیا ہر زید غافل ہر کھیل ہی کھیل تیری تھوڑا کا لہذا شیرین کے کھیل کو تیرے پانی سوا الفیض</p>
---	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ سب کچھ ایک ہی بات کا مختلف رنگ ہیں۔
 اگرچہ لفظوں میں فرق ہے مگر حقیقت میں وہ ایک ہی چیز ہیں۔
 اس لیے ہم ان کو مل کر دیکھیں تو سب کچھ ایک ہی تصویر بن جائے گی۔
 یہ سب کچھ ایک ہی بات کے مختلف پہلو ہیں۔
 اس لیے ہم ان کو مل کر دیکھیں تو سب کچھ ایک ہی تصویر بن جائے گی۔

روایف درود کو قلیق آرام ہوا دیکھتے ہی
 نامہ لایا نہیں قابہ کوئی لایا تو نیر

اے خدا ہی میں تجھے ملے کو رو مبارکی جان شرمہ چشم سیاہ پر ہر نامہ دیکھو عباد کی جہت بہت کچھ اسکا اعتبار میں ہو فاسو یہ ہر کام دید سانس اس شکاہ کے پھر ہر دوسری پراس کی قدم مانے لگے خواہاں نقد ہوش میں وقت حوالہ کہ ہو پین ہر جگہ لکین کی تپہ آٹ عید انگنی میں ایک ہر تو دور نہ ہو دیکھا جو پھر کے لے لکین جھپک لکین اس تر کو خطا کبھی کرتے نہ انین	یہ دکھائی ہوئی ہر بات میں آہ پر رکتی ہر بار دھیا لے تیغ نگاہ پر میری لڑائی ہر اس کے کرم کی نگاہ پر نازن نہو جو زن میں کی چاہ پر یوسف کبھی چٹھے نہ کسی کی نگاہ پر طاووس کبک لے ہین کچھ کو رو پر جرمانہ لے ہوتا ہو یاں دہو خواہ پر سوچ مگنی لگی ہوئی ہر دے ناہ پر صدقہ ہر مرغ دل ترے سر نگاہ پر جلی کا شک ہو مجھے اسکی نگاہ پر عاشق اثر ہو درو رسیدہ کی آہ پر
--	---

۶۹

اس میں ہر بات ایک ہی بات کا مختلف رنگ ہیں۔
 اگرچہ لفظوں میں فرق ہے مگر حقیقت میں وہ ایک ہی چیز ہیں۔
 اس لیے ہم ان کو مل کر دیکھیں تو سب کچھ ایک ہی تصویر بن جائے گی۔
 یہ سب کچھ ایک ہی بات کے مختلف پہلو ہیں۔
 اس لیے ہم ان کو مل کر دیکھیں تو سب کچھ ایک ہی تصویر بن جائے گی۔

ہوں کر مائے پتھر حاتم زرعہ جان پر
 اکایا عطر حبس ہننے لب گین جان پر
 نہیں یہ مجھ پر موقوف کچھ موسیٰ مران پر
 کہیں جاپتی نہیں دہا ہی پاکشنین
 ریاض کسے جانان بل شرازد کے دیکھے
 کیا قتل سنے جگہ کوئی کی قاتل کی آرش
 پس لویا ترہ پوگے کہا نک خوف کتا ہی
 تصور نہ ہلکیا و خشین کسے دے روشن کا
 ہمیشہ سب پر ہتا ہی گلستان جو دوش کا
 ہو بلے سے باہر کہ قدر شوق شہادت ہی
 یہ کس مہر سہر چرن نے لکھے قدم اپنے
 تھا رام کرنا جانتا ہوں جان نکو یگا
 ہین بس اس جہل سلطان قلندر شہادتین

خدا پرستت لیکنی بیدار سلطان پر
 تو گویا تل کھر چھکاتش بس بستان پر
 پیالے ہیں یہ بیضیا کفر و دوسان پر
 وہ نبلِ مدین کو رافہ ہونیں گے اعلان پر
 صفت میں شامی لکھے اوراقِ گلستان پر
 جمایا خون کارا لکھا کب پشمنیہ جہان پر
 کند آہستہ چڑھا بادِ مقرر جانان پر
 کہ عالمِ وادی امین کاہن اپنے بیابان پر
 کہیں بادِ خیزن چلتے نہ مچیں باغِ حسان پر
 چڑی جسمِ نظرِ قاتلِ نسی غمخیزِ عریان پر
 گمانِ مہرِ ہرزہ خاکی شہیدان پر
 کرگی ایک دن ریتِ بزمِ خرمینِ علان پر
 ہر اپنے نام کا سکے زر گنجِ شہیدان پر

17

بارہ کھواتے ہیں سفاک جو تلواریں پر
 خوش چہ لالہ و گل کا ہوا کسراں پر
 ابرینا ہو گھرا دور و گھلا گون ہر
 آدنی کرتا ہر کون رسے محبت تہی
 دیکھ کر ابرمی کتے سمجھیں وہ گھٹا
 خرمن ماہ پر اک روز گوگی بجلی
 چونک میں جب کہ یوسف کی ہوا سی
 کند کل چاکے کا نہ تھیں مٹنا ہوا
 آپ کو مد نظر ہو اگر آرائش قصر
 ابرو یار کا میریچ کے لے سودا کون
 سے نیار سے وہ اس بجی اھر کرتے نہیں
 جلوہ گر ہوتا ہر وہ مہر شہا میں جب
 آنکھ لڑتے ہی لگے مینہ لڑنے چرخان

کیا چڑھائی ہو محبت گنگاروں پر
 آنکھ پھر آبلوں کی پڑے لگی خاڑوں پر
 گرم پیر خرابات ہو میخواروں پر
 نقش جب گے کی جا ہوتا ہنساؤں پر
 نقش ٹاوس کرین باغی دیواؤں پر
 گر ہی نور رہیگا ترے خساروں پر
 چڑھ گئے لاکھوں بشر کو ٹونہ دیواروں پر
 چڑھے پھرتے ہیں جو لوگ آج ہو دیواروں پر
 میری آنکھوں سفیدی تھپتے دیواروں پر
 کہ کا قبضہ ہوا ان پر بہتہ تلواریں پر
 نازہرقت کیا کرتے تھیں باؤں پر
 چاندنی دھوپ نغز آتی ہو دیواروں پر
 آنکھ لڑتے ہی لگے مینہ لڑنے چرخان

۴۳

مستان نین از کین و سیاه سار
 با کهنه چو بختی بختی
 چو بختی بختی بختی
 چو بختی بختی بختی

جان پنی دی جواک بتا شعلہ عذرا پر
 کیا شہد ہر عند لیبا جھکے کے جو بخت
 شمع و فاپہ جو ہے پردانہ عمر بھر
 کیونکہ نہ انین چھوٹ ہے ام جو بخت
 شان سکی دیکھو بس دل شیر اپنین
 دگی کشش سے ہوئے ہین یہ سیر مطیع
 منظور ہو کہ کیجیے در پردہ و دیدار
 یون ہو جو غم دل شد اپہ چرمن
 شبنم سے قطرے دیکھ لاسے پہ کچھ ہم
 وہ ناتوان ہون بعد خفا ہے مور کی
 ڈالی نہیں ہر اس ل خوشی پائے کھ
 جو شہرہ وہ پھر دل حق کو کو کرے زمین
 اک طور پر قلع نین ہتا مخرج بار

پر دانوں نے چڑھائی چراغی مزار پر
 میں ایک اس چن میں مون بھاری ہزار پر
 گئی کے چراغ جلتے ہین اچھے مزار پر
 پر والے سالے آبلے ہین شمع خار پر
 مجبور کر دیا ہین اس اختیار پر
 منطس پہ منحصر ہو نہ کچھ مالدار پر
 ہمار نظر چڑھائیے لکے سار پر
 جسطح دوڑ آتی ہو تقصیر وار پر
 پھلے چھپے ہین لکے دل داغدار پر
 زیر زمین بھی ہو پچی دھک جزم دار پر
 چھوڑا جو شاہ ساز ہرن کے شکار پر
 منصو کو دوبار چڑھانے ہین ار پر
 دو پرین مہربان تو غصہ ہر چار پر

مستان نین از کین و سیاه سار
 با کهنه چو بختی بختی
 چو بختی بختی بختی
 چو بختی بختی بختی

مستان نین از کین و سیاه سار
 با کهنه چو بختی بختی
 چو بختی بختی بختی
 چو بختی بختی بختی

۵۶

مستان نین از کین و سیاه سار
 با کهنه چو بختی بختی
 چو بختی بختی بختی
 چو بختی بختی بختی

[illegible]

اب تک گرم بعل کرنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آہو غی فسلق فصل زمستان سرید

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

احوال و مشورت از آقا محمد باقر
 که در کمال حسن و کمال کمال
 از قریبین و نامی است در میان
 از هم می بیند و نه بین او و دیگر
 بس است که در کمال کمال کمال
 حاج خدا کو کمال کمال کمال
 باز نیست از کمال کمال کمال

میری طرف سے ملین ہیں ہر گن ہنوز
ہوتے ہیں شام کے ستار ہنوز
باقی جو کچھ ہیں غرض آشیان ہنوز
ہو سونپ پھینے ہیں علم ہی زبان ہنوز
اک شور ہر زمین سے آسمان ہنوز
کس غم کے سوگ میں ہر آسمان ہنوز
باقی برائے نام ہیں کچھ کچھ نشان ہنوز
آباد و بخت ہیں سر سبز بان ہنوز
قاتل تپ رہے ہیں تھے نیچان ہنوز
پانی جگہ کہیں نہ پڑ آشیان ہنوز
خونو کی طرح چھوٹی ہر خان ہنوز
نامہ زبان مرا ہو اہر بان ہنوز
کھلیں ہر چپکے تین ہر غبان ہنوز

٤٩

۱۰

[illegible]

دو عاشق جانا بنوں کجیاں پہیلوں
پہنہ رفته تری لفته دل تلکے توں کو

ہر رنگ کی صحبت میں قلوب میٹھے شبنم
بدلانہ طبیعت کا گم غم بھرا انداز

کسی یہ اطاعت الٰہیہ چاہے چند روز
 رہے تو بخود مدین جگہ دی تو کیا ہو
 سدا بھی دوانہ کرو آتی ہو بہار
 پھر استان لیلی و مخون کبھی نہ بھائے
 منہ لگ گئی تھی و خسر ز کئی سابقہ
 ہم بزم ہکوار سے ہے نہ دیگا چرخ
 بے یار زندگی مری کم سو سے نہ تھی
 حلقے پر ہی جالوئے تھے تہ ابدن
 ہمارے ہوتا صافی گل مے یار غیر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

از این که در این کتاب
 نوشته شده است که
 این کتاب را در این
 کتابخانه است

یون تو حسین اللہ ہوں ہن دار حسن مین
 اک بت پوٹے پٹے ہن اوشج برہمن
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام

ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام

فرقت مین ڈھونڈتے ہن لگم شدہ قلع
 ہنکاو مین اپنے کرتے ہن غواہ کی تلاش

مسل فلک ہونے خدایا ہن سست ہن غلام	ہو آفتاب شمسہ یوان میفروش
بمشید اسے کین قہر ثانیان میفروش	جام جان نا ہو کہ دکان میفروش
ظاہر اگر ہو رعبہ عرفان میفروش	دو عطا ہون منبر نشیہ خان میفروش
زنجین گلا ہوئے ہو دکان میفروش	پچو لا پھلا سے پگستان میفروش
ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	بنت عتب مجھے قسم جان میفروش
عظ ہو زمین صاحب کیفیت ایک ایک	کیا پوچھتا ہوں حال میدان میفروش
ہو ووریم مست پر حسین لوگ خطبہ	ہر دے مین چاہیے کان میفروش
کیا اسکے آگے عقل فلاطون خرمین	وہ بھی تھا ایک مغل دستان میفروش
صحت باخیر ہو تو وہ کھنڈین اٹھائین	فانی و مختار بن شہنشاہ میفروش

سودہ خدیجہ
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام

ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام
 ہونے خدایا ہن سست ہن غلام

[illegible]

کوئی مے کوئی جیے پر ولائے سنیں

روایف سانی کا لطیف دیکھنے کے لئے میں جگہ کے غیر
کرنا ہوا آج کل قلع بادہ خوار نیش
صاد و عملہ

<p> یسا دمیرا اس تمام اچانے قصاص شیرین کو چاہیے تھا یہ تیشے سے چھتی کر کہ جو یہ وقت سے تھا بے برابری برسوں طالع دیکھا جو دم بھر کی عیش کا لب پر وہاں غم طرک کے یہ شور ہر خصل مبارک تھی پہنائیں گریان کو کس سے چین اٹھو لو کہ چھینک دے انصاف کو نہ پا نہ تھے وہ بلخان اگر </p>	<p> بائبل کا کون لیتا ہو صیغہ قصاص کس جرم کا لیا سر فراز قصاص لیتا ہوا رہ اسلئے شمشان سے قصاص لیتا ہو سانہ لیا شاد سے قصاص کوئی نہ لے مرا کمر خداد سے قصاص لینا لہو پر خون مجھے حلال سے قصاص لے فاختہ کے خون کا شمشان سے قصاص لے خون عیسیٰ کی صیغہ سے قصاص </p>
--	--

بے بھماکے کرنا ہوں مہر و فاسق
کیا لون میں اپنے باقی یہ اس قصاص

[illegible][illegible]

ایسا جان لیو کون اور کون سا مرد جان
 عیسیٰ کے پاس ہی کوئی اسکی دھڑن
 اور وہ سالہ کاغذ کو لپیٹ کر کیا کبھی
 آؤں۔ وہ جان کوئی دیکھا جھلس پڑا
 قبر پر کیا سچ ہی ہے کہ قبر میں جواب
 دینا ہے شوق سے تھے جو ملے اسے طالب
 کار اور عشق سے دل کو کہاں ہے
 واقف ہیں ہم تیرے آزار عشق سے
 افسانہ کے کاغذ کی دوا ہو جس دوا
 کیا کہ آتش کج نکلتی ہو جان نثار

سایہ جو کوئی یا کہ چھپتا ہے بارش
کتنے ہیں بلکہ عشق وہ ہے سو کا مرض
تو بھی جھوٹ بولے گا جو کیا مرض
اگے ہمارے دل کو تو ایسا نہ تھا مرض
تیرے مریض عشق کا جو لادہ مرض
تھکا روگ ایک تو یہ بواؤں کے مرض
صحت سے بھی غریزہ کچھ بہاؤں مرض
بے گور کے جھنڈکے تیرے جانا کا مرض
جاتے ہوئے بھی نہیں دیا اتنا مرض
اس عشق کا جو سب شے روا مرض

دل کو جو ہر سے الفت عارض ہے عارضی
ایسے خلق رسا ہے کسی کا سدا مرض

شیر خورشید به الی و فرز و الی عارض

اسے تم خطے رہیگا نہ جمال غاض

یہ جان لیوین، دل کو تھکا ہوا جان
 عیسیٰ کی ساری کوئی اسکی دھنیں
 وعدہ وصال کا نہ کوئی پھر کیا کبھی
 آہ و بھائی کوئی دیکھا جس پر
 قہر کیا سچ ہی کہہ رہا دین جواب
 راز پر شہوت سے جو ہے اسے اسباب
 کار و دروغ عشق سے دل کو کمال ہے
 واقف ہیں ہم تیرے آزار عشق سے
 اندیشہ کے عارض کو دوا ہو جس پاس
 کیا کیا ترن کش کھنکھاتی ہر جان زار

دل کو تھکا ہوا عارض ہے عارضی	ایسا ہے خلق سب کسی کا سدا مرض
اسے تم غلطے رہیگا نہ جمال عارض	شیر خورشید ہے اک روز والی عارض

سایہ ہو کوئی یا کہ چھپتا ہے مرض
 کہتے ہیں کہ عشق وہ ہے موت مرث
 تلو بھی بھول بولے کا ہو کیا مرض
 اٹھے تھکے دل کو تو ایسا ہوا مرض
 تیرے مریض عشق کا ہو لادہ مرض
 تھکا ہو گیا ایک توبہ ہوا دوسرا مرض
 صحت سے بھی غریب کبھی ہے دامن مرض
 بے گور کے جھڑکے تیرے جا بجا مرض
 جاتے تھے کہیں نہیں ایسا نام مرض
 اس عشق کا ہو سب شے دامن مرض

ساقی کی برقی کی ناز و داد اور غم و شرم و کین کا کافور
 پیر مرغان کی دوش کا کافور
 کیا وصف پرشمار کردن اس کے سانس
 زلف سے فقط غنچے ایک آنکھ کا کافور

یوں اہم علم ہوئی باجھت بند لنگ
جلنے سے سوز عشق میں پروا نہ کہ حصول
اُس شعلہ کی دیکھ جو عاشق اُردیاں
بین جل باہوں گسختِ روشن کی این
جل جلکے ایک تین طو کی عدم کی ام
اک شک گل کے بزم میں بھرتا ہوا ہرگز
اس رُعبہ ہو نہیں آئے تو خون سے
شعلہ کی طرح عاشق آتش بُبان ہو نہیں
پروا نو سے یہ کرتی ہو ہر بار گریبان
ایسا فروغ آتش صن صنم کا ہو

محسوس ہوا کہ اس نے نقش اپنے شمع
پر تو کاشانی اُدھر کو لگا لے شمع
پر دیا تو گونہ اپنے کبھی نہ جلانے شمع
مچھوڑ کر جلے سامنے کوئی نہ آئے شمع
سیکھی حق یار میں نہ فاما پائے شمع
بادِ سموم چلتی ہو گئی ہو جائے شمع
ظلمتِ کد یہ میرے وہیں بجاک جائے شمع
میرے جو مٹھ جڑے تھہرت کھائی جائے شمع
محفل میں لائے نہ زخمی ہو کر کھالے شمع
چاہے تو اپنے شمعِ مرنے سے جلے شمع

کرتی وہ سوز غم سے قلع کیا برابری

عاشق کی طرح دل و دشن توڑ کر شمع

ہاتھ سے اپنے گروشن کے وہ حور شمع

روشنی پیا کہ مثل چراغ طر شمع

64

[illegible]

چھ پر نہیں تنگو کئے بار بار چرائی
 خاک کے گھر میں جلاتے ہیں اور نگار چرائی
 جلے نہ سانسے کھلے کے زمینہار چرائی
 جلاؤں اگر سر تر تریب ہزار بار چرائی
 شرفاوت میں خاک کی جو گلسار چرائی
 ہو جسے گرمی کی آون میں توار چرائی
 حریر شعلہ کو کر ڈالے تار تار چرائی
 جہلہ نقاب تجھے دیکھے اور نگار چرائی
 جھٹھے جو بھول میں سمجھا ہر شکبار چرائی
 دیار سن دل افروز کا ہو یا چرائی
 جلاتے ہیں سر عام اپنے مالہ چرائی
 ہو امیں اٹھتے پھرین صوٹ شرار چرائی
 خدا ہو شمع تے چہرے پر نثار چرائی

جو دیکھے تجھ کو تو ایسا ہو شرمسار چرخ
 کہ اپنے داغ محبت سے دل مرار و شن
 حضور زلف صنم سوز داغ دل سے کیا
 وہ دل بچھا ہوں کہ روشن کسمی ہنو برگ
 سموں آہ لے گل کر دیال سے بھی ہلے
 جو دینے تب عشق زلف میں دین شاق
 تمھاری لکھ سو وہاں ہو گل ایسا
 یقین ہوئے چکا چونکہ تب بھی میر طبع
 بہا بھی میری نظروں میں ہر خزان شبنم
 فروغ شمع خونین نہ کیونکر اسکا ہو
 نشان دولت الفت ہر داغ میرا
 شبنم بھر وہیں جو آہ گرم کوئی
 وہ نور حسن ہو تیر کہ مثل پروانہ

[illegible][illegible]

شعلہ کے حضور سب روشن تھا بزم پر
کرتا ہمیشہ شمعِ نوح یا رکویان
لالہ اکاچمن مین تو محکوب یقین ہو ا
اسہو نے داغ و لکھو نہوتا تھا کچھ فروغ
انگشت شعلہ بہر شاد و تب بندہ کی
فانوس تپاک پر نے کیے تجلو دکھکر
اُس مہرِش کے پر تو ذرہ عذار سے
سمجھا مین و خیالِ ذوق اسکا دکھکر
بھڑکا یہ شعلہ حسن سراپاے یار کا
نارِ شرر نشان وہ کیا شب کو تجھے لوگ
بھلسا یا تھوڑا بھر کی فریبِ بون چل پڑ
اُس شمع رو کا گرم نظارہ وہو جو مین
ذوے کو آفتاب سے عوئے عمری

تج فرغ حسن بے مل ہو اچراغ
 پر دیکھو حلائی کے قابل ہو اچراغ
 روشن سر مرزا عادل ہو اچراغ
 روشن ہوین گھر کا بشکل ہو اچراغ
 شرب کے نور حسن کا فائل ہو اچراغ
 دیوانہ ایسا احو مکمل ہو اچراغ
 چہرین و کش مکمل ہو اچراغ
 روشن کوئی سرچھ بائل ہو اچراغ
 ہر رنگا فتلہ ہر اک تل ہو اچراغ
 روشن میان کو چہ قائل ہو اچراغ
 زبان بھی حلائی کے لئے نزل ہو اچراغ
 جگر حسد بیچ مین حاصل ہو اچراغ
 اُسے مقابلے کے بھی قابل ہو اچراغ

91

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script.]

خورشید حشر اینا اگر دیکھ پائے داغ
لاہ نہ ٹیکے داغوںے اپنے ملائے داغ
توبہ کا اپنی امن و سسے چھو لئے داغ
دست چھیلے چرخ سے داغوں پہ کھائے داغ
بکی بہار میں تو نیا رنگ لائے داغ
چرخستان نل نہیں کوئی سوائے داغ
دور در آئین خزاں کوئی اوٹکائے داغ
مشنج سامے خانہ دلمین دھکے داغ

باب پیش برپائی فرمودہ الہی اُسے
انین کہان یہ سنائیں یہ یہ چاہک
زادہ کو جو صحبت نہ انداز کی ہوس
دوم بھر یہاں بسر نمونی اپنی عیش
سینے کو میرے قحط لالہ نہاوا
سوسن سے اسکی جی بر سینے نہاوا
بھڑکا ہوا ترقش فرست کو سینے میں
بو جلوبہ اگر خیال رخ آتشین اگر

۱۰۲
 ۱۰۳

دل میرا اور بیل دلا نہ کا امر متعلق
دلین پیدا ہوا ہر باغ جہانین برائے دلغ

مرغبار آئیں ہو خاک کو سے بخت
ہر گئی محکوم جان میں بھی حسن بخت
ہزار در بخت ہو گیا ہر موم بخت

یہ انگلتا ہوں و عابا ہر گھٹا کو برف
چلا ہوں لیکے میں و نیائے آرزوئے بخت
نغمین و لمین تصور ہر زلف حیدر کا

ابھی چار سال پہلے میں نے ایک دفعہ
 ایک شخص کو دیکھا تھا جس نے کہا کہ
 میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جس نے کہا کہ
 میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جس نے کہا کہ

دوست کو صحبت اختیار سے اُٹے کہیں
 دلا وہ ترک جو یقین سے اُٹے کہیں
 یہاں میں نہیں ہے کسی کے گذر کا جو
 نہ میں نے کسی کے دل سے اُٹے کہیں
 کہ جن دونوں نے یہ تھا دوں گار سے وقت
 یہاں میں نہیں ہے کسی کے گذر کا جو
 یہاں میں نہیں ہے کسی کے گذر کا جو
 یہاں میں نہیں ہے کسی کے گذر کا جو

روایت

کیا ہوں زبان زبان خاشاک کا شوق
 زلف پر کھوں سخن نام نہاد کا شوق
 دینے سے جو قدر و منزلت دل پر کھام شوق
 دینے سے جو قدر و منزلت دل پر کھام شوق

<p>مول ہو مجھ دست کا دیوانہ چشم ساقی یاد کا کل میں شب ہجر سحر ہو کو کچھ جام سان حذر نہ کرتی ہو میں ملہم حال دوسری کا نہیں آکھ سے نکھاشید جان پا جاتا ہو دبا تو نہیں ہر دل مردہ تیری باز اجرت کا نرالا ہو چلن ہے غفلت کے لگے ہاتھ تو دکھلائیں مزا طوطی گلشن اعجاز ہر تیرا خطا لب وہ ہے غریبے تم اور حسین سے نہ لو چلنے والو نہ پیر رنگ جہان ناز کرے دل تو پر دانہ شمع رخ و لبر ہر مرا گلہ لبوس ہو کیا کہے عریانوں کو بنے تو سیکھوں کو دے تعلق پیا کیا</p>	<p>میں خجالت میں ہو جام پہ دینا عاشق تیرہ روزی پہ مری ہر شب بیدار عاشق جام ساقی پہ ہو کیا نشہ صہبہ عاشق کسے دیدار کا کرتے ہیں تقاضا عاشق اس تخلص پہ ہو بجا سہا عاشق تیرا دل لیتے ہیں بچ کے سودا عاشق مالدار و نہ پیرت ہو دل دینا عاشق ہمتو کیا دیکھیں تو ہوں حضور و مجا عاشق جو معشوق کی لیتے نہیں ہر لہر عاشق میں نہ معشوق کیسے کہ نہ کسی عاشق سوز حسرت ہو کے دے جگر کا عاشق کبھی ہوتے نہیں آلودہ دنیا عاشق کوئی معشوق گر اپنا نہ پایا عاشق</p>
--	--

کھلا جان غم سے کیا دہہ جو جام شوق
 حاصل سے کھلا جان غم سے کیا دہہ جو جام شوق
 کھلا جان غم سے کیا دہہ جو جام شوق
 کھلا جان غم سے کیا دہہ جو جام شوق

۹۵

میں خجالت میں ہو جام پہ دینا عاشق
 تیرہ روزی پہ مری ہر شب بیدار عاشق
 جام ساقی پہ ہو کیا نشہ صہبہ عاشق
 کسے دیدار کا کرتے ہیں تقاضا عاشق
 اس تخلص پہ ہو بجا سہا عاشق
 تیرا دل لیتے ہیں بچ کے سودا عاشق
 مالدار و نہ پیرت ہو دل دینا عاشق
 ہمتو کیا دیکھیں تو ہوں حضور و مجا عاشق
 جو معشوق کی لیتے نہیں ہر لہر عاشق
 میں نہ معشوق کیسے کہ نہ کسی عاشق
 سوز حسرت ہو کے دے جگر کا عاشق
 کبھی ہوتے نہیں آلودہ دنیا عاشق
 کوئی معشوق گر اپنا نہ پایا عاشق

میں خجالت میں ہو جام پہ دینا عاشق
 تیرہ روزی پہ مری ہر شب بیدار عاشق
 جام ساقی پہ ہو کیا نشہ صہبہ عاشق
 کسے دیدار کا کرتے ہیں تقاضا عاشق
 اس تخلص پہ ہو بجا سہا عاشق
 تیرا دل لیتے ہیں بچ کے سودا عاشق
 مالدار و نہ پیرت ہو دل دینا عاشق
 ہمتو کیا دیکھیں تو ہوں حضور و مجا عاشق
 جو معشوق کی لیتے نہیں ہر لہر عاشق
 میں نہ معشوق کیسے کہ نہ کسی عاشق
 سوز حسرت ہو کے دے جگر کا عاشق
 کبھی ہوتے نہیں آلودہ دنیا عاشق
 کوئی معشوق گر اپنا نہ پایا عاشق

دیکھیں کہ کھتا ہو بلند پایہ فی گردن کب تک
کیا بتاؤں تیرے کوچہ میں ہر کس کب تک
جذبہ لائیکا اسکو سر مدفن کب تک
باغخان سبز سیرگاہ گلشن کب تک
ہے یہ کاغذ کے پتھر کھینچے بدن کب تک
خرم ہے تیج کا ماند یہ گردن کب تک
سبز و آغاج صاحب لڑکپن کب تک
آتش ہر جلائے مرزومہ کب تک
جوش کئے ہیں یہ شمع و برہن کب تک

آخر اسی طرح مجھے ہونا ہر پامال و ادا
 اشد اٹھ جائے گا تو روح و سبکی باقی
 نئے فن سے عیان ہوتی ہو گئی سال
 صحبت نسل و گل کے جو عیش تو در پڑی
 اجناس شاملہ اس کی کجی کچھ حد ہو ضرور
 مینا ہے، جیسے سخن سے جگر کھجے مرا
 ہر سخن میں ہو کنا یہ تو ہر اک باقیں مرا
 سب کر گشت، منامری او ابر و صالی
 لو کہ نظر دین یا کہ عین دکھلا دے حال

اسلام کے لیے کافی ہیں
چلے رو بہ کی طرح ڈھونڈھیں گے دشمن کب تک

ہوتی نہیں زمین سے ہرگز بلکہ خاک
روئے کبھی تو آ کے پتھرا را سمند خاک

ہم خاکسار کو یہ ہوتی ہو پسند خاک
برباد اس معاہدے ہی روز چند خاک

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

دو نو لٹو کر چکا ہوں میں قائل لگا لگا
میں دلسے اور مجھے مل لگا لگا
بوسہ کا چشم لب کے ہوں اُن لگا لگا
خُسا روز لگا گئے ہیں اُن لگا لگا
سب سے چکے ہیں تیرے مقابل لگا لگا
وحد کے تیرے سب میں قائل لگا لگا
خُسا رازِ زمین پہنیں قُل لگا لگا
رہتا ہر جیسے دو کا ل لگا لگا
ہیں ایک مجھے دم کے قائل لگا لگا

میرے بھائی بلبل و گلِ سنہ چڑھیں گے کیا
 مکر و نفاق عشق سے مدتِ ناکِ با
 ناہو تمیز لذتِ باو ام و شہدِ مین
 اگر کسی کو دینِ سختِ مصیبتِ مین جانِ ہر
 کیا مہر و ماہ کیا گل و شمشادِ آئینہ
 بیکتا تو وہ ہر مومن و کافر بہودِ گہر
 پائے نگاہِ اہلِ نظر کے پئے مینِ نعل
 لگے تو ساتھ بہتے تھے ہم بالہ سانِ باب
 ملا دونا نہ وغیرہ و شوخی و کروی

تنبہ یہ تھا رکھنے متعلق نے مانا اچھے
کل ہر وقت سے سر مغل الگ الگ

بے بس ہزار اے مری داستانِ رنگ
کٹھائے شرم سے شفق آسمانِ رنگ

وہ تیرے وجود کو دیکھ لے سخت بتا کا رنگ

اب جی تو زمین پر درختوں کی جڑیں سے لے کر پتوں تک ہر شے پر خدا کا نام ہے۔
 اب جی تو آسمان پر سورج کی روشنی سے لے کر چاند کی روشنی تک ہر شے پر خدا کا نام ہے۔
 اب جی تو پانی میں مچھلیوں سے لے کر پرندوں تک ہر شے پر خدا کا نام ہے۔
 اب جی تو زمین پر انسانوں سے لے کر جانوروں تک ہر شے پر خدا کا نام ہے۔
 اب جی تو ہر شے پر خدا کا نام ہے۔

لاکھ بونہ دیکھئے مجکو یہ شک ہو
 ہستی کی ہم عدم میں بہت گم ہوتے تھے
 نیل نکھو نکھا ڈھلا ہونے دید میں
 صحر سے عزم کو چہ فاقہ ضرر ہو

لاکھی ہو میرے ایک درج وہاں کا رنگ
 دیکھا وہاں کے عجب کچھ یہاں کا رنگ
 سیر طور کچھ ہو کل سے تے بجا کا رنگ
 اب چند روز دیکھیے چکر وہاں کا رنگ

لاکھ بونہ دیکھئے مجکو یہ شک ہو
 ہستی کی ہم عدم میں بہت گم ہوتے تھے
 نیل نکھو نکھا ڈھلا ہونے دید میں
 صحر سے عزم کو چہ فاقہ ضرر ہو

وحشت سی دیان عجب انداز سے کیا
 مٹل میں جریا قلع خوش بیا کا رنگ

سوچیں کل عذار کی لباس اور لوگ
 اُس کے کرم سے تڑپے ہیں اس اور لوگ
 نام جنوں کرنے ہیں سواں اور لوگ
 ہو گئے اسیر غم و یاس اور لوگ
 ہوئے ہیں مضطرب غم فداں اور لوگ
 کھلے ہیں اسے دانتہ نہ لاس اور لوگ
 پوچھیں یہ ہونے تو اس اور لوگ

جتو ہوں دے اور میں پس اور لوگ
 عجز آہیں ڈرانہ و فور گناہ سے
 روئے عشق یان تو ہو سر میں بھر ہوا
 ہر اک کان عشق ہر کھلین ہیں بنا
 ہیں سیر ہوئے تو کل کے فاقہ ست
 یان جو فضا ہو جس نہ دیکھتے میر کی
 بھوک ایک اپنا تھا ارال سے ہو

انہی عالم میں بہت گم ہوتے تھے
 نیل نکھو نکھا ڈھلا ہونے دید میں
 صحر سے عزم کو چہ فاقہ ضرر ہو
 لاکھی ہو میرے ایک درج وہاں کا رنگ
 دیکھا وہاں کے عجب کچھ یہاں کا رنگ
 سیر طور کچھ ہو کل سے تے بجا کا رنگ
 اب چند روز دیکھیے چکر وہاں کا رنگ

روایت نام

۱۰۰

دیدارِ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 غائبانہ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل

غنچے میں گلابی مینہ اتر مشق میں چھول جیڑم کا جھڑ سے جھڑا ہر بدن چھول بیلے تصدقین لٹائے لٹی میں چھول نیما میں ابھی میتے کے درعدن چھول بیلے کرین جبکہ جوانان میں چھول بجا لینگے سونج بھی اتر غنچہ دہن چھول خورشید ہوسانی شفق صبح چھول چن لائے مین گھن کی طرح اہل محل چھول سنبہ کے عوض حجبے ہن دگن ہرن چھول سونے کے لٹاؤ گا دم نکھر سن چھول محرم میں جبر رکھتا ہوا شوک چھول جس گت چاہو ٹھن شاہن چھول ایسا صبح بنا گوش کا مارا ہر کن چھول	گھڑا میں ہر سمت گھٹا چھائی ساقی خائے نیا جھکو تو یوں چھول گئے غیر آج کل گشت چھن جب وہ شہ حسن آج کل جو ترے گوہر نہ تھا کس تیرا جی چاہا ہے پھر شغل گشتان سہمے انور سے جو گشتن نقاب پہ جو سمت کشت میں صبری ہو جو دکھ جب کہ ہن سیر حیات مضامین خوش خوشی پر فی نہیں گھن گل خیر کھن جو تے لٹاؤ ٹٹائی کی صفت خوب چڑیا زنی انجیا کی بھی جاتی ہو بیل ہو کی کہ کبھی اس لب لکین کے مقابل کیوں آج چھوٹا ہو رب الف میں دگل
---	---

دیدارِ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 غائبانہ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل

ملاحظہ فرمائیے

دیدارِ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 غائبانہ دل میں حسرتی نگارِ قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل
 کجی توں کوئی نہ ہو سکتا قافل

[illegible]

دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر
 دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر

ہونٹیں ستر آفاق و فدا داری دل موت کے پاس تو ہر جاہ و چاری دل سوز و گداز کے گرہ و خیر داری دل لاکھ جانیں جو نہیں دے کر داری دل	طبع پر دل و خیر کے سے حق بھی نہ کی میری دروازے پر پیر جو جس عیسیٰ کی پاس کو کچھ نہیں جو درہم دل سودا سائے دیئے بکھیر لئے چھوڑا بنگلو
خارہ ملتا ہو تریاں کہ اس سے ہم ہیں راجت جان ہر تعلق و درگاہی دل	

اللہ سے حسن و قہر بندے دل ہو لطف وصل یا جو رونق فرائے دل اور ان جھانسا حسنینیہ دل بھائی ازل سے اگھو بد و لغتے دل بھلائے جن عشق میں پھر کا ازل شاید ہر کوچ قافلہ عقل دہوشش کا گتے میں پیار کرنے پہ تو غش ہیں یہ گر	ہونٹیں ستر آفاق و فدا داری دل موت کے پاس تو ہر جاہ و چاری دل سوز و گداز کے گرہ و خیر داری دل لاکھ جانیں جو نہیں دے کر داری دل
---	--

دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر
 دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر
 دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر
 دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر

دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر
 دل کی کون کونسی کڑی کڑی
 جان بوجھ کر جان بوجھ کر

نش زمین ہو عالم بالا کو زوال
پہنچیں جو گوشِ عمرش تلکِ عالم ہے دل

اشعار میرے کیوں ہتھوں پروردہ ستار
مزدوں کے ہیں مینے قلوب نامہ لعل

نہ کل تک تھے وہ دھمک لگائے قابل
 تری بندگی اور سیہ کار مجھسا
 سب نہ خم دلیر یہ ہوشور قابل
 تلے نہ مہر پٹ سے پاؤں تنے
 دل بوالعوس لائق دلغ اُلفت
 ان آئینہ رویوں کی اُلفت نے مودل
 یہاں تین کھٹکے چلو اس چہرے سے
 پتنگے ہین گسناخ اسو شمع پیکر
 کوئی اُس کے مددِ دخل سے یہ کہہ
 کہی خون میں یہ بھی ہاتھ نہ کر

مطابق

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دریہ و بیاض میر کا سر نہوتن سے جدا	بھیج کر چاہے میں وصل کا پیغام ہم
------------------------------------	----------------------------------

جب کوئی نایاب بات آتا ہو مضمون دہن
 اور قلع بیشک سمجھتے ہیں اُسے امام ہم

صاف باتوں سے ہو گیا معلوم
کشتہ تیغ ملک سے کیجیے گا
ابتداء نے محبت دل کی
کچھ دہن ہی نہیں ہو وہ ناپید
دو تاک اُس کے مری رسانی ہو
جب کہا رو کے تجھ پر مرتے ہیں
مہربان آج کل ہر دہ نے مہر
تم سخن ساز ہو بڑے اموجان
جب سنے میں ذکر وصل کیا
بدگمان و خستہ رز سے و غظ ہو

منہ

[illegible]

بہارِ نبوی میں جو جان
ہوایا فانی عشق کی بی افسانہ
میرے دوا دی الفت کا رستہ تو ہیں
چرخِ سلسلے ابھی ایسی خاکِ فرزند کرد
نہایت دیدہ گشتوں خالِ غبارین
یہ انجمن یسعی کی بین انجمن تگا نہ بین

[illegible]

خداوند سب کائنات را در دستان خود نگاه میدارند و هر که بخواهد از دست او فرار کند
 نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود

یون شرب و صلیب و هر شایسته ای را بنویس
 سب قوسر باغ نوین خاک بخت تو هر
 هم اساعش و شمتو نایه پاک بود هرگز
 نوین بکھا نوین بکھا نوین بکھا نوین
 بهر مری و نوین بکھا نوین بکھا نوین
 و هر مری و نوین بکھا نوین بکھا نوین
 جان عالم نوین بکھا نوین بکھا نوین
 و هر مری و نوین بکھا نوین بکھا نوین
 نوین بکھا نوین بکھا نوین بکھا نوین
 نوین بکھا نوین بکھا نوین بکھا نوین
 نوین بکھا نوین بکھا نوین بکھا نوین
 نوین بکھا نوین بکھا نوین بکھا نوین

سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب

۱۱۱
 خداوند

خداوند سب کائنات را در دستان خود نگاه میدارند و هر که بخواهد از دست او فرار کند
 نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود

خداوند سب کائنات را در دستان خود نگاه میدارند و هر که بخواهد از دست او فرار کند
 نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود
 و هر که بخواهد از او فرار کند نمیتواند زیرا که او قادر بر هر چیزی است و هیچ کس نمیتواند از او پنهان شود

مفتوح

مظنون ہو جاؤ کہین تم جہانین
جھاڑوڑہ کی چاہیے تھی مالک جہانین
ایو جان صاحبہ ہر کبلی ہر کا نہیں
ہنگامہ نہ ہو گئی ککندت رہا نہیں
کیا سٹھ سے بچو گھڑے میں کل کیا تائین
پتی نہ تیری سج اگر دیمان میں
شیر شو بھلی جاگ نہیں ملتی کھان میں
چھلے پڑے ہزار قلم کی زبان میں
کیا تیر کا ہو توڑ تھامی کسان میں
ایو جان تم جوئے نو جان آئی جان میں
دیکھو کہ آئینہ ہر جزا حاصل نہیں
مانند شمع رکھتا ہوں آتش زبان میں
چھالائیں ہر مونو کا تیر کے کا نہیں

[illegible]

[illegible]

ناز و لذت آجائے ہو جلے تہہ بالا زمین
 کون بھٹے بھٹے ہو شکستائے دوجان
 ہم سلام طیف اشفاق کا دنیا میں ہے
 چاہتا ہوں کہ نبی بکٹ یا ہو سب بھلا
 کتنے ہیں کیا جو حسدوں ہی میں بکڑ کر
 میں اگر اس آستان آباد کو فریاد ہوں
 تیرے سر پہ قیامت میں مہلک ہوں
 چاہتا ہوں کہ تو زمین صاحب اللہ ہوں
 کتنے اندر خوابان ستم ایجاد ہوں
 بے شک میں جانتی ہوں اوم زانو ہوں

لاکھ کھوٹے کرین مجھ سے کراہیں انجمن مسلم
دم میں انجمن پر کھ لیتا ہوں وہ تھا دھون

جسے احسن کے خورشید نور جان عالم ہیں
 خدا غوا خدا کے کشتی اقبال عالی ہو
 کہہ کر نقش قدم کو نشانِ حسنِ سعادت ہو
 منور بزمِ عالم شعلہ رخ سے نہو کیونکر
 فرخ نامِ حاتمِ روبرو ایسے ہونا ہو
 ملاحظہ اس تک پروردہ مگر علی ہو

ضیاء بخش رخ ہرہا پیکر جان عالم ہیں
 جہادینِ لگانِ حق کے لنگر جان عالم ہیں
 اہلئے اربعِ اقبالِ سائید جان عالم ہیں
 کہ جسے جھل پیرہا پیکر جان عالم ہیں
 شہرِ شمشیر ہے جس کے اختر جان عالم ہیں
 صباحتِ مینِ سخنِ دو سخنِ بڑا جان عالم ہیں

[illegible]

ہر کوئی کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے
 جس نے دنیا کو بہت کچھ سکھایا ہے
 اور اس کی باتوں سے ہم سب کو بہت کچھ
 سیکھنا ہے۔ لیکن اس کی باتوں میں
 ایک چیز ہے جو ہم کو یاد رکھنی چاہیے
 کہ اس کی باتوں میں ایک چیز ہے جو
 ہم کو یاد رکھنی چاہیے کہ اس کی باتوں
 میں ایک چیز ہے جو ہم کو یاد رکھنی چاہیے

<p>تو ہی نصف نہیں کو کوئی نہ تانتا تاجور</p>	<p>ابھی سے ہم سید کو فریاد کرتے ہیں</p>
<p>قلع ایسے ہے میں ہم فرسوس اٹھی خلوت</p>	<p>کبھی جہلے سے بھی ہلکے نہیں دیا کرتے ہیں</p>
<p> ستم وہ طرفہ کرتے ہیں نئی سید کرتے ہیں بہار آئی ہر شوق نادر فریاد کرتے ہیں قلع جزیرستان خاک کو یاد کرتے ہیں بونے بو سے نالہ ہر نہاں دیکھتے ہیں وہ بوجہ بکرتکشن میں گلچھڑاتے ہیں کوئی مجھسا نہو گا کشتہ نشا و عالم ہیں سمجھتے ہیں دلوں نے مجھے بہت پسند نہا اکی شکر نالوں نے ناز اتنا تو دکھلایا مے ناؤں سے نہاں ہے میں ایسے میرے سہارا دیکھنا ہر شائیس سہی قلم کو گلشن میں </p>	<p> یہ زور دیکھتے ہیں میں اٹھو کرتے ہیں برس ہر ہونو ہیں سابق ہم یاد کرتے ہیں مال کارینا سوچ کر فریاد کرتے ہیں خطے ساکنان میں تافے یاد کرتے ہیں نفس میں ہم تپتے ہیں مے سیاہ کرتے ہیں تاسف جو جوانی کا مری جلاو کرتے ہیں تکلف پڑو میں ہر برس دیکھتے ہیں وہ دلوں کو تمام لیتے ہیں جو ہر فریاد کرتے ہیں عدیم کی جا کے سب یاد کرتے ہیں یہ دعویٰ اتنی اپنی کیا عشا دیکھتے ہیں </p>

۱۲۰
 مکتوب

ہر کوئی کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے
 جس نے دنیا کو بہت کچھ سکھایا ہے
 اور اس کی باتوں سے ہم سب کو بہت کچھ
 سیکھنا ہے۔ لیکن اس کی باتوں میں
 ایک چیز ہے جو ہم کو یاد رکھنی چاہیے
 کہ اس کی باتوں میں ایک چیز ہے جو
 ہم کو یاد رکھنی چاہیے کہ اس کی باتوں
 میں ایک چیز ہے جو ہم کو یاد رکھنی چاہیے

دل ناساد کو بھی کبھی شاد رو
 اس رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں

<p>دل ناساد کو بھی کبھی شاد رو اس رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں</p>	<p>رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں اس رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں</p>
--	--

دل ناساد کو بھی کبھی شاد رو
 اس رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں

دل ناساد کو بھی کبھی شاد رو
 اس رشتہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہیں

[illegible]

ایکے بوسہ نہیں عراستہ اور کدہ قلع
کشتہ نہیں نہتہ میں شکر ہے ہن

شے میں جو زمین کو آج تو اسے انھیں
 انھیں چھل جائیں جو دیکھیں ہی انھیں
 رخ جو ہر جا نہ کرنا تو اسے انھیں
 رات جو زمین گنتی ہیں تائے انھیں
 دجی کہے نیند نہ رہے کہ تائے انھیں
 جو پاکین ہیں لگا دیکھ انھیں
 ایسے کہ سکتی نہیں آپ نظر سے انھیں
 پیری آفتاب نہ ہر تائے انھیں
 چشم انصاف دیکھیں تو چھلے انھیں
 نظربے جو دیکھیں تری پائے انھیں
 دیکھنے کے لیے بنائیں تائے انھیں

اور دیکھی پیاری نظر میں این پیچھے بھنگ
 چوکیا کرتے ہیں جس حجبی کا دعوا ہے
 الکسٹن کے شہنشاہ سے بلوڑ ہڑال
 ہے سے انتویہ سے جو ہا پیش نظر
 ہیں نظر وئے دیکھتے ہیں کسی شب
 پس فلوکھی فیروز کو لگا گاتے ہیں
 انکو لوہا میں پیش میں سے خود ہیں
 نواہ خوش خبری ہے یہ دیکھ کر منہ ہنسا
 حسن دان بیتا جسے جو کرین محبتی
 پوٹ سائیں میں عزیز کی آئی آکسین
 حرقاقی بالونہ بادہ نشان تھر کے

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or name, oriented vertically.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

خدا را سید بزرگ و مظهر الهی عیان
و نهان و نگار کار کاسکون و چشت یون

میں اک پرچا دیکھنے والا تھا اس قلع

خود و کلمات دیگر آتش که نہ دیکھا بہشت میں

نوین کے لب پر ہی مرفوشہ میں
 خیالہ جھکاتے ہیں شیخ و برہن
 بن نما بھی بدل نہوان پہنچا
 ہوا کوئی جہاں میں ہنیں جوالم نصیب
 عربان وہ ہیں جو جائے دلوانے کے
 تاشرو کیو عشق تہاں ٹچ کی
 طوبیہ قدیار کی دھن میں ہن عواہ
 دلیں کیا جو اس لب باغش کا خیال
 نہ اچھے بھگتے نہ دین کے گنا و گار
 سوز و دہن جو خرمن لگا لگا بہان

[illegible][illegible]

[illegible]

کے سطرے تجویز میں قلم نقل اچھے تر
سناجی کی جست میں ہر کلمہ کی کمال
صد مہلے پر دہائی سے نفس میں جہاں
فہرستی کہ کین سے زردوں میں ہر کلمہ
پھر کبھی سے نفس بھولے سے جہاں نہ پھرا
بہرہ نہ نیشے سے سر کوہ رقابت کا
چریان بھاری پھنسا ہو بہا آتی ہو
ہر گھڑی سے ہر زبان گیر کی
محو یا دل بے گین ہون غرض شاو کلمہ
دل دیوانہ گفت پہ جفا دلخا ہر خوف

او با من حلا و کرون یا نه کرون
 و کز تیری با شمشاد کرون یا نه کرون
 شرف پرواز چمن باد کرون یا نه کرون
 خجسته آه ناله کرون یا نه کرون
 شکوه غفلت حسا کرون یا نه کرون
 سرخ بل عقیقه فریاد کرون یا نه کرون
 پسته سے خاطر حلا و کرون یا نه کرون
 بات بھی اوستم یا کرون یا نه کرون
 صرف جن نال شاد کرون یا نه کرون
 کوئی تفسیر یزداد کرون یا نه کرون

تہ خنجر بھی قلع فرست نہ دے

غم بے رحمی جلا و کروں مانہ کروں

زبانِ داناں عالم کا کیا ہی امتحان پر ہوں

زبان غیر کیا آتی سندھ کی پنی جان مہ سون

۱۲۵
 بیان کرد خال بری چون یک گل در میان
 دین سوز دل یک دن کی نهادی بنام
 دین گلشن بر این بار هر که سازد
 دین سوز دل یک دن کی نهادی بنام
 دین گلشن بر این بار هر که سازد
 دین سوز دل یک دن کی نهادی بنام
 دین گلشن بر این بار هر که سازد

کہ جو طبع کو تھکا سب سے اپنے کو
 قاق وہ چھوٹی کھاتے ہیں
 صلوات اللہ علیہ
 کہ جو طبع کو تھکا سب سے اپنے کو
 قاق وہ چھوٹی کھاتے ہیں
 صلوات اللہ علیہ
 کہ جو طبع کو تھکا سب سے اپنے کو
 قاق وہ چھوٹی کھاتے ہیں
 صلوات اللہ علیہ

پس کس نے چاہا کہ اسانی ہو گئے جسے میں
اسی جان ہری چو گئی ہو کس کاش میں
اسیر کو مانتا اپنے صحت سے جانتے ہو
جو تو نے عجب تک طرفہ تو کیجے
یہ ڈرو بیٹھے کی ہون چاہئے کہ میرا
نصائح صحت کی شہادت جلائی ہو
یہ میں کیا آنا ہو کہ بوجھ آنا ہو
چاہا ہوں میں عشق و ہنس کے لئے
وہ وہ ہو کس میں جا کر تجھے اک دن
خدا وہ جانے در عجب ہو عزیزان کو
بچا ہوں جانیر ہم کھیل کر شوق شہاد میں
کہاں ہو شکر ہو کہ ان کی چاک تو
ہو اس لئے مجھے جسے جان نہ میں کی

نہیں تاہم یہ لکھتے دیکھتے پہلے جاتے ہیں
 اور مگر آواز کی پُر دھڑکا زلزلہ ہے میں
 خدا تعالیٰ کے چنگ کے جوڑاں اٹھاتے ہیں
 ہندو پران ہی تم کو لٹے تو بڑی بات ہے
 ہم اسکو ایسے چاروں اپنے کم بھلتے ہیں
 یہ سب باتیں کہ بوسے غم سے لکھتے ہیں
 اسے بھی تو میں تمنا بھی کرتے جاتے ہیں
 ہمارے چاہنے والوں کو بھی بھرتے ہیں
 پر یہ آواز ہی سے کہ اسکو تو میں آتے ہیں
 اٹھایا کرتے یا اسکو سے چھپاتے ہیں
 انھیں جو کہ ہر وقت لکھتے ہیں
 وہاں آکر میں ایک غم سے بھرتے ہیں
 یہ ہم سب سے غم سے بھرتے ہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

10

[illegible][illegible]

فان اکرم چه جز که
بجز حق نیست اندر دنیا
و داناوس اوست بین انکی و پادشاهی
لیک در اوست اجابت نه علق
خود می نامد کرامت
نیز از این دو عالم است
از طلبی که از تنگدستی
این دردین کی که در هر روز
و بلندی بر این چرخه که در هر روز
از دور جویایان بنفشه
لشت عصیان پرست نه روی ای که در
یاون بچسبان کند سودا مستور

میں نے کہا وہ ہیں انوکھا تھیں آئین
 جس میں چہرہ کی آئینہ تھیں آئین
 عاقبت تم کے میری فخر تھیں آئین
 نور ابرو چھٹی گرد و فتنہ جان تھیں آئین
 پانی رسا کینچہ غنیمت تھی دریا تھیں آئین
 جہنم بان بندہ جی کی سزا تھیں آئین
 خواب میں سیر دلانہ کو تھیں آئین
 ترسے باز کو یہ داس تھیں آئین
 میرے صبر میں آل سے خیر تھیں آئین
 جبکہ گشتی در، دہائی خطا تھیں آئین
 نشہ میں میں نے یہ جانا کہ کھٹا تھیں آئین
 یہ مجھے گور غریبانے صبرا تھیں آئین
 درخت خشک یہ تنگ اجنبی قاتل تھیں آئین

بیچ سے نہ حقیقت میں ہو بیجا شکر
 جانکر شایفہ ذاتِ بالکت کو مری
 متعل ہی خفاؤں سے تھے وہ جب
 ہمت ہی گیسو سے دلدار کا سواغجو
 سنے کے میں نہ جو دم سحر بھری ہنس کا
 ابو نے پیغامِصال آنکھوں میں مجھے
 نگ کی آنکھ تصور میں جہاں انکھوں کے
 کیا شاعرش پرین بدین قن پر لب
 لہ میں کھاتے ہیں کلب ابو بن عقدہ وغ
 بے حساب سے کرم ہمہ کیے و زشا
 دیکھ کر تو نونو طاقہ پیہ میخانے کے
 معتزم عمرو روزہ کو سچہ کچ کر لے
 کچھ ہو میں چاک لچک خود ہی سے کہ لڑین

[illegible]

این بزم است این
 دیوان که گویند
 قیام را بهر کجی
 قل غلامان تو
 دوست مرا از تو
 افتد بین اسل
 بجای من کاه
 دین کاه و دین

[illegible]

دود اندرون کسی دکھانے سے سستی
 وہ حسن ہون نہ آئی جیکو جی سب جگہ
 چہ نہ بنے بن نہ آئی جیکو جی سب جگہ
 چہ نہ بنے بن نہ آئی جیکو جی سب جگہ

سینے تو تمام لیجئے دل آئیگی نہ طالب یہ اہل جلد ہی نہیں کہتے تری ثنا مشہور جبکہ ماعتہ و برن نام جو ارباب فہم جو کہ ہن کن کہیں کے ہون کوثر پہ چلکے دیکھیے گا انکی آبرو یہ چھو نہ کچھ خرابہ نشینو نکاح حال ار ملک سخن کو تیغ نہ بانسے کی ہوسر بعد فنا بھی رنج غم ہجر یا رہو	خترے حدے ہوش مری اُستائے کہ ہن ناقوس کی زبان پہ بھی گلے اذ لکے ہن دو ایک شر رمے سو زہن لکے ہن وہ سب مقلد آج ہماری نہ بکے ہن جو معزن کر دست پیر معانے ہن ہم خاک میں ملائے ہوئے کھانکے ہن سیکے پئے ہوئے کے حسن بیانکے ہن زیر زمین بھی جو رہی آما لکے ہن
---	--

روایف و اول	اہل زبان کو ناز ہو میری زبان پر سب قابل اسلوب سے حسن بیانکے ہن
برائیش ہوئی ہر خزان ہر کھنکھو ہر سچی خان مانی کچھ نہ بوجھوین جہل ہن مے تھکا و ناز سے تاکا رجبون کو	جو انی رو شجائی ہو کہیں کسے سنا سکو جگہ دیکھیں گئے تو صورت تھتا ہوں آشیانکھو آنکھیں جو کہ جائے ناوک انداز اس نشانیکو

چون نام روشن بیان آئی ہیں غصہ ہون پر
 رد و دیوانہ ہون بدنام و غصہ ہون پر
 یہ تیرا ہر جگہ دینا جو اس کا دل کشا
 یہ تیرا ہر جگہ دینا جو اس کا دل کشا
 جو اس کے دل سے حبابت کو نفرت ہو
 جو اس کے دل سے حبابت کو نفرت ہو
 ۱۳۱
 خیال کیا اردو میں یاد غالب ہندو
 غیب انصاف ہندو میں اس کا آسمان چلنا
 زمانہ چین کسے دیکھو افسانہ افسانہ
 خلق باہر نہ جھلکے افسانہ افسانہ
 رشتہ لکھی مس چو تیرا جہاں کھلے ہن
 بت پرستی نے کیا عاشق یزدان چو
 یزدان کا لکھن حاکم ہندوستان چو
 یزدان کا لکھن حاکم ہندوستان چو

اب دہندازی اعجاز
 قلوب پہیشتہ بین باسک دربان
 کوہ پہیشتہ بین باسک دربان
 کوہ پہیشتہ بین باسک دربان

بچائے مثل مبتدر غار اپنے واسطے
 بیار تیر و خضر ز سے ہوں اے طلبیب
 مار کروں تو کان ہوں کرو بیونکے کر
 مولامے مذکور می جلد آئیو
 دیکھے فروغ حسن جہساقی کا آفتاب
 لالی تھمر اٹلے کے حیا کو سے یار سے
 کر لین حضور کے کف پلے سے مقابلہ
 اُس غیرت چمن کا اگر سو نکھ لے حرف
 سونے نہ دیگی یاد شب لہ یار کی
 دیب بغل ہو یار زبان پر ہو یہ دعا
 کھولے کلید شوق ابھی قفل درماد
 ٹوٹا بھی بوریا نہیں رکھتے ہرین ہر فقیر
 کچھ اُس سے دور کہ لہنگا کی طرح سے

فرقت میں غلی بھی اگر فرش خواب ہو
 فتنے میں مغر فتنہ کدے شراب ہو
 اہل جلے عرش فدا اگر شراب ہو
 مجھے ملد میں جبکہ سواں شراب ہو
 مرغ نگاہ آتش رخ سے کباب ہو
 طوطہ نہ میری ملک کی گویا شراب ہو
 زمین کوئی ہو وہ کوئی آتش ہو
 نابل قواک طواف اگر بھی عشق گلاب ہو
 چکھوین میری آگے بر زبان نہ فدا ہو
 یارب نہ کہے کوئی کہ انقلاب ہو
 گو سر راہ وصل نہ آگیا حجاب تہو
 اہل دول کو دنیا کہ انقلاب ہو
 اگر اتر قلہ بڑھیاں میں خود شب سہا ہو

١٢٤

[illegible]

میں تو دیکھوں تمھیں کیونہ مگر تم مجھ کو
 نہ جلا اور تو اے رب بسم مجھ کو
 تمھیں پہلاؤ نہ کیونکر ہو تو ہم مجھ کو
 خواب میں آئے نظر انبی و کز دہم مجھ کو
 ہرٹ ناوک نظارہ مردم مجھ کو
 تجھ سے ہر دفت ہر امید رحم مجھ کو

ہوتا احسان کر کے ضعف قہن آئے مری
 سوز آفت سے کچلی جاتی ہو ہڑی ہڈی
 تخلیق غیرت سے جب دو دو پہر ہلر د
 یاد میں کیسہ وار داکہ جو سوز شب ہر
 کردیا ایک تری را آگ کے پیرستانے
 سبقت ہو تری سوز کو غضب پر شمس

ڈھونڈتے اپنے کو پانا نہیں میں آفتاب
کر دیا عشق کمرے یہ زخود گم عجب

انکھ کا تار سمجھنے لگیں مردم بھگو
 سم ہوئی فتنے ہی آواز ترسم بھگو
 ایسے بے دیر سے اور چشم ترسم بھگو
 ساقیا آج تو دے در و تہ خم بھگو
 بھوتا ہوا رکار کا ہر کلا کے حکم بھگو

نگہ مہر سے دیکھو جو ذرا غم ملبو
 لاکھ نئے یاں مجھے بزمِ ہربین دکھا
 آستانِ جلی مروت سے نہیں آنکھ ہلا
 نشے میں عالمِ لاکھ بھی کچھ کچھ کھونیر
 بھائی اے کو موسیٰ کی زبان کی گنت

[illegible]

[illegible]

لے گیا ہے سے دل میں کہ نہ معلوم ہوا
 کہ یہ سنا ہے دل میں کہ نہ معلوم ہوا
 کہ یہ سنا ہے دل میں کہ نہ معلوم ہوا
 کہ یہ سنا ہے دل میں کہ نہ معلوم ہوا

شاہد ہے ہونے فغانِ عالمی خود آج
 کہ لکے او عاشقِ ناز و پکار اچلو

ہاں دی عشق میں سر کر کے ہے جو قلق
 قبر میں آکے سر شون نے اُتار اچلو

<p>کتے ہیں طالعِ بیکارِ غم و کھین تو دل جو بونگ ہمارا کہ بکرو کھین تو جان پر کیسے ہے بٹھے ہیں ہم بیکار ہمت اس سر میں بھی لی تھیکہ حاضر ہے بے ہاں کر اس بیت کے سوا کوئی نہ بند ہوں ہم نہ کسی طرح و انداز عیدِ بیکار کے سو کوئی نہیں پساں ہوسے بیکار کے نہ سحرِ موثرین آپ ایک کئی روز سے تیرے تیرے بیکار وہ پر پر وچ اور سے السنا ہوا</p>	<p>نورِ چمنِ نظرون ہے کھین و کھین تو کوئی جو ہر ترزا سوخ نظر کھین تو آج کتبک نہیں بجا ہو کر کھین تو شہر میں کوئی طرح دار کھین تو چشمِ انصاف سے اربابِ نظر کھین تو دل میں کس غلام بر اندازے کھین تو آپ پر بادی اربابِ ہنر کھین تو کیسے لذت کے پتے ہیں نگر کھین تو کیا ان آنکھوں کو ہو منظور کھین تو کس طرح ہوش میں ہے تین شہر کھین تو</p>
--	---

۱۳۹

عینِ کسب و کار کی بی تو دہشت
 جو قوت میں اصل ہے کسب و کار
 زمین و آسمان کا فرق ہے کسب و کار
 مقابلِ جان و مال ہے کسب و کار
 دمِ آخر کسب و کار ہے کسب و کار
 جو کسب و کار ہے کسب و کار
 جو کسب و کار ہے کسب و کار
 جو کسب و کار ہے کسب و کار

کالیان بھی لب شیریں کی لہ نہ خجین | اُس فر کے غیظ میں ہو مہربانی کا مژدہ

کیا میں ہر لذت اسکی خوش بیانی سے قلعہ

ہونٹ چھوٹا ہر اس شیریں مانیکا صرا

رخ روشن سے حاجب کی آنکھ
 مار کی اس نے آنکھ وہ بھی بین
 وہ نظر باز ہیں کہ لاکھوں بین
 ابرو آفت کے بد بلا گیسو
 گر سر بالا ہیں نور ہم نے گر
 آفتاب اور ماہتاب نہیں
 نظر کم سے دیکھتا جو بین
 ابو پردہ نہ کروا دیے دید
 دلت کو ٹوٹے نہیں تارے
 شب کو غم میں نہ چاند تک نکلا

[Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side.]

فصل گیارہواں میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور سچ ہی ہے۔

چہ جمال بار پہ پایہ دسترس
 کیا مال نیت گاہ کی دزد خلکے پاس
 عزم نہ ہے نہیں سے کیانی راہ
 باغ شرم جام کوئی شعلہ کی آغ
 زینت ہے بیکہ مری گلشن ہلاکے
 کاشک حسد ہے کس کے از رو بہا
 کج خلق نہ بایا چاہے ہو

بہت بڑے ہوتے ہیں آج جاوٹ نہ پہنچا کر کمال کے
 ایسا جان بچتے ہیں کہیں بیدار کمال کے
 پہنچا کر کمال کے پہنچا کر کمال کے
 پہنچا کر کمال کے پہنچا کر کمال کے

<p>یہ لوگ اسے جاکر تین مٹائے ہوئے سمجھا میں خضر حنیفہ آجیات ہوں لانا جو بوسہ سے میں نے شہ صا کیا کیا صفت بنائے سوسن کی بھی نہیں سرخی نے نہ لہوئی کیا تھوٹھا خون ہو تھوٹا دیکر جو گوری می بارے بانی ہوتے مصر بکے منہ میں وقت یہ دم آگیا بونہ یہ ڈھکا یا بارے شیریں لبی تو دیکھنا وہ نیکر بنی</p>	<p>مازنا ما دوہر گشت میں جانی ہوئے ہوئے گشت سے آئے جو اپنے طے ہوئے از خود تے میں آئے کٹ کھائے ہوئے مکر می حسن میں آئے دکھائے ہوئے لانی جی جیائی دیکر زنگارے ہوئے کیا دانت سے میر میں کیا کٹا جانے ہوئے شیریں کمال چپہ جوہر دیکر پڑے ہوئے سحر پار میں تھوٹے اگر مٹائے ہوئے خلیا کی فوسے آئے لگنے ہوئے</p>
---	--

<p>رویف کہتا ہوں نے زنت کبھی گاہ ہے ہوئے بوسے دہن کے آئے نین بھولنے قلین ایسے تھائی</p>	<p>توڑنے جو ہم نے تھائے کال کے سنے یار وودو لکارے آسمان بنا</p>
--	--

بہت بڑے ہوتے ہیں آج جاوٹ نہ پہنچا کر کمال کے
 ایسا جان بچتے ہیں کہیں بیدار کمال کے
 پہنچا کر کمال کے پہنچا کر کمال کے
 پہنچا کر کمال کے پہنچا کر کمال کے

سم ۱۱۱

دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے

دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے
 دانتوں میں لگا دیکر کمال کے

وہ لائن کہ فرقت میں سدا کے ہو
 ہم ہوسے ظاہر ہو یہ خود دینی
 ہر طرف ہوں چھوڑ دینا دینا
 تین دنوں کے تھکے تھکے
 تکلف میکشی میں اتنی کہ طرف کے تھیں
 مینوں اسطے بازو چھوڑ دینا

ہر کس نے اپنے جہانم خورشید قیامت پر
 سبحان نفس خود سے ہی شہادت ہو
 کھینچی ہو نہ لہر پر سے تو نہ لہر پر
 نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر
 نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر
 نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر
 نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر
 نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر نہ لہر پر

فمن اس من انزل الى الكعبة فوسيلة

وزیر عدلیہ ہند کی فیضانِ محبت سہرا

عاریض میں ٹھہر کر یہ کیا تھا ہو
 دُنیا لہ جو صبر نے کا بنا ہو
 بنیاد جو تیری چشم کا ہو
 دولا کھ فریبِ حشر عشق
 سب کہتے ہیں جس کو ماہ کا دل

مُخھ آئینہ اپنا دلچسپ ہو
یہ تیغ نگہ کا پر ملا ہو
گزس پہ کب آنکھ ڈالتا ہو
بہرہ نہ کہے گا بیت خدا ہو
نقشہ کفِ پائے یار کا ہو

25

<p>کھلے کاغذ کو اگر شرم سے بیٹھو وہ پری شمع روشن ہو جیسی نرغہ انور سے</p>	<p>کھنکھلاہو ہر آنکھ ڈرا ہو جائے ہر مہینہ آپ کے پرانہ بھی مکتوب چلائے</p>
--	--

میرے لئے چاق و کمان

موتی قیم صد منہ بھر میں آئو ہو جائے

اور ہونہ لطف تو کچھ اور ہی خوشبو ہو جائے
 لکھو لے گئیوے شہر ناک وہ غریب ناک
 بہرہ پر بایش رخ گردہ مکائے نازہ
 سبزہ جو عجیب مشا علیہ چوے شیر تو کوی
 برست گین سجو تو بال شبہ احو جان
 حصن لدر جو میزان نگرہ میں قیون
 مال لکھ لکھ کے اگر بیچے سرائے برت کو
 دسائی جو کروں میں قلع خوشی میں
 شہر شہر میں چہرہ جان میں سو کا کھا کر

کھل خسار دھارا نکل شہر ہو جائے
 تارن پوان ناک نکل شہر ہو جائے
 حاص یا پر باغ شب گدی ہو جائے
 کان کا پتا بھی شہر کے لجاؤ ہو جائے
 کھلی کھلی ترسی شمع شب گدی ہو جائے
 اکٹھ کا ڈھیلا ہرک ناک لڑو ہو جائے
 خاند مشل خام غریبہ رو ہو جائے
 جوش قیاس کی جالم لب ہو جائے
 دست میں انگ دیدہ ہو ہو جائے

7/2/74

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

و اما خطاب که بود به تخت شراب کی
 اب خلق جوئے کسین صدمه است خطاب کی
 و نمودن که زمین بر آید و نمودن که
 و نمودن که زمین بر آید و نمودن که

دامن کی سادہ کتھن میں اس کی نظر سے
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی

یہ بھی تو ہر اک کتا ہو برق مسحاب کی
 سو نکھی ہو لو کسی نے گل آفتاب کی
 لکے گل گہرین ت میں کجاں گلاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی
 یہ بھی تو ہر اک کتا ہو برق مسحاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی
 یہ بھی تو ہر اک کتا ہو برق مسحاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی

شربت پر میرے نالہ چشم پر آب کی
 ریت چھوٹن مہر شرفے حال ہوا
 لکے گل گہرین ت میں کجاں گلاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی
 یہ بھی تو ہر اک کتا ہو برق مسحاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی
 یہ بھی تو ہر اک کتا ہو برق مسحاب کی
 لیکن فرور چاہتے چشم کا ب کی
 ساقی سہا ہوش ہو تو کل شراب کی

دامن کی سادہ کتھن میں اس کی نظر سے
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی

۱۲۸
 گلشنِ حیات

دامن کی سادہ کتھن میں اس کی نظر سے
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی
 دل کی باتوں کی ایک پیریز میں اس کی

خارخار غم داندہ و گل حسن و دیس
 چمن و درخت و گل حسن و دیس
 چمن و درخت و گل حسن و دیس
 چمن و درخت و گل حسن و دیس

آنکھوں کی راہ و یمن سے آتے جاتے ہو افتادگان خلعت پہ پہنچے کسان گزند کہتے ہیں وہ زبان درد نہانہ پھر کر آخر زمین سے سر می خیزی حزین کی کیا خوب بق عاشق و شوقین ہو کسکو بجز شرب خوش آتا ہوا آفتاب در بانی بانی ہوئے بنا صاف تھی تحلیل	وہاں ہر اس آمد و شد کی خبر نہ کیے نے بچ مار جاوہ راہ سفر کے جزا کے کیے ماہی آب گھر کے لے آسان بھر آسکا اب دبا رہے طوق آہنی ملا ہوئے طوق نر کے بجاتی ہو غیر مینہ مینا سحر کے در کار بہر غسل ہر آب گھر کے
--	---

یہ حاشہ کے دریا سے ہم رات چلے یا خدائے آفرین دیکھ لکھات چکا دیگیا عشق تباہ پیر کے غم و سودیر ساقیا بگو مبارک ہے آذر وہ نہو	خانہ آباد کہ مشائخ عطا قات پائے بس کے ساتھ مے وہ مست و مست پائے طرف کعبہ جو ای قیلہ جا جاتے چلے تیرے چاہت ہم نہ نہ لڑات چلے
---	--

۴۹

خلیق روزی حال و بد و دان چلے
 ساقی بگو مبارک ہے آذر وہ نہو
 ساقی بگو مبارک ہے آذر وہ نہو
 ساقی بگو مبارک ہے آذر وہ نہو

مردم در شرف غلبه و پیروزی بودند و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان

محل نادر که گنگوچر یک موب قوف بریزت
 پھر کجایا ہوا صیاد عالم مرغ فطاردہ
 مہرنگی لگانے سے بنا ہو غنچہ موسن
 پھر کجایا ہوا صیاد عالم مرغ فطاردہ
 لیا جرح کا حسان کردہ نیز نہ قاتل
 صنم خانی کے جلے یاد و لو کہ ز لانی ہر
 کمان ایسی دہرا کر م تو بگو کہ ناری ہر

وہ نصف ہون جوصل یار جانی مراد آئی
 قلق بردانی تربت پہ پیلے شمع روشن کی

قد ترا دیکھ کے طو با کبھی ہر بھول گئے
 یاد و لو ایسے اُنکو جو کبھی عدہ وصل
 نہ رہا بعد مرے ناز اٹھایا لا
 کبھی سر سبز مر اُٹھل تمنا ہوا

مردم در شرف غلبه و پیروزی بودند و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان

۱۵۱

مردم در شرف غلبه و پیروزی بودند و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان
 ساری از ایشان سر برافراشته و در میان ایشان

[illegible]

[illegible][illegible]

10/25/53

[illegible]

ہمارے حسن کا لکھ بھرا دیکھ چکے
 ہیں اٹھ فاقہ چڑھ لو بہت نہیں ہوتے
 زوالِ حسن میں کیا ترک کیجئے اُفت
 محبت انکو نہیں جو فریب کرتے ہیں
 پلاؤ جامِ شہادت بخاؤ لگی لگی
 عیان جو نامہ نگیر کی توبہ اثری
 کمال چڑھ سہریزادہ عجایب جا
 حزان باغ کا کسو خطرہ کرنے دو
 تجھے بھی قاتلوں میں اپنے لکھ لیا ہے
 حضور پہلی ملاقات ادبیتا کے ستم
 زمینِ فیر بھی جو چلے اب وہ ظلو کرے
 زمینِ ہوا سے بھر کنارہ کر جائیں
 کھلو گے تو کیا ہو کا نیٹھے والے

خزائن بس نگل کا بھی پایہ دیکھ چکے
شہیدان کا اپنے مزار دیکھ چکے
خزان بھی دیکھ لیں جسکی بہار دیکھ چکے
ہم آدما کے انھیں لاکھ بار دیکھ چکے
بس آپ نجد آباد دیکھ چکے
تجھے میں آہ دل بتوار دیکھ چکے
بس لک کج کج کج پر وہ ہزار دیکھ چکے
ہزار رنگ سے سیر ہار دیکھ چکے
نرا بھی جائزہ اوشموار دیکھ چکے
ہم ابتداء ہی میں انجام کار دیکھ چکے
فلک کے تو سب بے شمار دیکھ چکے
رقبہ اسکو میں ہمکنار دیکھ چکے
خمسے طور کار اشعار دیکھ چکے

[illegible]

انوارہ کو چکر حیات فی قلبہ

ہر اک آنسو مراد شک گمروں
سو ملک عدم اپنا مفر
یہ گویا ماہی بحیرہ گمروں
ہر انگہر غیرت برج فرہر
ہر غل تسعا بار و ر ہر
شب غمت کی بھی یارب سحر ہر
کہ تپنی بال سے بھی وہ کسر ہر
شیرشتہ تو نہیں بند و بشر ہر
کہ راہ کشور راحت کدھس ہر
یہی شام جوانی کی تحسیر ہر
مرا غول بیابان راہیر ہر

८५१००

[illegible]

چہ تاج ہی نہیں یہ تیر نشانہ پانچا
چہ دل غم کا یہ دانہ اثر تیرا جو
چہ دل غم کا یہ دانہ اثر تیرا جو
چہ دل غم کا یہ دانہ اثر تیرا جو

جب گڑتے ہیں زمین نیکاو دیتے نہیں نام
بیلا باجنگے سواری میں کسی گل کے یہ کیا
میں وہ یوانہ ہوں جہنم کی لڑائی ہو
وصل کی شب مجھ پر نہیں جسے کٹنے باقی
کھینچنے والے سمجھتے ہیں عبث تار نظر

غیر کے بس میں میں **قلع** کیوں نہ ہو وہ سیدان
قابو یار میں گنجیں نہ رہتا ہو

شعلہ انگیز جو یہ سوز جگر رہتا ہو
اس لیے باز درجاک جگر رہتا ہو
برہن بتکد میں شمع حرم کعبہ میں
سانچے کاٹے گی سی لڑک آجاتی ہو
خاک کو بھی مے صحنے طلب میں پر گ
روشن خلق نے فی تیغ حوادث فیات

خاند دلمین مجھے آگ کا ڈر رہتا ہو
دلمین اٹھا اسی رستے سے گزر رہتا ہو
جکے جویان ہیں وہ پاس آٹھ پہر رہتا ہو
زہر گیسو کا بھی تازہ بیت اثر رہتا ہو
صوت یک وان روز سفر رہتا ہو
داغ دل آٹھ پہر سینہ میر رہتا ہو

پہرون اپنا قدم یار پہ نہ رہتا ہو
غنجوئی مٹھیں نہیں کس لیے نہ رہتا ہو
میرے یار نے میں پر دھکا کڈ رہتا ہو
ہر دم آزدگی یار کا ڈر رہتا ہو
میری آنکھیں نہیں ترانے کر رہتا ہو

۵۵
آفتاب

تو نہ کر دام کہ دو اعظم خدائیک
تو نہ کر دام کہ دو اعظم خدائیک
تو نہ کر دام کہ دو اعظم خدائیک
تو نہ کر دام کہ دو اعظم خدائیک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

انہی نے اپنے کا اختیار کیا ہے جس سے ہر ایک کو
اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی سہولت
میلے گی۔

دل تو بہت ہے اس کی ساقیا علیہ السلام
 کہیں پیچھے چھوڑ گیا ہے اس
 ساقیا کی جگہ پر چھوڑ گیا ہے اس
 دل اپنا بیکر میں سوچ رہا ہے
 کہیں پیچھے چھوڑ گیا ہے اس

٥٩١٥٩

اے درویشوں! میں نے کوئی دودھ کا گلاس نہیں دیا
 اور نہ ہی کوئی کھانا کھایا۔ میں نے صرف اپنے
 دل سے تم کو یاد کیا ہے۔

کتاب سینه الذهب و دلائل الشریعہ
تألیف مولانا محمد علی قاسمی
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
جلد اول

ابن کمال اہل حق ہیں بے فیض بھی بہت
دیکھو گل قسرت میں نہ ہو ہر نہاں ہر

دعویٰ ہوا کہ **مسلک** مجھے الہیاباں فہم سے
اُس سے کلامین جو سخن نامہ اس سے

فرط گنتہ سے کچھ نہیں دیکھو ہر اس کو
ستائید یہے رقیبے وہ ہم بغل کہیں
مستحق سے ہنسی میں نہیں خالی ازفاق
ہم ہوتا جو فصل گل میں بستانہ فراہ
ہوتا نثار اس جہن آ رہا یہ مگر
جب بہرہ اچھا توین ہم تو کتہہ بین
گو صاحب غلط ہو پر بزم غیر میں
لیکھن یہ کہ کہ پتے ہیں درغیر میں
یاجی پشاکش یق کا ظاہر ہے ہوتا کہ
فرقت میں بھی گزرتی عراقی تو ٹھٹھ سے

[illegible]

کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی

<p>اگے تو تم ایسے کبھی ہٹ نہ رہے تھے قابل تو تھے رہنے کے دیرو رحم نہ تھے کیا ہم کیے تھے سرسایم جسم نہ تھے دیکھا تو راہ میں کین نقش قدم تھے اور عشق اس رخسار نے من کبت دہم تھے اگے تھائے لطف میں پیچ و خم نہ تھے تالہ ہمارے سرو گلستان سے کم نہ تھے منہ موڑتے وقت پہلے تو ہم نہ تھے کچھ ہم مقابلے میں قبولے کم نہ تھے ایسے تو آپ مائل جو رستم نہ تھے دن بھر کے بھی وزیر قیامت کم نہ تھے کیا مجبر حضور کے قول و قسم نہ تھے آخر تھاکے چاہتے الوغین ہر نہ تھے</p>	<p>جسٹا کے کہو کرتے ہو سر سبز اپنی بات کیونکر میں نے دین نہ تیا انھیں جگہ اور دو کو تو شہید کیا تیغ ناز سے اس طرح شمع بزم نے طو کی عدم کی راہ دین میں ہے جو بکلی بدلت ہیشہ داغ اس طرح لکھو پند میں لازماً یاد تھا نامان تھے ہم جو ایک قہقہ کی یاد میں جب تم نے آزمایا ہم پایا سر بکف کھڑا تا حال سابقہ پڑنے سے مہزون کچھ رحم بھی مزاج مبارک میں قبل تھا جلاؤ بلا تھار ہی جھڑے گزر گئے ایسا ضمانت اور دلی کیونکر میں آپے اگلی ہیں نہ یاد تھیں امتحان کی وقت</p>
---	--

مظہر عشق

کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی

کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی
 کئی بوجھتی تھی جو درد دور کر دیتی

آنکھ سے بھی اہ ہوا ایک ترجمہ کی
میں سے کھنکھاتے ہوئے جو رکھ رکسو

فلک کچھ اور بڑھاسیں دیں بل نہ کہتے ہیں
نہیں ہم سننے پاؤں شعر سب تقریب کے شاعر

یہ وہ نیکو کی عیسوی کہتا ہو تو فی کمال سے
 ہوئے گلشن عالم۔ ہر اوصاف اگر چہ
 شہا پر چلتے ہیں گا وہ نہایت بڑھان کو
 عیسوی نہ مانہ لیکن تم کیا اظہار ہی کر
 کہتے ہو جو شک ہیں تو سر پرست
 اگر نہ تو سر کاں کا پتہ تو سر لینا
 اس ہو کر باجر میں پھر نہیں آتی
 ہر اگر قی پر ہر اٹھو نہیں جس کا قہر
 وہ یوں نہ نجاتی ہو تو قہر و شہادت

عناد و العرف سنگلی پھر قی ہو سکتا
 جاتی آشیاء پہلو کا قہر کاں سے
 سوار ہی آج تو سنگلی جو ان کی کس جلی
 جسے فیض جو کوئی تو سر گلشن جس سے
 گل کی کوپہ ہر کس تہ پر ہی خوش گل سے
 مونی جو لا لگو فدا نہیں نہ ابل سے
 رقی کی نہیں امید گر نہ تر است
 ہر گل کھولے یا کیا کوئی کر یا من گل سے
 اگر زبان شیر نہ اٹھو نہ ہی نجر کے غل سے

کتابخانه ملی ایران

[illegible]

اگر کوئی نیکو ہو تو وہ اپنے کھائیں
 یا میں سفاک ہو کر کوئی لکھیں
 یا تو قرآن کو حسن خط پر کر نہ ناز
 ضبط آہ نہ کر گرتے نہ کوئی مہربان
 اگر کوئی نیکو ہو تو وہ اپنے کھائیں
 یا میں سفاک ہو کر کوئی لکھیں
 یا تو قرآن کو حسن خط پر کر نہ ناز
 ضبط آہ نہ کر گرتے نہ کوئی مہربان

اگر کوئی نیکو ہو تو وہ اپنے کھائیں
 یا میں سفاک ہو کر کوئی لکھیں
 یا تو قرآن کو حسن خط پر کر نہ ناز
 ضبط آہ نہ کر گرتے نہ کوئی مہربان

اچھے کہتے ہی میں یاد میں کرے تمام
 اہم قلم کیا دست تھے ہر گمان اوقات کی

او آسمان تجھ کے ذرا کچھ ملاں
 آغا ز کا نہ وہ بیان نہ فکر آں
 جسکی محبت تھے ہر جگہ گھنٹیں نہیں
 شمع طبع یاں یہ مگر شمع ہر
 ایسی جفا تھے ہیں فائیں مری سوا
 حلق آسمان زمین مہر اگر کوے
 طافوس کباب کہتے ہیں دیکھ کر خرم

۱۶۵
 نیکو

میں نے کہا کہ کوئی نیکو ہو تو وہ اپنے کھائیں
 یا میں سفاک ہو کر کوئی لکھیں
 یا تو قرآن کو حسن خط پر کر نہ ناز
 ضبط آہ نہ کر گرتے نہ کوئی مہربان

اگر کوئی نیکو ہو تو وہ اپنے کھائیں
 یا میں سفاک ہو کر کوئی لکھیں
 یا تو قرآن کو حسن خط پر کر نہ ناز
 ضبط آہ نہ کر گرتے نہ کوئی مہربان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دانشان وقت جانان کین کجا بی
 عند کیب علی حسرت جو کس کجا بی
 وادایق بیست و یک روز کجا بی
 یک دو دن سے فراموش کجا بی
 یک دو دن سے فراموش کجا بی
 یک دو دن سے فراموش کجا بی
 یک دو دن سے فراموش کجا بی

وہی فرصت اُسے کہ اس لطف پہنچنے
 چین ہر مین ہاتھ کیا کہے صید مراد
 بعد مردن بھی خاک پر پو آوار رہا
 بجز حوسن گل رام ہوں ایسا موشوق
 دلو غم ہر شہنوبہ کچھ اور بجز ناہوشوق
 و شرت کسارین صوملی بجا و حوش
 فرض ہے لینا بہار آتی ہر غنچ بہت
 سوکے گرو پنبہ پر کرتے رہے چرخ شک
 باغ عالم میں حشر جو چین اوس ساقی
 اپنی تربت سے اُکا سنبیل تر مر کر لگی
 فیض جاری ہے عالم میں ترا و ساقی
 ایک دن کوٹھے پہ اگر نہ جھلک لکھلائی
 مرنے دم دکھو اسلام ہو سبحان اللہ

منتظر ہائے ہم صبح سے ناشام رہے
 دوش صیاد پتہ گیسو کو نکادام رہے
 ہم تہ خاک بھی کُن نہ بارام رہے
 دلو مجھے نہ مجھے دے ذرا کام رہے
 نشہ اُکذت ساقی گل اندام رہے
 قیس فرزا کا باقی نہ ذرا نام رہے
 میفر و شو سے یہ داد و ستد و ام رہے
 عیش میں مست سدا نہ ہو گشام رہے
 تو نبیل میں ہے کہت و کھلام رہے
 بیتہ سلسلہ زلف سیہ فام رہے
 تو رہے اور دہلے میں تر نام رہے
 نگران دید تک ہم طرہ نام رہے
 زندگی بھر تو قلق بندہ اصرام رہے

وہی فرصت اُسے کہ اس لطف پہنچنے
 چین ہر مین ہاتھ کیا کہے صید مراد
 بعد مردن بھی خاک پر پو آوار رہا
 بجز حوسن گل رام ہوں ایسا موشوق
 دلو غم ہر شہنوبہ کچھ اور بجز ناہوشوق
 و شرت کسارین صوملی بجا و حوش
 فرض ہے لینا بہار آتی ہر غنچ بہت
 سوکے گرو پنبہ پر کرتے رہے چرخ شک
 باغ عالم میں حشر جو چین اوس ساقی
 اپنی تربت سے اُکا سنبیل تر مر کر لگی
 فیض جاری ہے عالم میں ترا و ساقی
 ایک دن کوٹھے پہ اگر نہ جھلک لکھلائی
 مرنے دم دکھو اسلام ہو سبحان اللہ

۶۹

وہی فرصت اُسے کہ اس لطف پہنچنے
 چین ہر مین ہاتھ کیا کہے صید مراد
 بعد مردن بھی خاک پر پو آوار رہا
 بجز حوسن گل رام ہوں ایسا موشوق
 دلو غم ہر شہنوبہ کچھ اور بجز ناہوشوق
 و شرت کسارین صوملی بجا و حوش
 فرض ہے لینا بہار آتی ہر غنچ بہت
 سوکے گرو پنبہ پر کرتے رہے چرخ شک
 باغ عالم میں حشر جو چین اوس ساقی
 اپنی تربت سے اُکا سنبیل تر مر کر لگی
 فیض جاری ہے عالم میں ترا و ساقی
 ایک دن کوٹھے پہ اگر نہ جھلک لکھلائی
 مرنے دم دکھو اسلام ہو سبحان اللہ

وہی فرصت اُسے کہ اس لطف پہنچنے
 چین ہر مین ہاتھ کیا کہے صید مراد
 بعد مردن بھی خاک پر پو آوار رہا
 بجز حوسن گل رام ہوں ایسا موشوق
 دلو غم ہر شہنوبہ کچھ اور بجز ناہوشوق
 و شرت کسارین صوملی بجا و حوش
 فرض ہے لینا بہار آتی ہر غنچ بہت
 سوکے گرو پنبہ پر کرتے رہے چرخ شک
 باغ عالم میں حشر جو چین اوس ساقی
 اپنی تربت سے اُکا سنبیل تر مر کر لگی
 فیض جاری ہے عالم میں ترا و ساقی
 ایک دن کوٹھے پہ اگر نہ جھلک لکھلائی
 مرنے دم دکھو اسلام ہو سبحان اللہ

[illegible]

جہان بیکار و در آسمان ہر	وہ قاتل حیرے کوچے کی زمین ہر
ہر آخاتمہ بالآخر ہو گا	پھر اپنا ختم المسرسلین ہر

حد احباب سے مرا جان جہان ہے
منایت دل فاسق اندوگین ہے

ہوسہ لون چتر مست کایقت خار ہو
 پستان یار کالجی قیامت ابھار ہو
 دل اپنا بلبل حین رسے یار ہو
 سر پہر خط سے کیا چین رسے یار ہو
 چلتے ہیں ابھر رگ بھی ٹھکر کے قبر کو
 آنکھ میں ہو پتہ تشہیدار ہوان کمال
 او گر یہ چشم ترکی حفاظت ضرور نہ
 نیز نگاہ سے نہیں جہت زدہ و گویا
 حوثرہ سجھ کے بہن آمادہ خلش

مکتبہ اسلامیہ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سب جو حال سب کا اندازہ کر کے
 سب کو اپنے اندر سے نکال کر
 سب کو اپنے اندر سے نکال کر
 سب کو اپنے اندر سے نکال کر

<p>لیے ہیں جن کے تو جلت کمال ہو گرم خرم ہو گئے اگر صحن باغ میں سینہ سپر ہیں عاشق جان باز کیوں اکی تو ہجر یار میں ہم گور چھانکے آئے اسی شسوار ناز یہ مٹا ہو بار بار</p>	<p>دینے ہیں نصیب کے برسوں جھکاؤں کے انکار و پزیر وہ کبک چمن کوٹاؤں کے تیغ نگاہ ناز وہ کب آزاداؤں کے جیتے ہیں تو کسی نہ چھو دل لکھاؤں کے تیرے سمند حسن کو ہم خود دنیاؤں کے</p>
--	---

ہم کیون اطاعت انکی کریں فائدہ قلیق
 کیا یہ بتان دہر خدا سے ملاؤں کے

<p>جدھر سے ہوئے اور فریاد ہم ہم ہم نہ تھے گاہ سم جوئے خاندیشی میں غم میں تسلیاتی نہارت ہوگی جی بھر کے اپنے ہم وضع کیا بن جیتے جی جوین بھی کیا جب تھان فانی اپنے سرفروش کا سنبال کر کے اُسے جہری سبقت پچائے</p>	<p>ہزار دن شمس بس بھولا کھوئے ہم بھولا بھول توں ہنسنے گھر سے جب باہر قدم نکلا الم لاکھوں اٹھائے ہم نے جب تک علم نکلا نہ اپنے خاندانہ زنجیر سے باہر قدم نکلا رہا بالادھیک کے ہاتھ جو ثابت قدم نکلا گھر پریش و دوزخان بھی قیقت کے نکلا</p>
---	---

فانی کو کون سا درد ہے
 فانی کو کون سا درد ہے
 فانی کو کون سا درد ہے
 فانی کو کون سا درد ہے

عصا کی موت نہ جانے کون سا
 عطا کی موت نہ جانے کون سا
 عطا کی موت نہ جانے کون سا
 عطا کی موت نہ جانے کون سا

قتل کی ایک داستان
 ایک شخص نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا
 کہ میں نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا

یقین ہوئی کہ ان مجھے سطل کی بھی لگا سرسبز جوانی کو نے کھینچ لیا وصال کی عمت عورت کو خدی کی لگا بے کس پر تھے رنہ درگاہ کو حضرت ولا صبح شربت صلت نہ کرانا غم رفت	اس کے آگے آیا ہے تجھے جس نے پکارا ہے تجارت میں متاع عشق نیکے خسار ہے فراق لینے لیا کیا عین تہلکے مارا ہے جسے تو نے بگاڑا ہے اسے کئے سنوارا ہے ابھی تھا تھے پہلو میں ابھی تو وہ سہارا ہے
--	---

نہ قتل کرنے کی تو آپ کا ٹینگے گلا اپنا
 قتل قاتل سے اپنے آج ہی میں مارا لیا ہے

وہ پری جان بھی لے لو گوارا کیجیے سخت جائز کا بھی احسان گوارا کیجیے جان بونٹو نہ ہو وہ نہ خدا را کیجیے چشم زخم آج کی شمشیر گد سے ہے دور ہم بہر عاشق جاننا بخین ضروری قسم چشم باطن اگر اعجاز تصور سے کھلے	نقد دل بھی ہو کوئی ان جیسار کیجیے آج جلا دیا کاج بھر کے نظار کیجیے عیسیٰ لب کو ذرا اپنے اشار کیجیے سر عاشق جو لقا صیق میں آتا کیجیے سر اچھی کل کے نگہ میں جو اشار کیجیے بند کھین رہن اور اٹھا نظار کیجیے
--	---

قتل کی ایک داستان
 ایک شخص نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا
 کہ میں نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا

قتل کی ایک داستان
 ایک شخص نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا
 کہ میں نے ایک عورت کو قتل کیا
 اور اس کی لاش کو ایک گڑبڑ میں ڈال دیا
 اور اس کے بعد وہ گریہ کرتا رہا

۹ دوس الگ سے شادی کی جائے تو اس کا فائدہ ہے
 ۱۰ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۱ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۲ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۳ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۴ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۵ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۶ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۷ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۸ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۱۹ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے
 ۲۰ اگر کسی کو دوسری شادی سے پہلے ہی طلاق ہو جائے

[illegible]

<p>نہیں تھے نہ غلبہ نہ غلبہ کی مبین راستہ میں ہر دم ملک جو شرف و کیا</p>	<p>وگر نہ اسکی سمیت کو تو درکارا کہ بہانہ ہو مدد و لقمہ لے یا ربا کہ وہ آستانہ ہو</p>
---	--

عناول کی صد کیا بوم بھی ہو جس جگہ غفا
قلعہ اس گلشن ویدان میں اپنا آشیانہ ہو

نفس میں دوسے نالہ و فریاد کیا کیجیے
 نفس میں صیغیران میں کیا کیا کیجیے
 ہزار دن قتل کرتے ہیں کیا عداوت ہو
 غنیمت نہ نہ سمجھا مجھ اسیرِ فتنہ پر کا
 تو عمر کے عاشق پر وہ بت نہیں کہتا
 جسے غمخوئی فصدین کھتا ہے کو سودا
 دکھاتے ہمارے بھی لبر میں اگر جلتا
 ہم مرضِ ہائی سے کہ وہ صیاد کتا ہے
 طلسمِ فوجانی تھا عجیب کت قتل پیری

پر اگر نہ دماغ نازک صیاد کیا کیجیے
 دلِ شاد کو دم بھر کی خاطر شلو کیا کیجیے
 قضا اپنی ہو تو شکوہ جلا دیا کیجیے
 کسی شکوہ بقدرِ رمی صیاد کیا کیجیے
 گلے لگائیے بوسہِ نقطہ ما دیا کیجیے
 تھیرا ہر علاجِ وحشتِ فساد کیا کیجیے
 اگر مجبور ہیں اویا بی پیدا کیا کیجیے
 گرفتار کے جو خود ہوئے آزاد کیا کیجیے
 زمانہ خود فراموشی کا اپنے یاد کیا کیجیے

[illegible]

دین پائون کے غیب سے کسی جانی جو
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے

غلط پر مفان توڑے ہسر و عطا باز گشت لے کے سوا کہ کمان تھی میری شہت میں نہیں شہید ہر سر لکھتی جان ہو بھونپ نہ تو آگئی دم گھٹ گھٹکر کو لسا خاک دیکھ رہ لطف نہ تھا	تو بہر موی نہ کھاتے جو قسم کیا کرتے مجھے ہر دم پسند کرنے جو کہ کیا کرتے مسرکہ تھا جو بڑھاتے نہ قدم کیا کرتے اور تو اس سے سوا ناک میں دم کیا کرتے ہم فریاد ہات نشین مسدوم کیا کرتے
--	---

جان ہی عشق میں اُس شوخ کے تنگ کے قلوب یہ نہ کرتے تو تیا تو تھیں ہسم کیا کرتے

ادھر سے جاتے ہیں دوز آکھ جو چلے ہو ہمارا کاک کے سر دہ کمال نام ہیں غنیر و غنیر و مشک و بقیہ و ریحان سر کے دہر یہ دم لینے کا مقام نہیں ہماری خاک کی جڑ تھی میدنی اس وقت تھا ارکشیہ مہنگان کوئی نہیں بچتا	انھیں کا تیر لکھ ہر دم میں لپکھائے ہو لکھتے ہیں یہ سے مقل میں جھکائے ہو تمہارے سب خط پر ہیں ہر کھائے ہو عدم کے قافلہ والو قدم بڑھائے ہو چلے جو تازے وہ پائے اٹھائے ہو یہ تیر ظلم میں کس ہر میں بچائے ہو
--	--

دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے

دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے

ادب
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے
 دین چھپے ہوئے ہے ایک نہ بھولے

کس جہن سے گذرتی ہو زندگانی کی
 خوف خزانے سوکھے خار کی طرح
 دہر نہ ہو کدو کش جن کہ جسے بربادی
 جتنے وہ بات بات پہ جسے بگڑنے میں
 سینہ سپر وہ ہم جن کسمپاش نے بار بار
 سب کلفت ہیں فیکھے ہو کون سرخرو
 چشمان بار جو میں مستی میں کس قدر
 لایا نہ کچھ جواب پیام ادیا میر
 ہوا کی ہر لہجے جلوے پر آکر ٹھہرے بار بار
 پچھائے چھوڑ کر میر باز ارہم انیس
 بوریا کبھی تو جلالے کے واسطے
 گرم عشق دیکھو جسے ترغیر غسل
 خالی ہو میں اس طفلان جو ہر جنم

سو نے جن خشتِ خم کو مٹا دھڑکے ہوئے
 جب ہم ہمار میں کچھ ہم ہرے ہوئے
 خالی کیے ہیں خم کے خم اتر چکے ہوئے
 کھوٹے اتنے وہ نہ کنٹی ٹان گھسے ہوئے
 خالی کیے ہیں ہمبہ پنجے بھرے ہوئے
 قبضے پہ ہاتھ ہو وہ سنگدھڑکے ہوئے
 کیا یہ ہر جن سبزد مینا جے ہوئے
 کیا گھنگھنیان تھے میں چلتے ہوئے
 جن جامنی لاکھت یہ آہو جسے ہوئے
 دھو کھوٹیان مٹائیں وہ ایسے کھرے ہوئے
 دود چار گھنٹا میں ہو میں کچھ غرے ہوئے
 حمام دل کے ایسے بلند انجرے ہوئے
 دوران کوہ میں تو میں بھر چکے ہوئے

کس جہن سے گذرتی ہو زندگانی کی
 خوف خزانے سوکھے خار کی طرح
 دہر نہ ہو کدو کش جن کہ جسے بربادی
 جتنے وہ بات بات پہ جسے بگڑنے میں
 سینہ سپر وہ ہم جن کسمپاش نے بار بار
 سب کلفت ہیں فیکھے ہو کون سرخرو
 چشمان بار جو میں مستی میں کس قدر
 لایا نہ کچھ جواب پیام ادیا میر
 ہوا کی ہر لہجے جلوے پر آکر ٹھہرے بار بار
 پچھائے چھوڑ کر میر باز ارہم انیس
 بوریا کبھی تو جلالے کے واسطے
 گرم عشق دیکھو جسے ترغیر غسل
 خالی ہو میں اس طفلان جو ہر جنم

کس جہن سے گذرتی ہو زندگانی کی
 خوف خزانے سوکھے خار کی طرح
 دہر نہ ہو کدو کش جن کہ جسے بربادی
 جتنے وہ بات بات پہ جسے بگڑنے میں
 سینہ سپر وہ ہم جن کسمپاش نے بار بار
 سب کلفت ہیں فیکھے ہو کون سرخرو
 چشمان بار جو میں مستی میں کس قدر
 لایا نہ کچھ جواب پیام ادیا میر
 ہوا کی ہر لہجے جلوے پر آکر ٹھہرے بار بار
 پچھائے چھوڑ کر میر باز ارہم انیس
 بوریا کبھی تو جلالے کے واسطے
 گرم عشق دیکھو جسے ترغیر غسل
 خالی ہو میں اس طفلان جو ہر جنم

۱۶

کس جہن سے گذرتی ہو زندگانی کی
 خوف خزانے سوکھے خار کی طرح
 دہر نہ ہو کدو کش جن کہ جسے بربادی
 جتنے وہ بات بات پہ جسے بگڑنے میں
 سینہ سپر وہ ہم جن کسمپاش نے بار بار
 سب کلفت ہیں فیکھے ہو کون سرخرو
 چشمان بار جو میں مستی میں کس قدر
 لایا نہ کچھ جواب پیام ادیا میر
 ہوا کی ہر لہجے جلوے پر آکر ٹھہرے بار بار
 پچھائے چھوڑ کر میر باز ارہم انیس
 بوریا کبھی تو جلالے کے واسطے
 گرم عشق دیکھو جسے ترغیر غسل
 خالی ہو میں اس طفلان جو ہر جنم

محبین میں چاندنی کے بھول پے صدر برگ کا شک ہو
 قلوبِ نر و سخی غِشاشق کی رنگ اپنا اگر باندھے

کلام میں خزان کہ ہمارے ایک کلام
 دور کی امید و غم سے
 اسان کی دیدار رشتے کے لفظ کا
 محنت رہی یہ طوبہ ہم سے
 دیکھنا ان کے پیر یا عشق میں
 نام ہو کمال میں اپنے ذہن سے
 دیکھنا ان کے پیر یا عشق میں
 دیکھنا ان کے پیر یا عشق میں

نیند کھٹا دکھاتا ہر فلک کی گن ہم کو
 قلوب جیسے تماشیکل باز گیر نظر باندھے

وقت ہر خوب مرے حال نعیم سے
 آنا کھلا ہر باغ جہان میں نیم سے
 بکھون فزون حجیم کو باغ نعیم سے
 ہر لون کبھی مثال میں اپنی کلیم سے
 چاہیں تو بھین لین یہ بیضا کلیم سے
 توڑے گئے اس تلک کو ہم لوح سیم سے
 عیسیٰ سے لین نفس یہ بیضا کلیم سے
 جلا دمنہ نہ موڑ ثواب غنیم سے
 اذلت خدا بھی کھٹا ہر طفل نیم سے
 کیا نخلے میں باتیں ہو جن حقین کلیم سے
 کی ہر کے غلے سادش نیم سے

کچھ عرض حال کی نیند حاجت کریم سے
 آئی نہ مل کس گل تر کی شمیم سے
 جلنے سے میرے یاد ہو خوشنہ اگر مرا
 وہ ہوں فقیرست محلف سے عار ہر
 پیر تھکے رکھتے ہیں آج تہا دسترس
 ہوتے نہیں مطیع حبیبان روزگار
 درکار ہو بخت میں جو جارب روشنی
 پیاسا ہوں آب تن سے سیراب جلد کر
 کیونکر نہ محکو ہو در گوش صنم عزیز
 جلتا ہوں شل طور میں ہر خاک سے ہونہ
 ہو سیرانی کو صنم کے ماضیب

ہر لون کے باغ دیدار سے تار بہنا
 ہر لون کے باغ دیدار سے تار بہنا
 ہر لون کے باغ دیدار سے تار بہنا
 ہر لون کے باغ دیدار سے تار بہنا
 ہر لون کے باغ دیدار سے تار بہنا

۱۶

قلمی کتب کو کیا فرض جو نفع
 قلمی کتب کو کیا فرض جو نفع
 قلمی کتب کو کیا فرض جو نفع
 قلمی کتب کو کیا فرض جو نفع
 قلمی کتب کو کیا فرض جو نفع

ادب کی جو سوخت و فتنہ جاتا ہو غبارِ ارباب
منہرا سچا غافلین کے جو عاشق ہیں سببِ یسر
ہمیں بھاتی نین چھینیں شیخ و سرہن کی
جو یا مانی سے بچتا ہے تو پایا مارا جاتا ہے
تو وہ جو شمعِ بزمِ گلِ رخاں اوقافِ عالم
دلِ درفتہ پر آچلا ہو کت ال اس بیت کا
جلو میں بشرِ طفلان تماشا فی ہر کائنات
گندہ کمر اس کی گل میں پھٹا کھانیکو
وہان بستی بہانے میں سرِ کج پڑاؤ اُلفت

جلالت کو فقط ان واعظان خود فیضی کے

قلق کب سے اٹھ کر جانبِ تہنہ آتا ہے

انکی خیرام ناز نے کیا مجھے چال کی
جو بے باک ہے بہار ریاض جمال کی پٹ

کس کس اور اسے نعش مری پاٹ لیں گی
کیا کیا صدفی بیان ہو اُس نغمہ نال کی

۱۷۹

[illegible]

دل جفا کار و بدی اُفت این جان را و دنیا جو
 کلمه بیخبر و کسے خال دل را و دنیا جو
 ایضاً نکل میخون هر حقیقت می
 جب غزل را بهشتا چراک باغ کھلا و دنیا جو

عشق عشاق کو تعلیم و فادیتا ہو
 پہلی منزل ہو کڑی قافلو بہا ہیا ہو
 کوئی آئین و فائز نہیں ہتا اس سے
 قتل کر ڈالیں آتش قاتل اک رود
 خضر شوق ہلے دل سودا کی کو
 جب آتش تھی ہو تو باد گلگونے بہن
 گرم بازاری خوریزی شاگ رہے
 اور تو زینے چلتا نہیں بس خط کا
 سچ ہو خورشید قیامت میں غصہ جی کی یک
 کار آگ سے لیتا ہو جو وہ چاہتا ہو
 کسی نعمت میں نہیں پاتے ہیں ایسی لذت
 ہلے بھی سو کوئی شکار نہیں
 دل غم کو جو چھڑو تو وہ کیا نالان ہو

طراز بیداد حیفون کو سکھا دیتا ہو
 پیر جس قافلے والون کو صدا دیتا ہو
 کون دکھاو بے عشق سکھا دیتا ہو
 رے خون کی دہ رنگ خا دیتا ہو
 راستہ کو چھ گیسو کا ہتا دیتا ہو
 گرم بیر خرابات جھکا دیتا ہو
 تیرا جان باختہ یہ دلے دعا دیتا ہو
 دختر رد کا گر عیب لگا دیتا ہو
 شاہی یار کا نقش کھنڈا دیتا ہو
 دانہ سوختہ کو نشو و نما دیتا ہو
 بوسہ جو آن لب شیرین کا دیتا ہو
 حشر میں خاک میں سب لگی دیتا ہو
 جام خالی کو بجاؤ تو صدا دیتا ہو

۱۸۱
 عشق

عشق عشاق کو تعلیم و فادیتا ہو
 پہلی منزل ہو کڑی قافلو بہا ہیا ہو
 کوئی آئین و فائز نہیں ہتا اس سے
 قتل کر ڈالیں آتش قاتل اک رود
 خضر شوق ہلے دل سودا کی کو
 جب آتش تھی ہو تو باد گلگونے بہن
 گرم بازاری خوریزی شاگ رہے
 اور تو زینے چلتا نہیں بس خط کا
 سچ ہو خورشید قیامت میں غصہ جی کی یک
 کار آگ سے لیتا ہو جو وہ چاہتا ہو
 کسی نعمت میں نہیں پاتے ہیں ایسی لذت
 ہلے بھی سو کوئی شکار نہیں
 دل غم کو جو چھڑو تو وہ کیا نالان ہو

حکام سب خلاف ہیں اس واسطے کہ
 ہر وقت یہ دعا ہو خدائے کریم
 اپنی طرف سے ہر کام کی تسہیل
 ہر کام میں ہر کام کی تسہیل

عشق عشاق کو تعلیم و فادیتا ہو
 پہلی منزل ہو کڑی قافلو بہا ہیا ہو
 کوئی آئین و فائز نہیں ہتا اس سے
 قتل کر ڈالیں آتش قاتل اک رود
 خضر شوق ہلے دل سودا کی کو
 جب آتش تھی ہو تو باد گلگونے بہن
 گرم بازاری خوریزی شاگ رہے
 اور تو زینے چلتا نہیں بس خط کا
 سچ ہو خورشید قیامت میں غصہ جی کی یک
 کار آگ سے لیتا ہو جو وہ چاہتا ہو
 کسی نعمت میں نہیں پاتے ہیں ایسی لذت
 ہلے بھی سو کوئی شکار نہیں
 دل غم کو جو چھڑو تو وہ کیا نالان ہو

(A diagonal section of a manuscript page showing dense handwritten Persian script.)

ولفین اٹھائے شوخی سے کہنے لگا وہ مغن
 نے زمانے میں کیے اور قوربا
 کی ہمسری جو گوہر دندانِ یار سے
 ساقی کا صحن کھیلے میکش مے پرست
 اس شعلہ و نیر پر لے لڑا جو نہیں نقاب
 اندر کا جنین صبح اکٹھا اڑا حائل و آج
 سمار سجیہ تیج پُٹن قہر سے رزون کی
 ہر لہر خیز وہ ہون ہے شریکِ حائل

افسردہ ہو کر دونوں کشتے رہ گئے
 جسے جوتے امیر و دیوانے رہ گئے
 محبوب ہونے موت تو نکلے ان رہ گئے
 ہاتھ نوین سب سے پہلے رہ گئے
 حیران شمع حسن کے پودے رہ گئے
 دیوئے رہنے کو دہریا نے رہ گئے
 بقی خراب ہوئے منجائے رہ گئے
 اپنے تو کیا نہ وقت یہ رہ گئے رہ گئے

مضامین

انفس کے اہلک خالق میں افسانے رو لکھے

تصور بخ و زلف سیاه کسکه هر
دل اسیر ستم داد خواه کسکه هر
آلین کوناد دل سوخته کرا هر

خیال آپ کو شام و بچہ کسٹا ہے
یہ امید زنی تیرنگاہ کسٹا ہے
فلک پہ چھایا ہوا دود آہ کسٹا ہے

میں نے

و قریب دینا یہ کیا تیغ نکلا کہ کس کا ہوش
 تو غلام سے قتل کیا حرمین پر پڑھیں گے
 وہ نہ کسی داد خواہ کا ہوش کا ہوش
 جگہ دے گا تھا کسی ملاقات میں
 یہ ہے کہ وہ یاد دہندہ تھا جیسے تیری
 نہ جھکون کا ہوش جیسے تیری
 درخت گن کا ہوش جیسے تیری
 عشق گن کا ہوش جیسے تیری
 غنم گن کا ہوش جیسے تیری
 غنم گن کا ہوش جیسے تیری

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک اور شخص کی طرح سمجھا ہے جس نے اپنے آپ کو ایک اور شخص کی طرح سمجھا ہے۔

[illegible]

در بیان این بزرگوار و درود من اوست
 نقل من است که این بزرگوار و درود من اوست
 دل تو در این بزرگوار و درود من اوست
 در بیان این بزرگوار و درود من اوست
 نقل من است که این بزرگوار و درود من اوست
 دل تو در این بزرگوار و درود من اوست
 در بیان این بزرگوار و درود من اوست
 نقل من است که این بزرگوار و درود من اوست
 دل تو در این بزرگوار و درود من اوست

جو بہت سے لوگ اس وقت
 میں تھے ان میں سے کچھ
 نے کہا کہ یہ تو ایک
 عجیب و غریب چیز ہے
 جو ہم نے پہلے سے
 نہیں دیکھی تھی۔
 میں نے ان سے کہا کہ
 یہ تو ایک نیا
 تجربہ ہے جو ہم
 نے ابھی تک
 نہیں کیا ہے۔
 ان کے جواب میں
 میں نے کہا کہ
 یہ تو ایک
 نیا تجربہ ہے
 جو ہم نے
 ابھی تک
 نہیں کیا ہے۔

[illegible]

کہاں سے بھیجی جا رہا ہے کتنی دیر راہ چلے
 بھٹوسے شروع ہو کر آؤ گاہ پہلے
 رہا خبر بھی ہم سارہ کر رہا ہے
 کہ پاک آئے تھے آؤ گاہ پہلے
 نہ سیدھی راہ کبھی غنی سیاہ چلے
 تو مجھ پر جو ڈھڑاڑ کے سنگت پہلے
 اوھر کھینچی کوئی تیراؤ کنگاہ پہلے
 خضر اگر مرے دست جو کئی راہ چلے
 تو اس خوشی پہلے ہم کہ عید گاہ پہلے

یہ تجھے کمرین ہیں ہونی وقت
ہونی یہ غریب کے بکھرنے ساعت
تری کابین اور شہسوار حکم جو ہو
کرم سے اُسے تو میرے ہر گریہ شرم
بکی سے طلیعت ظالم پر نہیں ہونی
جلا جو شہرت صحر کو میں ہوں سخن
یہ صید لکھی ہر شتاق کو کمان پر
سنا عمر نہ لے نام نہ نہائی کا
جو لیلچا بہن جلا و سوسہ قرآن گاہ

قلوب خدا کا بھی ان ظالموں کو خوف نہیں
 جان ہر کے ہاتھوں سے داؤد خواہ چلے

تو دعا عرض اپنی کہ اپنی تو ہم نباہ چلے
ہیں سے یکدہ وہ سے خافاہ چلے

گناہ کا چلے ہم کہ سینا چلے
چلے جو غلو زندانی اپنی او چلے

[illegible][illegible]

دوین پیت پیت کے دل در دہن سے
بہت پیت پیت کے دل در دہن سے
کھسے کھسے کے دل در دہن سے
اسی پیت پیت کے دل در دہن سے
کی پیت پیت کے دل در دہن سے
کھسے کھسے کے دل در دہن سے
اسی پیت پیت کے دل در دہن سے
کی پیت پیت کے دل در دہن سے

[illegible]

جسے قاتل کی کبھی یاد نہ ہو لی قاتل
 بد رسوئی پر جسے عاشق بنا دیتا ہے
 وہ نہ ہو کہ جسے رقیبوں کے فتنے میں
 چھوڑ دیتا ہے اور نہ ہی کسی کو
 جسے قاتل کی کبھی یاد نہ ہو لی قاتل
 بد رسوئی پر جسے عاشق بنا دیتا ہے
 وہ نہ ہو کہ جسے رقیبوں کے فتنے میں
 چھوڑ دیتا ہے اور نہ ہی کسی کو

یہ کہ کالا ہونتر ہی نہیں ہر جیک کاٹے کا
 نہ پوچھو کچھ جو تھا اس کی بتا بی کا حال قوت
 ذرا ناک زما غنی قوت گلگشت جن دیکھو
 حقیقت میں ہلاکی یہ پچھو سکی اہل ہن
 دم دیکھو سخن لکھو گزشتہ اسکی کھوکھو کے
 نہیں تیری جڑ ہٹاؤ دیکھو زخم جگر ہر دم
 ہلاکت تو ن ہزاروں جو سن کے اگدن
 اگر منظور حیرت اس دل سودا زہ کی ہر
 وہ بل جوں جو یاد آئیں مجھے حیا کی نصین
 ہرین کس آئی لودہ لب کی جی بھڑان

حباب آسا ہمارے جو تلی لے تو گلگان	
حلق آواز آتی ہر جگہ کشن میں لب جیسے	
چاہتا ہوں شش دہی یہ ادا دوسرے	کہ مرلیط مہ دام میں حیا دوسرے

کبھی جانیر کوئی ہوتے نہ دیکھ لایا کیو سے
 کہ بزم غیر میں جہاں تھے وہ میرے پہلو سے
 دماغ نکال پریشان ہو گیا پوچھو کی خوشبو سے
 کسی کو سلامت پھر نہ دیکھ لایا کیو سے
 قلم کو شاخ زگرس سیاہی چشم کہہ سے
 ہوا دیتا ہوا قاتل اس شمشیر سے
 انفا دل یہ لیا ہر جگہ مٹھنے مٹھنے سے
 ہوا دیتا ہوا قاتل اس شمشیر سے
 دم گرے گئے میں ہر گیا ایک پھندا چو سے
 زبان گسوسن کیوں نہیں گتی ہر تھو سے

۸۹

کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی

کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی
 کہ وہ اندویش لگتا ہے اس زمانہ میں بد رسوئی

چنانچہ کہ جس نے اپنے دل میں غزل لکھی ہے وہ اپنے دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 اور جس نے اپنے دل میں غزل لکھی ہے وہ اپنے دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 اور جس نے اپنے دل میں غزل لکھی ہے وہ اپنے دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 اور جس نے اپنے دل میں غزل لکھی ہے وہ اپنے دل کی بات کہہ رہا ہے۔

چند غزلین اور باعیات اور مفردات جو حال میں تصنیف ہوئی ہیں درج ذیل ہوتی ہیں

غزل اول

خب نازد دلہن جو صنم رکھتے نہیں اوپر دیرت دلائے ہیں باندہ وضع سیر ہی ہلکتا سارا شوق غریزی نہیں اک نگاہ مہر تو کر دیتی غم میں نہال شیشہ کی کٹ سطح سے ہم بھی ہیں ناک زناج نفع ہوا لکے شوہرین کہ لکھنا صراج بات کرتے غیر کے بچھین بچھین وین طرح ساقیا ایسے ہیں مستغنی کد کو مسکندہ اپنے غم و صحن پر ہر دم خاک پر جو مرغ	کہے ہی غم نہ ہو ان غزلت اہم کہ نہیں خاندن زنجیر سے باہر قدم رکھتے نہیں نیچے اپنا وہ اب مہر علم رکھتے نہیں کون ہیں جسے بوجھ میں قدم رکھتے نہیں نہ بلا کہ ہم ساقی میں قدم رکھتے نہیں ایسے موقع پر خیال پیش و کم رکھتے نہیں ہوس میں جو پار صفتنا ضبط ہم رکھتے نہیں تو ایش جام جو دیر لائے ہم رکھتے نہیں مہربان تو زمین پر پاؤں ہم رکھتے نہیں
---	---

۱۹۱

غزل دوم
 کیا اسید و قلم نام و غلام ہم رکھتے نہیں
 جس جادو شہر میں جہان ہو تاکہ کوسا یاد ہو

دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 دل کی بات کہہ رہا ہے۔
 دل کی بات کہہ رہا ہے۔

1954

تھے بھڑکائی مشوق اور ہم کھتے نہیں
 ستاوانا سب طرح سے ہیں کوئی غم کھتے نہیں
 تھکتے بلے کی طاقت و قدیم کھتے نہیں
 کوئی اپنے کچھ دام و مہم نہ رکھتے نہیں
 وہ کراہ بوج وہ ناص و شکر کھتے نہیں
 بہر ذکب ہیں سخت جسم نہ رکھتے نہیں
 دوسرا کوئی دلیل اور ہم کھتے نہیں
 بات سے اپنے کسی غم نہ رکھتے نہیں
 مشوق ویر میں نرا جسم نہ رکھتے نہیں
 خلعت بندہ لہذا ہی تو جسم نہ رکھتے نہیں
 سر کا ان دہر سر کو اس شرم نہ رکھتے نہیں

او کوئی نیک راجی خدیسی سبب نجات
 عیش کے پھلے ہیں عہد جنوں عشق میں
 بونہا نسل کو چلے سر کے بھل پر کیا کر دین
 یہ صلہ کو خیر واری دوست کا ہوا آج
 بیک شرم حشی پنازن ہیں اگر آہو کر کیا
 عرض ہوئی بد کسند میفر و شہ کی نجات
 یا تنصیح المذنبین کہ میں بن گئے سوا
 لکھتے ہیں خطب شوق عکس انہیں جو نامہ
 ہمتو دیے ہیں اس کے جوہار کہ میں ہر
 کرتے میں عی خدائی کا یہ بچر کہ نجات پر
 ٹھوکر بن کھانا جو ہر تقدیر میں لکھا ہوا

میں قلوب والہ وہ ایمان میں ہے نصیب
دے جو لوگ انکے شاہد ام رکھتے نہیں

کون تو بیکر کشتاد وقت کانونین چاک اکر
عدد و کونکانه مسد کلام و د سدا
کونی تو اونی می کلام و د سدا
نفع غلظتین و د سدا
کونکانه عدد و د سدا
لحظت اول کلام و د سدا
نکات اول کلام و د سدا
غیون پر امارا اگر عمار

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہایت کی جو خدائی وقت میں جانتا ہے
 نہایت کی جو خدائی وقت میں جانتا ہے
 نہایت کی جو خدائی وقت میں جانتا ہے
 نہایت کی جو خدائی وقت میں جانتا ہے

دھرا نہیں جگر و من عشق پہ اتر ہم سے آج کا مطلب تھا کچھ اور مگر کسے سنا نکلو کتا جو بار بار وہ شوخ غم و حسرت کی شاکت جھیلنے پھرے گا منہ کڑھکا عرض یہ عشرت میں جو طلب ہو گا جتنا بھی مغان کا رنگے محوم سے عرس	مصور گور یہ قاتم کی لات مار آئے برائے سیر تماشا نے رو دکا ر آئے کہ کوئی جا کے فراو کیٹنا کمار آئے ہو فییب بین مودن بھی ہو نگار آئے کہیرے آگے ترا کیا گنا ہگار آئے اہم اپنے آپ میں ہوں جو بھی بار آئے
--	---

سنا جو چر قلم زار نقد دل اپنا
 غار خانہ الفت میں جلے کہ آئے

مجھے جو لوگ کر دیکھتے ہیں میں بستر پر ہمارے قتل کی نالیش نہ کرناں سنگ پر عزیز و جان ہی مدد ہے چشم مست لبو نہیں چلتا کچھ بچ اس ان معبر پر اولے تیر رفتار سی ملا جان عالم پر	گمان تارنگہ کا کرتے ہیں جس جسم لغز پر اٹھار کھا ہونے سے خون ہو زخم پر ہمارا فاختہ دینا ہو کلکوں کے ساغر پر اثر کرنے نہ دیکھا سحر کہ بستر فرور پر گلے لگے ہیں لکھنے کے قاتل کے خنجر پر
--	---

مبارک حسن جو سن خطاب جان چکے ہیں
 خدائے بعد اپنے ذات و جہت میں
 جوت کیا ہے سب شے اس قدرت میں
 جوت کیا ہے سب شے اس قدرت میں
 جوت کیا ہے سب شے اس قدرت میں
 جوت کیا ہے سب شے اس قدرت میں

لکھنے کے قاتل کے خنجر پر
 لکھنے کے قاتل کے خنجر پر
 لکھنے کے قاتل کے خنجر پر
 لکھنے کے قاتل کے خنجر پر

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

1975

میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے۔ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے۔

ملغ اتنا لکان جو اٹھ سکے درہ و سرت
وہ ہرن فی اکبر و اعوان ہم سیکھنے والے
جبر الگ ہوتا کر می پتھانے چرانے
ترتیب میں ہونکشی کی روز کیفیت

یہ خود ہی کو دوکان سنگٹ سے چھپے ہو کر تاجروں
 قلعہ پھر پڑیں ایسے جنہوں نے فتنہ پرور پر

غزل چپارم

منہ سے منہ پائیں اگر وہ ملائیے ہیں
جنسوں میں ہوں نہیں نکاح دیتے ہیں
جیسا بے رخ انور وہ اٹھا دیتے ہیں
ہر تھانے کا خاصا حق الاقراب میں ہے
مائل قتل جو پاتے ہیں اُسے قتل عذر
ہو جو چیز تھی کو بھی تکلیف نہیں تھوڑی

[illegible]

دوس کی قرب جو ہم تک پہنچا کر دے تو کف کرے
 دوس کی قرب جو ہم تک پہنچا کر دے تو کف کرے
 دوس کی قرب جو ہم تک پہنچا کر دے تو کف کرے
 دوس کی قرب جو ہم تک پہنچا کر دے تو کف کرے

جس نے کہے ہو ان کے آرائے قیامت
 ہو جاوے گا ملاپ جو اقرار لراگنی
 نام اک یہ ہر شے کا کلام کر چلے
 فراو دقتیں دو نون بڑا نام کر گئے
 اچکل دشمن جانی ہن جہلے عجاب
 آتش بگ خستہ مرا کھر جلتا ہو
 ہونے ہی دیگی مجھے رسوائے قیامت
 جب بکھیے ایک تازہ بلا سر پہ کھڑی ہو
 اس سرزمین پر ہم رہیں یا آسمان ہے
 آتش غیظ لوگ اور بھی بھڑکتے ہیں
 شور و شہ کا ہر عالم شورش خلخال میں
 کبھی کچھ تو پاس خلافت اور کراہتا
 نگاہ خلق سے شمس قرآن تر جاتے

کیونکر تو کر بکھائے سوائے قیامت
 کچھ غم نہیں جو اسے ہم سے بڑھ گئی
 کیا کیسے کے مہرین کیا کام کر چلے
 کر نیکا جو نہ کام تھا وہ کام کر گئے
 دو گئے دن جو نہ رہتے تھے سالہ عجاب
 یا دین اک کھٹنگین کے بڑھتا ہو
 رحمت تری امی بخش آرائے قیامت
 جان الفت کیسے کس تین بڑی ہو
 پائی نہ اسکے ہاتھ سے رحمت جہان ہے
 رنج میں لوئے دوائے بھی غصہ جہان ہے
 کس قیامت کی ادھر یا تیری چال میں
 ستم ہی بھیہ کیا ادبانی بیدا کر اٹھا
 جو دو گڑھے میں ہے وہ باہر پر جاتے

رباعی
 ۱۹۶
 رباعی
 رباعی

رباعی
 رباعی
 رباعی

رباعی

رباعی

ہر دم نہ قاتل نالہ و زیاد کرد

مالک جو تھارا ہو اُسے یاد کرد

اب آتی ہو آواز یہ افتاء اللہ

نید غم و محبت سے اُسے آواز کرد

رباعی

نہ دیتے ہیں مجھے جو عصیان عظیم

اس تیغ الم سے جگر و دل پر دو نیم

برسن سنگر بر کرم خویش نگر

نجرم کوئی مجھسا ہو نہ تجھسا کریم

رباعی

اکاہہ ہیں خوبا بنی اس لئے ہم

اک خاک کی مٹی پر یہ الطاف مکرّم

امید نہ کیونکر ہو جو تو یہ فرماے

این بندہ خاک را نہ بخشم چکنم

رباعی

یار رب تری وہ فیض رسان ہو در گاہ

پھر ناہنیں محروم کوئی حاجت غلام

غیر و نہ کرنے ہواں تیرے ہوتے

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

مالک کی خوشی کا نہ کوئی کام کیا

جو کام کیا قابل التزام کیا

۱۹۷

رباعی

رباعی

رباعی

چون از سران غم در جاسداری
بوس زان سر طعم و در جاسداری
سے تازہ خواہ دل کہ خدا میداری

از لطف و عنایت کی تو بنسریا در
من عاجز و بیکیس و ذلیل و خوارم
ای داد و رخصت خلق بدہ و داد و

رباعی

دل نہ تو چہ گویم کہ چہائے خواہد
از تو دل مشتاق ترا میخواست
نہ منصب و شاہی نہ لوامیخواہد

رباعی

چون من فقوم گرم شنائے احمد
ببیند بروز حشر انشاء اللہ
کس نیست شفیعم سولے احمد
باشم تیر دامن لولے احمد

رباعی

دشمن مدینہ چو بدو مسکن ما
دائیم کہ یا بیم مراد کو نین
ترین بہر بجان نیست و گر امن ما
اگر قرب در پاک شود مدفن ما

رباعی

ای بادشہ نمک قناعت مدے
بدور کہ تو بہائے لنگ آمدہ ام
لے خسرو قلیم کرامت مدے
لے شیرستان ولایت مدے

تمام شد

۱۹۸

تقریظ مطبوعہ سابق ریختہ قلم اعجاز نگار منشی غلام محمد خان صاحب فیضیہ اور ودھ اخبار

حسن پرستان سخن کو صلا اور یاران فن کو شہرہ ہو کہ پرستان معنی کی پری آتی ہو جو صورت پرستان زمان بلکہ اہل پرستان کو شرمانی ہو حسن و جمال سے پروردیوں کے ہوش بھلاتی ہو صورت پرستوں سے کہو کہ صورت پرستی چھوڑین معنی آشنا بین معاشرہوں سے کہو کہ بادہ مستی چھوڑین پارسا بین ذوق صہوچی سر تا سر چٹکامی اور کہدورت کی نشانی ہو حلاوت روحی شوق معانی ہو جس سے عقل کو افزائش فہم کو گنجائش ہوش کو درستی حواس کو چستی ناتوان کو توانائی انگیب کو شکلیابی حصول ہوتی ہو کیفیت شراب طبائع رندان بد مشرب کو قبول ہوتی ہو صفائی طہیت پاک طبعیوں کے لیے دختر زحرام ہو الحمد للہ کہ مین مسلمان ہوں

۱۹۹ جگہ تقلید شاعری منظور نہیں پاس اسلام ہو ان یہ ہو سکتا ہو کہ شراب بطور کا ایک جام اور

سوران غلہ کا پیام سنون تو اس کے خیال سے ہی بے بادہ مرت ہو جاؤں اور پھر کچھ تر با ست فرماؤں لا حول دلا قوۃ ہو ہر زہ درایہ کیا ہر زہ درائی ہو کیا تو نے یہ فوشجری نہیں پائی کہ حضرت یار السلطان آفتاب الدور مہر الملک خواجہ ارشد علی خان بہادر شمس جنگ عرف خواجہ اسد المتخلص قلع کا دیوان چھپا ہو اور اس سے یہ سب مدعا حاصل ہوتا ہو کیسے اب تو ہم بے پروا سے جاتے ہیں اور قلم سخن میں پہونچکر وہاں کی سیر اور سنا ہر دون کا مشاہدہ کرتے ہیں اسے میان کیا کہتے ہو چپ نہیں رہتے ہو بیان آؤ ہم بتائیں اور کلیہ امید وصال جاوید کی نوید سنائیں۔ سنو مینو سواد شہر لطافت بہر لکھنؤ میں ایک مقام حضرت گنج ہوسین ایک مطبع غلینو کا غم غلط کرینو الا اور دفع لےج ہو اور اگر وہاں جاؤ گے ضرور ناظور رہ مراد پاؤ گے یہ سنکر جگو ہوش آیا اور اپنے تئیں بھبت آگین مسرت قرین پایا دیکھتا کیا ہوں

کہ نیز پر جلد دیوان خلق موجود ہو اور بچ و حق مفقود ہو آنے لگا ایک مدت دراز سے ذوق
 کو انتہا شوق کو ابتدا حتیٰ مبتلا بی دل حد سے سوائی آرزو کار و زنگا گھنٹا گھنٹا سنا کا ہمیشہ
 خون ہوتا تھا دیکھتے ہی جان میں جان آئی خواہش قلبی نے شکل مراد و کھلائی دیدہ دل
 نے نور و سرور ہا یار وچ پر فتوح نے لطف نازہ اٹھایا ع ایسے کہ سے بینم بہ بیداریدت
 یار کھا خواب + اُس وقت حالت وجدانی میں یہ حسب حال مصرع یاد آیا ع یار در
 خانہ و من گرد جهان می گردم + اڈیٹر صاحب آپ نے تو بڑی لمبی چوڑی تقریر توصیف
 کی اور کلام خلق کی کمال تعریف کی مگر آپ کیا سمجھے کہ اس میں کیا ہو اور اسکا ہر شعر کس
 رعبہ کا ہو تاکہ آپ وقائع نگاری میں ہوشیار یا منتخب روزگار میں مگر یہ کیونکر تسلیم کریں کہ
 مداح آوری میں بھی کامل الیمار ہیں یا بعض بعض شخصوں سے سنتے ہیں کہ آپ بھی
 ۲۰۰ کبھی اس دریا میں غواصی کہتے ہیں دامن خیال کو ہر مقصود سے بھر چکے ہیں مگر تارک لذات
 کے لیے کیا مزاحش مشہور ہو کہ سادھون کو کیا سواوہ آئی قیاس پر ہم کہتے ہیں کہ افسر وہ
 مدح کی کیا دوا قبول فوق رع افسر وہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف + ان صاحب
 ہر سب سے ہم اس گورشا ہوار کی قدر کو نہیں پہچان سکتے ہرگز نہیں جان سکتے اسبواسطے
 کچھ بھی اسکی تعریف میں تو غل نہیں ہوا مگر خاندانیات درائی میں بلا شک تا مل نہیں
 ہو انکو یا یہ تقریظ سب تقریظوں سے زلی ہو فخری شعر اور صفات شاعر کا اظہار ایسے فضول
 متصور ہو کہ انکی ذات اس سے مستغنی اور کمال فن سے بالگاہ عالی جو نصف مزاج بہب
 پڑھیں گے خود دیکھ لیں گے کہ یہ گرامی منش مستودہ روش کما کیسا روشن بیان سخن زبان
 نازک خیال شیریں مقال اور با کمال ہوا اہل لکھنؤ تو ان کی قابلیت کے چیلے ہی سے
 محال ہیں اس میں کیا قیل و قال ہو آئینہ اخلاق خاص اور فیض حار جناب منشی نو لکشتور صاحب

زمین پر ہے آسمان جہنگ	ہے جہنگ کے معنی گدہ	سلامت ہے توفیق در ملک	ہے گردن بخش زری یاد گاہ
ہے روز و شب پہ جو غفر	ہے بخش جو د شام و گاہ	ہے بخش خوش شاد مند	ہے تیرا دشمن خراب و تباہ
نہی نیم عشرت میں نظر ہو کس	ہے نہر غفل میں گر گدہ	ہے صدیق ہونے زری عمر کے	گھٹیں ہٹنے حسد کے سال گدہ
جو برخواہ ہو تیرا اسکے کہیں	ہو کفر و غفلت میں نہ سر پر کلاہ	ہو طبع دیوانہ معن میں	کہ رضوان فقیر نشان ہو گدہ
لکھا حال یہ شعر تاریخ میں	ہو تسلیم سال سب کی تھی چاہ	قلق کے سخن کا کھجور و	سخن خجندر کے جسکو واہ
قطعہ تالیف مطبوعہ سابق تصنیف مولوی محمد فصیح اللہ مختار وفات گرو میر وزیر علی صبا			
گشت جو مطبوعہ کلام قلن	از بے ہنگام کرم صفت ام	کرد و فانیے سالتش رفت	تعارف مشہور بگلام کھو
خاتمۃ الطبع از کار پروان مطبع			
الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دیوان تازہ روزان تصنیف جناب آفتاب الدولہ نواز احمد شاہ علیشاہ صاحب در مختار مطبع ہذا			
مطبع نشی نو کشتور کا پور میں بہر پرستی رسلے بہادر جناب علی آفتاب منشی براگ زین صاحب ملک مطبع ہذا			
وام قمار باز تمام کامل نشی بھگوان دیال صاحب عاقل محبت بابہ تمبر شاہ جو بھی در مجاہد کمال بشیر نام دیوان			
آیہ رخ طبع از مومن کامل نشی بھگوان دیال صاحب عاقل محبت طبع			
جو دیوان قلق مطبوع گزید	کہ دہد اوسن خویش داد	ہے تاریخ سال ہجری داد	رنگ و رنگ عاقل نظر شاہ
تاریخ طبع از اسوۂ سخنوران مولانا محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی محافظہ علی گڑھ			
کلام قلن شد جو طبع اید	بصدق خوبی بصدیقین	ہم طبع و سال تاریخ بخیر	نہ کر دہد چہ نظم نہیں
ایضاً			
ہر کہ دیوان قلق دید بگفت از انصاف		ہست سرتا بقدم نظم سلق و کلمہ	
خاتمہ حامد وارفتہ بہال ہجری		کرد فی الفور رستم نظم قلق و کلمہ	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان نعت سرور دی۔	۱۳ روپائی	مثنویات اردو	
بہارستان اشعار۔	۱۳		
دیوان جرار۔ کلام میرزا حسین جرار۔	۳۰ روپائی	مثنوی طلسم جہان۔	۱۴
بہارستان سخن مجملہ کلام استاد ناسخ آتش آبادی۔	۷ روپے	مثنوی بہارستان نادان ترجمہ مثنوی غنیمت۔	۶ روپائی
ترجمہ قصائد عرفی۔ موسوم بحیثیت نویب۔		مثنوی موبہ غم۔ مع مثنوی نالہ خیز۔	۹ روپائی
ازمولانا عبدالمجید خان۔	۳۳ روپائی	مثنوی مسحدین۔	۱
دیوان عاشق۔	۲	مثنوی خورشید روشن۔	۹ روپائی
دیوان ضامن۔	۲ روپائی	مثنوی حیرات افزا۔ مع غزلیات خمس۔	۱
دیوان شایستہ پاشا سنخ۔	۱۸	مثنوی در صفت کشمیر۔	۱
دیوان چمنستان جوش۔	۷	سرس کرکما۔	۶ روپائی
دیوان حمد ایزدی۔	۳	مثنوی یوسف زلیخا منظوم۔ از استاد نگار۔	۶ روپائی
دیوان نعتیہ۔ از مولوی احمد علی۔	۳	ترجمہ اردو شرح یوسف زلیخا جامی۔	۱۶
مجمع الاشعار۔	۶ روپائی	مثنوی گلزار نسیم۔	۱
چمن پے نظر۔	۱۱ روپائی	مثنوی میر حسن دہلوی باتصویر۔	۶ روپائی
گلدستہ امانت۔	۱	مثنوی دلاور۔	۱
دیوان حیرت۔	۷	مثنوی روزگار عاشقین۔	۱
گلدستہ حفیظہ اللہ خان مریدہ شعار دہلوی۔	۷	مثنوی حوچنان۔	۱۲
شرح ترجمہ قصائد عرفی از مولانا ابوالحسن۔	۱۶	مثنوی گلشن عشق۔	۶ روپائی
دیوان مناجات ہندی۔	۷	مثنوی دریائے تمشق۔	۱۲
نوشہ آخرت منتخب قصائد غزلیات محمد نعتیہ۔	۱۸	مثنوی بلبل چتر۔	۹ روپائی

قیمت	نام کتاب	بیمت	نام کتاب
۴۲	سنگاسن پیشی منظوم -	۷ پائی	بارہ ماسہ برہ مارلس
۳۲ پائی	مکوار ابراهیم قصہ ابراهیم اوہم -	۷ پائی	بارہ ماسہ سند رکلی -
۳۰ پائی	پنجونیشی من قصہ شیرین و فریاد -	۱۱	مجموعہ بارہ ماسہ نہایتی مادہ خیر شاہ مقصود
۷ پائی	جوگون نامہ	۷ پائی	بارہ ماسگہ جدید -
۱۱	امجاد رنگین - حکایات لطیف	۱۱	اندلس بہ امانت - ہدی لال کجائی -
	مجموعہ چہر نامہ دہلی نامہ دانیوئی نامہ		
۱۱	ازغشی بینی رام -		
	پداوت پھا کھا اردو از ملک محمد جالبی		
۱۲	جدید الطبع -	۱۲	الف لیلہ بالتصویر مرتبہ بر روی حاتم طیان
	پداوت اردو ترجمہ از فارسی شعر و شعر	۱۲ پ	آق طبع کلان -
۵۵	ملک محمد جالبی -	۵۵ پائی	فسانہ عجائب - علی قلم بالتصویر -
۱۳	پداوت اردو - از جہت و عشرت	۵۵	مہروش سخن - بجا بفسانہ عجائب -
۱۱	فسانہ عجائب منظوم -	۱۲	طلم جہرت -
۳۰ پائی	تلم من اردو -	۵۵ پائی	طلم فصاحت قصہ عجیبہ عرب فسانہ عجیب
۷ پائی	ہیہ انظار -	۱۲	آرائش محفل - قصہ حاتم طائی بالتصویر -
۸	قصہ حاتم طائی منظوم -	۱۲	ریاض محقق نادری شرح جدید سکندر نامہ بری -
۳۰ پائی	قصہ عابد و شیطان -		داستان امیر حمزہ - بالتصویر مسلسل بہ چار دفتر -
۲۰ پائی	شرین خسرو بالتصویر		
۳۰ پائی	پنجارہ نامہ -	۷ پائی	
		۷ پائی	
			قصہ شاہ روم
			قصہ شیخ منصور -

ق-ح

سال اول ۱۳۱۵ھ ۸۹۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یوہیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۵۰/۴/۲
۳۰/۴/۲

۱۳۱۴ھ

